

کتاب الصدوقہ

رُکُنِ دین

محمد رُکُنِ الدِّین

تسبیح
برادرزاد
اردو بازار لاہور

کتابها

الحمد لله والمنة که دریں ایام فرخنده فرجام و مسرت انجام
کتاب تطاری مفید ہر شیخ و شاگرد

رُکنِ دین

مُصَنَّف

حاجی دین متین پیشوائے سالکین زبدۃ العارفین حضرت مولانا شاہ رکن الدین صاحب

شعبہ پراڈرز پبلشرز، اردو بازار، لاہور

سلسلہ ارکان دین نمبر ۱

نام کتاب _____ رکن دین

مصنف _____ حضرت مولانا شاہ محمد رکن الدین الوری علیہ الرحمۃ

ناشر _____

طابع _____

تاریخ طباعت _____

تعداد _____ ایک ہزار

قیمت کور _____ ۱/۰ _____ ۱/۰ _____ روپے

کاتب _____ خالد بشیر

زندہ جاوید کتابیں

عالم فقہی کی تصانیف

معروف مصنفین کی کتب

احکام نماز

احکام روزہ

احکام زکوٰۃ

احکام حج

احکام طہارت

اذکار قرآنی

رزق حلال

اللہ میری توبہ

آفتاب زنجان

گلزار صوفیاء

حضرت علی احمد صابر کلیریؒ

پیاسے نبی کی پیاری دعائیں

نماز مترجم (دورنگ)

انجام رشوت

انجام شراب

احکام شریعت

سرور القلوب

انوار جمال مصطفیٰ

شرح الصدر

نظام شریعت

عجائب الفقہ

رکن دین

خزینہ عملیات

حرز سلیمانی

نقش سلیمانی

مکاشفۃ القلوب

تاریخ الخلفاء

قصیدہ غوثیہ

کفل الفقہ

اتحاد بین المسلمین

شہیر پراورز ○ ۴۰ ربی اردو بازار ○ لاہور

فہرست مضامین

تقریظ	موضوع	صفحہ نمبر
تقریظ	غسل کے مستحبات	۱۶
حالات مصنف علیہ الرحمۃ	باب تیمم کا بیان	۹
مقدمہ	تیمم کی شرطیں اور ارکان	۱۸
کتاب الطہارت	تیمم کی سنتیں	۲۰
باب وضو کا بیان	تیمم کے دیگر مسائل	"
وضو کے فرائض	باب موزوں پر مسح کرنے کا بیان	۵۱
وضو کی سنتیں	مسح کا طریقہ	۵۳
وضو کے مستحبات	جبیرہ پر مسح	۵۴
وضو کی دعائیں	باب نجاستوں کا بیان	۵۶
مسواک کے مستحبات و مکروہات	نجاستِ حکمیہ	"
وضو کو توڑنے والی چیزیں	مطلق اور مقید پانی	"
وضو کے مکروہات	نجاستِ حقیقہ اور اس کی اقسام	۵۷
باب غسل کا بیان	نجاست دور کرنے کے طریقے	۵۸
غسل کی قسمیں	جانوروں کی پاک اور ناپاک چیزیں	۶۲
فصل اول جنابت کا بیان	باب پانی کی پاکی اور ناپاکی کے بیان میں	۶۶
فصل دوم حیض اور استحاضہ کا بیان	جاری اور بند پانی	"
مذکورہ حالتوں میں نماز روزہ کا حکم	کنوئیں کے مسائل	۷۰
فصل سوم تقاس کا بیان	استنجا کرنے کا بیان	۷۶
معذور کا حکم	کتاب الصلوٰۃ	۸۰
فصل چہارم احکاماتِ غسل	باب نمازوں کے اوقات	"
غسل کے فرائض اور سنتیں	سیاہ اصلی اور زوال کی شناخت کا طریقہ	"

۱۲۶	نمازی کے آگے سے گزرنے کے مسائل	۸۰	نمازوں کے مستحبات اوقات
۱۲۷	سُترہ کا بیان	۸۲	نمازوں کے ممنوع اوقات
۱۲۸	وہ عذر جن سے نماز توڑنا واجب ہے	۸۴	باب اذان و اقامت کا بیان
"	نماز کے مکروہات تحریمی	۸۵	اذان کا مخصوص طریقہ
۱۲۹	نماز کے مکروہات تنزیہی	۹۰	باب نماز کی شرطوں کا بیان
۱۳۱	باب امامت کا بیان	"	نماز کے واجب ہونے کی شرطیں
"	امام اور مقتدی کی شرائط	۹۱	صحیح نماز کی شرطیں
۱۳۲	امامت کا زیادہ حقدار کون ہے	۹۲	سُتر عورت کے مسائل
۱۳۳	جماعت اور مساجد کے مسائل	۹۵	قبلہ کے مسائل
۱۳۶	جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی یا مکروہ ہوتی ہے	۹۸	نیت کے مسائل
۱۳۷	مقتدی اور امام کے دیگر مسائل	۱۰۳	باب نماز کی صفت کا بیان
۱۴۰	مقتدی کی قسمیں	"	نماز کے ارکان
۱۴۵	نعیضہ کرنے کا طریقہ	۱۰۹	نماز کے واجبات
"	پنا کرنے کی شرطیں	"	نماز کی سنتیں
۱۴۶	مقتدی اور امام میں اختلاف کے مسائل	۱۱۰	مستحباب نماز
۱۴۷	جماعت کے وقت علیحدہ نماز پڑھنے کے مسائل	۱۱۱	نماز مترجم اور پڑھنے کا مکمل طریقہ
۱۴۸	قرضوں سے پہلی سنتوں کی قضا کے مسائل	۱۱۵	عورتوں کے خاص مسائل
۱۴۹	باب قرا اور سنت نمازوں کا بیان	۱۱۶	باب نماز کے منفسدات اور مکروہات
"	وتر	۱۱۹	سلام کے مسائل
۱۵۱	موکدہ سنتیں	"	کن لوگوں پر سلام کرنا مکروہ ہے
۱۵۲	غیر موکدہ سنتیں	۱۲۰	قرأت کی غلطیاں
۱۵۳	تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور اشراق	۱۲۳	عمل کثیر
"	چاشت، تہجد اور نماز سفر	"	عورت جماعت میں برابر ہو تو نماز ٹوٹنے کی شرطیں

۱۶۶	۱۵۵	تسائیسویں کے نوافل	صلوٰۃ التبیح
۱۷۱	۱۵۷	نماز تراویح اور اس کے مسائل	نماز استخارہ
۱۷۳	۱۵۸	شوال (روزے اور نوافل)	نماز حاجت اور نماز حفظ الایمان
"	۱۵۹	ذوالفقہ (روزے اور نوافل)	ضعتہ قبر اور منکر نکر کے جواب کی آسانی کیلئے نماز
۱۷۵	"	ذوالحجہ کے فضائل اور نوافل	ہر مہینہ کے نوافل کا بیان
"	"	روزے اور قیام	محرم الحرام کے نوافل مع فضائل
"	"	نوافل	پہلی محرم کے نوافل
"	۱۶۱	عید الاضحیٰ کی نماز سے پہلے پندرہ اعمال	دس محرم کے نوافل
۱۷۸	۱۶۲	ہفتہ کی رات اور دن کے نوافل	نوافل امانین
۱۷۹	"	اتوار کی رات اور دن کے نوافل	صفر کے نوافل
۱۸۰	"	پیر کی رات اور دن کے نوافل	آخری چہار شنبہ کے نوافل
۱۸۱	۱۶۳	منگل کی رات اور دن کے نوافل	ربیع الاول کے نوافل اور ربیع دوم سلام
"	"	بدھ کی رات اور دن کے نوافل	ربیع الثانی، جمادی الاولیٰ اور جمادی الاخریٰ
"	"	جمعرات کی رات اور دن کے نوافل	کے نوافل۔
۱۸۲	۱۶۵	جمعہ کی رات اور دن کے نوافل	رجب کے نوافل اور لیلة الرغائب اور اس
"	"	تفلوں کے مسائل	کے نوافل۔
۱۸۵	۱۶۶	سواری پر نماز	شعبان کے فضائل و نوافل
۱۸۶	"	ریل اور کشتی میں نماز	شب براءت
"	۱۶۸	نماز خسوف	رمضان المبارک
"	"	نماز کسوف	پندرہ رحمتیں
۱۸۷	"	نماز استسقاء	شب قدر
۱۸۹	"	باب قضا نماز پڑھنے کا بیان	رحمت کو روکنے والی چار چیزیں
"	۱۶۹	باب سجد سہو کا بیان	شب قدر اور پارے نصیب

۲۱۶	جان کنی کی علامت اور اس کے مسائل	۲۰۱	باب ۱۱ سجدہ تلاوت کا بیان
"	م نکلنے کے بعد کیا کرنا چاہیے	۲۰۵	باب ۱۲ جمعہ کا بیان (شرائط)
۲۳۱	مردہ کو غسل دینے کا طریقہ اور مسائل	"	خطبہ کے مسائل
۲۳۲	وہ کون ہیں جن کا غسل اور جنازہ جائز نہیں	۲۰۸	پہلا خطبہ
"	غسل کون دے	۲۰۹	دوسرا خطبہ
۲۳۳	غسل دینے والے کی اجرت	"	دیگر مسائل
۲۳۴	کفن کا بیان	۲۱۱	جمعہ کی دو اذانیں
۲۳۵	عورت اور مرد کے کفن میں فرق	۲۱۲	احتیاط الظہر
"	کفن پہنانے کی ترکیب	"	قبولیت دعا کی گھڑی
۲۳۶	جنازہ اٹھانے کا طریقہ	۲۱۳	باب ۱۳ عیدین کا بیان
۲۳۷	جنازہ کی نماز اور اس کے مسائل	"	عید کے دن کی سنتیں
۲۳۸	نماز جنازہ کون پڑھائے	۲۱۴	عید کی نماز کا طریقہ
"	نماز جنازہ کی شرطیں — اور ارکان	۲۱۵	عیدین کے خطبہ کے مسائل
۲۳۹	نماز جنازہ کے واجبات، سنتیں اور مفسدات	۲۱۷	عید الفطر کا پہلا خطبہ
"	نماز جنازہ کا طریقہ اور مسائل	۲۱۸	عید الفطر کا دوسرا خطبہ
۲۴۱	قبر کھودنے کا طریقہ	۲۱۹	عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ
۲۴۲	دفن کا طریقہ	۲۲۰	عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ
۲۴۳	زندگی میں اپنی قبر بنانا	۲۲۱	تکبیرات بشرقی
"	مزارات اولیاء اللہ کے قریب دفن کرنا	۲۲۲	باب ۱۴ مسافر کی نماز کا بیان
۲۴۴	قبرستان کے احکام	"	مسافر کے احکام
"	زیارت قبور اور ایصالِ ثواب	۲۲۳	وطن کی قسمیں
"	قبرستان میں جو باتیں منع ہیں	۲۲۷	باب ۱۵ مریض کی نماز کا بیان
۲۴۵	میت کے ساتھ روٹی لے جانا	۲۲۹	باب ۱۶ جنازہ اور اس کے متعلقات کا بیان

۲۴۵	کافروں مشرکوں کو دیکھنے کے وقت کی دُعا ۲۵۱	میت والوں کو کھانا کھلانا
"	کولک کے وقت کی دُعا پڑھے	ماتم پُرسی
"	اندھی کے وقت کی دُعا	باب شہید کے بیان میں
۲۴۶	چاند دیکھنے کی دُعا	شہید کامل اور اس کے احکام
۲۴۷	مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا ۲۵۲	شہید ناقص کی تعداد
"	حاجی کو واپسی پر ملنے کی دُعا	باب ہر قسم کی دعاؤں کا بیان
"	نیا کپڑا پہننے کی دُعا	پنجوقتہ نمازوں کے مختصر وظائف
"	مکروہ اور ناپسند چیز کو دیکھنے کے وقت کی دُعا	ختم خواجگان شریف
۲۴۹	سوار ہوتے وقت کی دُعا	درود و سلام اور استغفار وغیرہ
"	ادائیگی قرض کی دُعا	دشمن پر کامیابی کا وظیفہ
"	ہر حاجت کے لیے دُعا	تنگی معاش سے نجات کا وظیفہ
۲۵۳	امام اعظم کی دُعا عذابِ قیامت سے نجات۔	اولاد کے لیے وظیفہ
"	کھیت بونے کی دُعا	اخلاص کے حصول کا وظیفہ
"	انا ج میں برکت کی دُعا	بازار جانے کی دُعا
"	جانور یا خادم لائے تو کیا دُعا پڑھے	کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا
۲۵۴	شجرہ شریف نقشبندیہ محلہ دریہ	بیوی سے صحبت کی دُعا اور نیک اولاد
۲۵۵	شجرہ شریف قادریہ	آئینہ دیکھنے کی دُعا
۲۵۶	شجرہ شریف چشتیہ	بیمار پُرسی کی دُعا
		بیمار ہونے یا بیماری کی خبر کے وقت کی دُعا

حیات مبارک

از

محترم ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم، اے پی۔ ایچ۔ ڈی

فاضل مصنف حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ محمد کن الدین الوری قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز اپنے وقت کے عارف کامل تھے، مسلکاً حنفی، مشرباً نقشبندی اور نسباً انصاری تھے۔ سلسلہ نسب متعدد واسطوں سے میر بان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ ولادت باسعادت نواح دہلی کے قصبہ کھیرا (ضلع گڑگانوہ) میں ہوئی، چھ سال کی عمر میں یتیم ہو گئے تو گڑگانوہ سے ترک وطن کر کے اپنے ماموں فاضل جلیل شیخ فرید الدین علیہ الرحمہ کے پاس الوری (راہستھان) چلے آئے۔ ابتدائی تعلیم یہیں مکمل فرمائی، پھر معاصرین علماء سے مختلف علوم و فنون کی تحصیل فرمائی۔ حضرت شاہ محمد مسعود محدث دہلوی (م ۱۳۰۹ھ) کے درس میں بھی شریک رہے۔ حضرت شاہ صاحب کا سلسلہ حدیث، دو واسطوں سے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ فون خطاطی میں خطاط وقت منشی رحیم اللہ صاحب علیہ الرحمہ سے استفادہ کیا، منشی صاحب موصوف کی خطاطی کے نمونے پاک و ہند کے تقریباً تمام عجاہب خانوں میں موجود ہیں۔

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ ۱۳۰۲ھ میں شیخ وقت حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مسعود نقشبندی مجددی محدث دہلوی (شاہی امام مسجد جامع فتحپوری دہلی) سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں بیعت ہوئے، پانچ سال مجاہدات و ریاضات کے بعد ۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۳۰۹ھ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے اور وہ کمال حاصل کیا جس کا خود شیخ طریقت نے سند اجازت میں اس طرح ذکر فرمایا ہے:

”و تصرف تو یہ اس قدر حاصل گشتہ کہ در صحبت او ہر کہ آمد بہدایت ابدی آمدہ

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ کے تصرفات باطنیہ کا اندازہ شیخ طریقت کی اس پیش گوئی سے بھی لگایا جاسکتا ہے جس میں آپ نے فرمایا ہے:

”جس طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی سے اسلام کی اشاعت ہوئی

ہے اسی طرح مولوی رکن الدین صاحب سے ہمارے سلسلے کو فروغ ہوگا۔“

الحمد للہ نہ صرف ہندوستان بلکہ پاکستان میں بھی آپ کے بے شمار مریدین و معتقدین ہیں۔ آپ کے شیخ طریقت کے تقریباً ۹ حلقاء تھے لیکن آج ماسوائے ایک دو کے کسی کے سلسلے کا پتا نہیں چلتا۔

جس طرح مہک سے پھول پہچانے جاتے ہیں اسی طرح ارادت مندوں سے شیوخ پہچانے جاتے ہیں، اسی راز معرفت کے رازدار حضرت مولانا ہدایت علی نقشبندی مجددی بے پوری علیہ الرحمہ اپنی تصنیف میں ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت مولوی مسعود صاحب کی کیا تعریف کی جائے کہ جن کے مرشد سید صاحب (حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) جیسے ہوں اور ان کے حلیقہ اور طالب مولوی رکن الدین صاحب جیسے ہوں۔“

نسبت نقشبندیہ کے علاوہ حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ نے نسبت چشتیہ باطنی طور پر روح پاک حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی پھر جب حج بیت اللہ شریف کے لیے حاضر ہوئے تو بیت اللہ شریف میں ظاہری طور پر بھی حضرت خواجہ ضیاء معصوم قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز سے یہ نسبت حاصل کی اس کے علاوہ تادریہ، نقشبندیہ اور اویسیہ نسبتیں بھی حضرت خواجہ ممدوح سے حاصل کیں اور سند اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔

راقم السطور بچپن میں حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ میاقد کشادہ پیشانی، بڑی بڑی آنکھیں، گول چہرہ، گندمی رنگ۔ سادہ لباس، سادہ مزاج، سادہ گفتار،

لفظ چشتیہ محمود محمد: مصباح الساکین مطبوعہ دہلی ۱۳۵۵ھ ص ۸۰ بحوالہ سند اجازت محررہ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ ۲۵ محمد مسعود احمد:

محمد مسعود احمد اول مطبوعہ کراچی ۱۳۸۸ھ ص ۱۰۲ ۲۵ محمد ہدایت علی: معیار السلوک مطبوعہ کراچی ص ۳۰۱

سادہ خوام ————— دل تھے کہ کھینچے جاتے تھے، آنکھیں تھیں کہ سیر نہ ہوتیں سے

کس قیامت کی کشش اس جذبہ کاں میں ہے

تیران کے ہاتھ میں ہے پیکاں ہمارے دل میں ہے

ان کے دربار فیض بار میں غریب بھی آتے، امراء بھی آتے، فقراء بھی آتے، علماء بھی آتے، افسران و حکام بھی آتے اور سب کچھ نہ کچھ لے کر ہی جاتے ————— ہزار ہا کفار و مشرکین آپ کے مواظظ حسنہ اور نگاہ فیض کے اثر سے مشرف باسلام ہوئے۔ اور ان کی آن میں پستیوں سے بلند یوں پر جا پہنچے سے

خاک کے ڈھیر کو اکیر بنا دیتی ہے

یہ اثر رکھتی ہے خاکستر پروانہ دل

ان کی صحبت کیمیا اثر میں بیقراروں کو قرار اور بے چینوں کو چین ملتا ہے ————— اطمینان

قلب ذکر الہی میں ہے، پھر جو سرا پا ذکر ہو اس کی صحبت کیوں نہ جان طمانیت ہوا

وہ دنیا میں تشریف لائے، تبلیغ و ارشاد کا حق ادا کیا اور پھر یوم وصال کی تیاریاں شروع ہو

گئیں ————— ماہ شعبان ۱۲۵۵ھ میں علالت کا آغاز ہوا، ماہ شوال میں مرض شدت اختیار کر گیا، وصال

سے قبل آخری جمعہ مسجد شریف میں ادا فرمایا اور نماز کے بعد اعلان فرمایا:

”فیر کا یہ آخری جمعہ ہے تمام دوست فقیر سے آخری مصافحہ کر لیں“

یہ آواز بجلی بن کر دلوں پر گری اور سب جان نثار، اشکبار و سینہ نگار لپک پڑے کہ

سنا کر کومرے ہاتھ سے لینا کہ چلا میں

رقت کا عجیب عالم تھا، محراب و منبر نو سحر کناں معلوم ہوتے تھے ————— ۱۸ سوال کو موافق

مخالف سب کو جمع کیا۔ مجتہدین کو صبر کی تلقین فرمائی اور مخالفین کو معاف فرمایا ————— اور صاحبزادہ

حضرت علامہ مفتی محمد محمود صاحب مدظلہ العالی کو اجازت و خلافت اور سجادہ نشینی سے سرفراز

فرمایا ————— ۲۱ سوال کو اچانک اعلان فرمایا:

”یہ فقیر کی آخری شب ہے“

سُننتے ہی سب اہل خانہ حاضر ہوئے، سب کو شفقت و محبت کے ساتھ رخصت فرمایا
پھر زائرین کو حاضری کی اجازت ملی، ایک ایک آتا اور دست بوس و پا بوس ہوتا،

اللہ اللہ

بیانِ درد و زبانِ نموش و عرضِ نیاز

جبینِ شوق و کفِ پائے یار کیا کہنا

الوداعی ملاقات کے بعد ارشاد فرمایا کہ قرآنِ پاک کی مختلف سورتیں تلاوت کی جائیں، تلاوت
کی گیسوں اور خود قبضہ رخ مراقب ہو گئے۔۔۔۔۔ آج قرآن کی آواز دلوں سے ٹکرا رہی تھی اور
روح میں پیوست ہو رہی تھی۔۔۔۔۔ تلاوت کے بعد

نمازِ عشاء باجماعت ادا فرمائی اور پھر کچھ دیر آرام فرمایا۔۔۔۔۔ رات ۲ بجکر ۱۵ منٹ پر بیدار
ہوئے، تہجد کی نماز ادا فرمائی اور اچانک ذکر جہر شروع کر دیا، حالانکہ اس سے پہلے کبھی نہ کیا تھا
استغراق کا عالم تھا اور زبان پر اللہ ہی تھا۔۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔ اللہ۔۔۔۔۔
یہ آواز آہستہ آہستہ دھیمی ہوتی گئی اور پھر اچانک جان عزیز جاں آفریں کو نذر کر دی، اِنَّا لِلّٰہِ
وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

دل تو آجاتا ہے اس کے کوچے میں!

جامری جاں، جا، خدا حافظ

سبحان اللہ محبوبانِ خدا اس طرح جاتے ہیں کہ ان کا جانا معلوم ہی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

”موت کے آئینے“ میں ”رخِ دوست“ دکھا کر ایسی لو لگا جاتے ہیں کہ زندگی کے چاہنے والے

موت کے منتظر نظر آتے ہیں کہ الْمَوْتُ جَسْرٌ یُّوَصِّلُ الْحَبِیْبَ اِلَى الْحَبِیْبِ

خانوادہ مجددیہ کے چشم و چراغِ فاضلِ جلیلِ عارفِ اجل حضرت مولانا محمد حسن جان سرسہدی مجددی

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنے تعزیتی مکتوب میں خوب فرمایا ہے:

”مرد بولد مردانہ وار رفت، ایں جنیں ثباتِ قلب و قدم در جنیں حالتے کہ مزکنہ الاقدام

است بغیر از حالاتِ سلفِ صالح دیدہ بلکہ شنیدہ نہ شدہ۔۔۔

ترجمہ۔ وہ مرد تھے، مردانہ وار گئے۔ ایسی حالت میں جب کہ قدم لڑکھڑا جاتے ہیں۔ اسس

قسم کی ثابت قدمی اور طمانیت قلب سوائے سلف صالحین کے کہیں نہ دیکھی گئی بلکہ سنی بھی نہ گئی۔
نجر وصال سن کر اطراف و اکناف کے لوگ اُمتد پڑے اور پھر ہزاروں لاکھوں جانثاروں کے جھرمٹ
میں یہ جانِ جاں مکان شریف سے اتھری آرام گاہ تک لایا گیا اور آنکھوں میں رحمت میں لٹا دیا گیا۔

مثل ایوانِ سحر مرقدِ فروزاں ہو ترا
نور سے معمور یہ نما کی شبستان ہو ترا

مزار مبارک دہلی سے الوریجاتے ہوئے الودائشیشن کے قریب زیارت گاہِ خلعت ہے۔

شمع مزار او ہمہ نورِ عفور باد
دلہائے زائرانِ درشِ نرق نور باد

ہر سال ۲۱ شوال المکرم کو حیدرآباد سندھ میں تزک و احتشام سے آپ کا عرس ہوتا ہے اور دور
نزدیک کے ہزاروں مریدین و معتقدین اور محبتین و مخلصین جمع ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمہ کی اولاد امجاد میں ایک صاحبزادے اور صاحبزادی بقید حیات ہیں اور
حیدرآباد سندھ میں مقیم ہیں۔ صاحبزادہ حضرت علامہ الحاج شاہ مفتی محمد محمود صاحب دست
برکات تم العالی کی ولادت باسعادت ۵ ذی الحجہ ۱۳۲۲ھ میں شہر الودار (جستھان) میں ہوئی۔ فضلاء عصر
سے علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل کی، حضرت والد ماجد قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز سے بیعت ہیں اور
انہیں سے ۱۸ شوال المکرم ۱۳۵۵ھ کو سلاسل عالیہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ میں اجازت و خلافت
حاصل ہے۔ ایک عرصہ الوریجاتے قیام فرمایا ہزاروں گناہگار آپ کے دستِ حق پرست پر تائب
ہوئے اور ہزاروں مسلمانوں کو صراطِ مستقیم پر لگایا۔ ۱۹۲۷ء کے فسادات کے بعد ترک وطن
کر کے پاکستان شریف لے آئے اور یہاں حیدرآباد سندھ میں مقیم ہو گئے۔ الحمد للہ اس جگہ حیدرآباد
میں رونق بخش مسند ارشاد ہیں۔ آپ کے بیشمار مریدین و معتقدین پاک و ہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔

آپ کی تصانیف میں رسالہ رکن دین کا تیسرا حصہ کتاب الصیام قابل ذکر ہے جو بڑی محنت و
جانکاہی کے بعد تصنیف فرمایا ہے۔ رسالہ رکن دین کا چوتھا حصہ کتاب الحج بھی تصنیف فرمایا ہے
جو نہایت ہی ضخیم ہے، اس کی تصنیف ہو چکی ہے اور عنقریب اشاعت پذیر ہو جائے گی۔ الحمد للہ
اب یہ حصہ بھی شائع ہو چکا ہے۔

آپ کی اولاد میں ایک صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں بقید حیات ہیں۔ صاحبزادہ حضرت مولانا ابوالخیر محمد زبیر سلمہ اللہ تعالیٰ علوم معقول و منقول سے آراستہ و پیراستہ ہیں۔ آپ کو سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں اپنے نانا حضرت مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمۃ سے بیعت و خلافت حاصل ہے اور اپنے والد ماجد مدظلہ العالی سے بھی ہر چہار سلسلے میں اجازت و خلافت سے مشرف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان عالی کوتاہد روشن و تابناک رکھے اور اس کا فیض روحانی جاری و ساری رہے۔ آمین!

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں:

- ۱۔ حضرت مولانا ارشاد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ (آپ حضرت شاہ محمد مسعود علیہ الرحمۃ سے بیعت تھے)
- ۲۔ مفتی اعظم حضرت شاہ محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ، دہلی (آپ حضرت سید صادق علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریفی سے بیعت تھے۔)

۳۔ حضرت علامہ شاہ مفتی محمد محمود صاحب مدظلہ العالی، (حیدرآباد سندھ)

۴۔ حضرت مولانا صوفی اخلاق احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، (احمد آباد)

۵۔ جناب قاضی علی اکبر خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بھالواڑ)

۶۔ جناب حافظ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ (بٹھنڈہ)

حضرت فاضل مصنف علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں مندرجہ ذیل کتب و رسائل قابل ذکر ہیں:

- ۱۔ رسالہ رکن دین، ۱۳۳۵ھ، مطبوعہ دہلی
 - ۲۔ توضیح العقائد، ۱۳۳۵ھ، مطبوعہ دہلی
 - ۳۔ مولود محمود، ۱۳۳۹ھ، مطبوعہ دہلی
 - ۴۔ روح الصلوٰۃ غالباً، ۱۳۳۵ھ، مطبوعہ دہلی
 - ۵۔ رسالہ دافع طاعون، مطبوعہ دہلی
 - ۶۔ رسالہ ربیعین، مطبوعہ دہلی
- (اس کے بیسیوں ایڈیشن پاک و ہند اور بیرون ہند شائع ہو چکے ہیں۔ اس کا سال تصنیف معلوم نہیں۔ لیکن یہ بات یقینی ہے کہ یہ رسالہ سب سے پہلی تصنیف ہے)

محمد مسعود احمد

پرنسپل گورنمنٹ کالج کیمپو (سندھ)، ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۲ء

قطعة تاریخ وفات

زُبْدَةُ الْعَارِضِينَ قُدْوَةُ السَّالِكِينَ حَضْرَتِ مَوْلَانَا الْحَاجِّ شَاهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَقِيبُندِي مُجَدِّدِي

قَدَسَ اللَّهُ تَعَالَى سِرَّهُ الْعَزِيزِ

ہزار حریف کہ زد تیا گزشت نامور کے	کہ نام اوست حلا و قزائے کام و دامن
جناب شاہ شریعت پناہ رکن الدین	معین و محسن و مخدوم و مقتدائے زمن
بہر نفس بہ نظر داشت منکر و معروف	رسید عمر بیایاں در اتباع سنن!
ملکِ حصول و سراپا خلوص و پیکرِ صدق	جہاں مسخر و متقاد او بخلق حسن
و وسیع دامن لطفش بہر کس ناکس	بفضل او متمتع زد دست تا دشمن!
رواں نمود چنان بحر فیض در الور	ز آب یاری او ایس خرابہ گشت چمن!
ہمتوز پر تو نور او در رخشاں است	نگر بظلمت کفر است شمع دیں روشن
چنان زمعتقدال رفت حضرت مخدوم	کہ روح از تن زار و بہار از گلشن

برائے سال وفاتش ز فکر پر سیدم

ولی حق رضی اللہ عنہ گفت بمن

تقریظ

از

شیخ الاسلام حضرت مفتی اعظم ہند الحاج شاہ محمد مظہر اللہ قدس سرہ تعالیٰ سرہ العزیز

شاہی امام مسجد جامع فتحپوری، دہلی

قدوة العلماء الراسخین، زبدة الاولیاء والواصلین، علامہ محقق ومدقق حضرت مولانا محمد رکن الدین شاہ صاحب نقشبندی مجددی مسعودی الوری قدس سرہ کارسالہ «رکن دین»، اس پایہ کارسالہ ہے جو اپنی ذات میں مستغنی عن التوصیف کی شان رکھتا ہے، مولیٰ تعالیٰ نے کچھ ایسی مقبولیت اسے عطا فرمائی کہ چند سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر دنیا کے گوشے گوشے میں پہنچ گیا ہے اور نہ صرف عوام نے اس کو اپنا حرز جان بنایا بلکہ بعض علماء نے اپنا مستدل ٹھہرایا اور اپنے فتاویٰ میں اس سے استدلال کیا۔

(پیش لفظ رسالہ رکن دین مطبوعہ دہلی ۱۹۵۲ء)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مُحَمَّدًا كَمَا كَثُرَ اَوْ نَصَلِيَّ وَنَسَلِمَ عَلٰی رَسُوْلِهِ
الْكِرَامِ وَالْبَنَاتِ الْعَظِيْمِ وَاَصْحَابِيْنَ الْفَخِيْمِ

اَمَّا بَعْدُ

فقیر حقیر مسکین محمد رکن الدین حنفی نقشبندی مجددی الوری خدامت میں برادران دینی کے ملتئم
ہے کہ فقیر کو بسبب کمال بے بصاعتی و بے بائگی یہ ہوس ہرگز نہیں ہے کہ بڑی مرہ موقوفین
و مصنفین شمار کیا جائے یہ حصہ جن حضرات کا ہے انہیں کا ہے۔ فقیر نے تو محض اپنی
تجارت کا ذریعہ سمجھ کر کسب خواہش اجاب یہ چند مسائل ضروری بطور سوال و جواب
نہایت سلیس اردو میں شرح و تالیف، ہدایہ، طحاوی، کبیری، تنویر، درمختار، ردالمحتار
فتاویٰ عالمگیری، فتح القدیرو غیرہ سے نقل کر کے ایک جگہ جمع کر دیئے ہیں تاکہ کم استعداد
والوں کو بھی مسائل کے سمجھنے میں وقت واقع نہ ہو اور اختلافی مسائل سے احتراز کیا
گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ اگر حضرات اہل علم کسی مسئلہ کو خلاف اپنی تحقیق کے اس
رسالہ میں پائیں تو بعد از ملاحظہ کتب مذکورہ بالا فقیر کو بھی مطلع فرمائیں۔ فقیر ممتون ہوگا۔ اسے
اللہ العالمین بطیفیل حبیب پاک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس رسالہ کے پڑھنے اور سننے
والوں کو توفیق عمل عطا فرما۔ اور ان کے عمل کے صدقے میں اس عاجز کی مغفرت فرما
آمین ثم آمین

مقدمہ

سوال: حکم شرع کتنی قسم پر ہے؟ جواب: دو قسم پر۔ ایک امر۔ دوسرا نہی۔

سوال: امر کس کو کہتے ہیں؟ جواب: امر وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی طلب ثابت ہو۔

سوال: نہی کس کو کہتے ہیں؟ جواب: نہی وہ حکم شرع ہے جس سے کسی فعل کی ممانعت ثابت ہو۔

سوال: مامورات کتنی قسم پر ہیں؟ جواب: چار قسم پر۔

سوال: وہ قسم کیا ہیں؟ جواب: فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔

سوال: اہل اہل کی تعریف بیان فرمائیے؟

جواب: فرض وہ ہے جو دلیل قطعی سے لزوماً ثابت ہو۔ واجب وہ ہے جو دلیل ظنی سے لزوماً ثابت ہو۔

سنت دو قسم پر ہے۔ ایک مؤکدہ جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی کی ہو۔ اور جس کا ترک

موجب اسادت ہو۔ دوسری غیر مؤکدہ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ فعل جس کا ترک شارع کو

ناپسند تو ہو مگر موجب اسادت نہ ہو۔ مستحب جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کہا ہو اور کبھی

چھوڑ دیا ہو اور جس کو سلف نے پسند فرمایا ہو۔ (در مختار ص ۲۲ شامی - ۷۰)۔

سوال: ان کا حکم بیان فرمائیے؟

جواب: فرض کو ادا کرنے والا ثواب پائے گا۔ اور نہ کرنے والا عذاب اور انکار کرنے والا کافر و حبی

کا کرنے والا ثواب پائے گا اور نہ کرنے والا عذاب مگر منکر کافر نہیں۔ سنت مؤکدہ کا کرنے والا ثواب

پائے گا اور ترک کرنے والا جھڑکی پائے گا۔ لیکن ترک کی عادت کرے گا تو مستحق عقاب ہوگا۔ اور

سبک یعنی ہلکا جاننے والا کافر۔ سنت غیر مؤکدہ کا کرنے والا ثواب پائے گا۔ نہ کرنے پر عذاب

نہیں۔ مستحب کا کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا۔ چھوڑنے پر عتاب و عذاب کچھ نہیں۔

(در مختار شامی وغیرہ)

سوال: منہیات کتنی قسم پر ہیں؟ جواب: چار قسم۔

سوال: وہ قسمیں کون کون سی ہیں؟ جواب: حرام، مکروہ تحریمی، اسادت، مکروہ تنزیہی۔

سلا یہ ظن خواہ دلالت میں ہو ثبوت میں ۱۲

سوال: ان کی تعریف بیان کرو؟

جواب: حرام وہ ہے جس کی مانعت قطعی دلیل سے لزوماً ثابت ہو۔ مکروہ تحریمی وہ ہے جس کی مانعت دلیل ظنی سے لزوماً نہ ہو۔ اسادت وہ ہے جس کی مانعت کا لزوم حرام و مکروہ تحریمی جیسا نہ ہو۔ مکروہ تنزیہی وہ ہے جس کی مانعت شفقۃً وادباً ہو۔ (در مختار، نورالانوار وغیرہ)

سوال: ان کا حکم بھی بیان کیجئے؟

جواب: حرام کا چھوڑنے والا ثواب پاوے گا اور کرنے والا عذاب اور اس کی حرمت کا منکر کافر۔ مکروہ تحریمی کا کرنے والا عذاب۔ اساعت کے اچھا ناکر کرنے والے پر عتاب ہوگا اور عادت کرنے والے پر عتاب اور مکروہ تنزیہی کا ترک کرنے والا فضیلت حاصل کرنے والا ہوگا اور کرنے والے پر عذاب ہے نہ عتاب۔

سوال: اس آپ کے بیان فرض اور حرام سے مسائل اختلافیہ مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین میں بڑی خرابی واقع ہوئی اس لیے کہ اجتہادی مسائل میں ایک مجتہد دوسرے مجتہد کے فرض اور حرام کا منکر ہے اور اسی طرح مقلد بھی بہ تقلید اپنے امام کے دوسرے امام کے فرض اور حرام سے انکار کرتا ہے۔ تو اب یہ انکار بموجب آپ کے بیان کے کیسا ہوا؟

جواب: فرض اور حرام کی دو قسمیں ہیں ایک اعتقادی دوسری عملی۔ اعتقادی وہ ہے جس پر عمل کے ساتھ اعتقاد بھی فرض ہو جیسے مطلق سر کا مسح۔ یہ فرض متفق علیہ آئمہ اربعہ ہے۔ اگر کوئی مطلق سر کے مسح کا انکار کرے تو وہ سب کے نزدیک کافر ہے جس فرض و حرام کے انکار پر کفر کا حکم ہے۔ وہاں اعتقادی مراد ہے اور عملی وہ ہے کہ جس کا صرف عمل ہی فرض ہو۔ یعنی اس کے فوت ہو جانے سے عمل کی صحت فوت ہو جائے جیسے مقدار مسح سر کا اختلاف کہ حنفی کے نزدیک چوتھائی سر سے کم کا مسح صحت و صلو کا مانع اور مالکی اور حنبلی کے نزدیک سارے سر سے کم کا۔ اس کا انکار باہمی بموجب کفر نہیں۔

سوال: کیا ایسی اشیا ہیں جن کے لیے نہ حکم امر ہے نہ نہی؟

جواب: ہاں ایسی بھی ہیں ان کو مباح کہتے ہیں۔

کتاب الطہارت

باب وضو کے بیان میں

سوال ۱۔ وضو میں فرض جنفیوں کے نزدیک کیا کیا ہیں؟

جواب ۱۔ (اول) منہ کا دھونا طول میں شروع پیشانی سے یعنی جہاں عموماً بال اُگتے ہیں۔ ٹھوڑی کے نیچے تک اور عرض میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک (دوسرے) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا (تیسرے) چوتھائی سر کا مسح کرنا (چوتھے) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

سوال ۲۔ وضو میں سنت کیا کیا ہیں؟

جواب ۲۔ (اول) نیت کرنا ریح حدیث کی بقربت کی (دوسرے) زبان سے بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ پڑھنا اگر یہ یاد نہ ہو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ہی پڑھے (تیسرے) پانچوں تک دونوں ہاتھ دھونا اگرچہ پاک ہوں (چوتھے) ہاتھوں کی انگلیوں میں حلال کرنا، (پانچویں) مسواک کرنا (چھٹے) کلی کرنا (ساتویں) ناک میں پانی ڈالنا (آٹھویں) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ ترتیب یعنی اول منہ دھونا پھر کہنیوں تک ہاتھ دھونا پھر سر کا مسح کرنا۔ پھر ٹخنوں تک پیر دھونا (دسویں) پے درپے دھونا یعنی ایک عضو کے دھونے تک خشکی نہ ہو جائے (گیارہویں) ڈاڑھی کے اندر حلال کرنا اس صورت سے کہ پشت دست آنکھوں کے سامنے رہے اور ہتھیلی آگے (دوبارہویں) سارے سر کا مسح کرنا (تیرہویں) کانوں کا مسح کرنا (چودھویں) پاؤں کی انگلیوں میں حلال کرنا اس طرح

لہ دھونے سے مراد پانی کا بہانا ۱۲ مسح سے مراد پانی کی تری پہنچانا ہے۔ (عالمگیری) مسح سر اور کان وغیرہ کے مسح کا طریق مسنون یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو مع انگلیوں کے ترکر کے مقدم سر سے گدی تک کھینچے اس طرح پر کھینچنے میں چھ انگلیاں پیچ میں سارے سر سے ملی رہیں اور ہتھیلیاں دونوں ہاتھوں کی جدا ہوں اس کے بعد دونوں ہتھیلیوں کو سر کے دونوں جانب ملا کر گدی سے آگے کی طرف کھینچے اس کے بعد دونوں مسجہ یعنی انگور مٹھے کے پاس کی انگلیوں سے دونوں کانوں کے اندر اولاً نگو مٹھوں سے باہر دونوں کانوں کا مسح کرے اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے (عاشیالابدہ) لگہ جدید پانی کی کانوں اور گردن کے مسح کے لیے کوئی ضرورت نہیں ہاں اگر عامریا ٹوٹا،

سے کہ بائیں ہاتھ کی انگلی سے دائیں پاؤں کی چھنگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھنگلی انگلی پر ختم کرے اور بروقت حلال بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو پاؤں کی انگلیوں کے نیچے سے اوپر کی طرف کیٹھے۔
(تنویر در مختار شامی)

سوال: مستحبات وضو کیا ہیں؟

جواب: ۱۔ قبلہ رخ بیٹھنا ۲۔ مٹی کے برتن سے وضو کرنا ۳۔ آفتابہ وضو کا بائیں طرف رکھنا ۴۔ اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا ۵۔ بائیں ہاتھ سے ناک جھاڑنا ۶۔ ہر عضو پر پہلے تر ہاتھ ملنا ۷۔ وقت سے پہلے غیر معذور کو وضو کرنا ۸۔ انگوٹھی کو پھیرنا جبکہ ڈھیلی ہو اور نہ پھریں ہے ۹۔ ہر عضو دھوتے وقت بسم اللہ کہنا ۱۰۔ وضو میں درود شریف پڑھنا ۱۱۔ گردن کا مسح کرنا ۱۲۔ دھونے میں اعضا کو دائیں طرف سے شروع کرنا ۱۳۔ وضو کا پانی بچا ہوا کھڑے ہو کر پینا ۱۴۔ اعضا و امورہ کو حد و معینہ سے زیادہ دھونا ۱۵۔ بائیں ہاتھ سے دونوں پاؤں کا دھونا ۱۶۔ غیر سے مدونہ چاہتا مگر معذور کو درست ہے ۱۷۔ بعد وضو کے اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ اَوْر کلمہ شہادت مع اس دُعا کے پڑھنا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاَجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ يَا سَمٰنُ كِلْ طَرَفِ نَظَرِكَ پڑھے (شامی مراقی الفلاح)

سوال: وضو کے اندر کیا دعائیں پڑھی جاتی ہیں مع ترجمہ کے بیان کیجئے؟

جواب: ہر عضو کے دھونے کے وقت علیحدہ علیحدہ دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ چنانچہ کلی کرتے وقت یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى تِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحَسْبِ عِبَادَتِكَ۔
ترجمہ یعنی اے اللہ میری مدد کر تلاوت قرآن پر اور اپنے ذکر پر اور اپنے شکر پر اور اپنی عبادت کی خوبی پر

کو ہاتھ مسح سے پہلے لگایا ہو تو اب سر اور کاتوں کے لیے جدید پانی کی ضرورت ہے (در مختار)۔ لہٰذا اگر بڑا برتن ہو کہ جس میں چلو ڈال کر وضو کرے تو دائیں طرف رکھے۔ (عالمگیری) لہٰذا اس وقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَاَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ۔ (شرح سفر السعادت) لہٰذا عذریہ میں برتن بھاری ہو، یا بیماری ہو یا کبر سنی ہو۔ (غایۃ الاوطار) لہٰذا حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص ایک دفعہ بعد وضو اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ پڑھے گا وہ صدیقین میں ہوگا اور جو دفعہ پڑھے گا اس کا نام شہداء کے دفتر میں لکھا جائے۔ یوں میں دفعہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو گروہ انبیاء کے ساتھ اٹھائے گا (مراقی الفلاح) لہٰذا حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی کلمہ شہادت کو بعد وضو کے سے کہے اس کے لیے آٹھوں دروازے بہشت کے کھولے جائیں گے جس سے پناہ ہے داخل بہشت ہو اور وہ سلم

۴۔ بے گزہ ہونا۔ ایک بالشت کی مقدار ہونا اگر بالشت سے زیادہ ہو تو شیطان سوار ہوتا ہے ۶۔ موٹائی میں چھنگلی انگلی کے برابر ہونا۔ دانتوں میں عرضاگرے طولا نہ کرے اور ادنیٰ درجہ مسواک کا تین مرتبہ پھیرنا ہے اوپر کے دانتوں میں اور اسی قدر نیچے کے دانتوں میں تین پانی کے ساتھ اور یہ پانی علاوہ مضمضہ کے ہے۔ (ردالمحتار۔ عالمگیری۔ درمختار)

سوال: مکر وہات مسواک کیا کیا ہیں؟

جواب: ۱۔ لیٹ کر روٹ سے کرنا کہ اس سے طحال یعنی کلی زیادہ ہوتی ہے ۲۔ مسٹھی سے پکڑنا کہ اس سے بواسیر پیدا ہوتی ہے ۳۔ چوننا کہ اس سے اندھا ہوتا ہے ۴۔ بعد فارغ ہونے کے مسواک کو نہ دھونا کہ اس سے شیطان کرتا ہے ۵۔ مسواک کو کھڑی نہ رکھنا کہ اس سے جنون ہوتا ہے ۶۔ اتاریا بریحان یا بانس کی لکڑی سے کرنا۔ (درمختار)

سوال: مسواک وضو کی سنت ہے یا نماز کی؟

جواب: ۱۔ ہم حنفیوں کے نزدیک سنت وضو کی ہے اور شافعیوں کے نزدیک سنت نماز کی ہے ثمرہ اس اختلاف کا یہ ہے کہ اگر مسواک کر کے ایک وضو سے چند نمازیں پڑھیں تو ہم حنفیوں کے نزدیک ہر نماز کا ثواب سنت نماز بے مسواک کے برابر ہوگا۔ برخلاف شافعیوں کے کہ ان کے نزدیک علاوہ اس نماز کے جس میں مسواک کی ہر نماز میں اس قدر ثواب نہ ہوگا۔ جب تک ہر نماز کے واسطے جدا جدا مسواک نہ کرے (شامی)

سوال: اگر کسی کے ہاتھ میں یا پاؤں میں شگاف ہے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر پانی بہانے سے عاجز نہیں ہے تو پانی بہا لے اور اگر پانی بہانے سے بھی تکلیف ہو تو اس موضع پر مسح کرے اور اگر مسح بھی نہ کر سکے تو اس پاس کی جگہ وضو سے اس جگہ کو چھوڑ دے۔ (درمختار)

سوال: وضو کے توڑنے والی کیا چیزیں ہیں؟

جواب: ۱۔ پانچا نہ اور پیشاب کی جگہ سے کوئی چیز نکلنا۔ ۲۔ جسم کے اندر کسی جگہ سے خون یا پیپ کا نکل کر مخرج سے پاک جگہ پر پہنچنا۔ ۳۔ سہارے سے سونا۔ بشرطیکہ سرین زمین پر نہ بے ہوں۔

۱۔ پاک جگہ سے مراد وہ جگہ ہے جس کے پاک کرنے کا حکم وضو یا غسل میں ہو ۱۲

منہ بھر کے قے آنا نماز کے اندر یا لغ کا قہقہہ مارنا۔ اگرچہ سہواً ہی ہو۔ بیہوشی اگر نشے سے ہی ہو۔
مباشرتِ ناحشہ یعنی دونوں شرمگاہوں کا بلا حائل پھڑپھڑانا اگرچہ دو عورتوں کے درمیان ہی ہو۔
(در مختار)

سوال: ریح، پتھری اور کیڑے پیشاب کی جگہ سے نکلیں تو یہ بھی ناقض وضو ہیں یا نہیں؟
جواب: اگر یہ چیزیں زخم کے اندر سے نکلیں تو ناقض وضو نہیں پیشاب کی جگہ سے پتھری اور
کیڑے کا نکلنا وضو کو توڑ دے گا نہ ریح کا نکلنا کیونکہ ریح پیشاب گاہ کی درحقیقت عضو کا
اختلاج ہے۔ اور یہ ناقض وضو نہیں مگر پانخانہ کی جگہ سے برآمد ہونا ان سب چیزوں کا ناقض
وضو ہے۔ (تنویر۔ در مختار شامی)

سوال: اگر کسی عورت کی پانخانہ اور پیشاب کی جگہ پھٹ کر ایک ہو جائے اور اس کو ریح آئے
اور یہ نہیں معلوم ہوا کہ یہ پانخانہ کی جگہ سے نکلی یا پیشاب کی جگہ سے تو اس کا وضو
رہا یا نہیں۔

جواب: اگر اس عورت کی ریح میں بدبو ہے تب تو اس عورت کا وضو ٹوٹ گیا کیونکہ بدبو اس
ریح میں ہوتی ہے جو پانخانہ کی جگہ سے نکلتی ہے اور وہ ناقض وضو ہے اور اگر بدبو نہیں تو یہ
ریح پیشاب کی جگہ سے نکلی اور یہ اختلاج ہے اور اختلاج وضو کو نہیں توڑتا مگر احتیاط اسی
میں ہے کہ وضو کر لے۔ (در مختار شامی)

سوال: جو تک اور ٹھہر اور چھڑی وغیرہ کے خون چوسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟
جواب: جو تک کے خون چوسنے سے تو وضو جاتا رہے گا۔ ٹھہر اور کھٹل وغیرہ کے چوسنے سے
نہیں جاتا۔ چھڑی اگر بڑی ہے تو جو تک کے حکم میں ہے اور چھوٹی ہے تو ٹھہر کے حکم میں (مالگیری)
سوال: آنکھ دکھتے وقت جو پانی آنکھ سے بہتا ہے اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟
جواب: جو پانی آنکھ یا ناک یا کان وغیرہ سے درد کے ساتھ برآمد ہو وہ سب ناقض وضو
ہے۔ (در مختار شامی)

بلکہ بلغم کی قے اگرچہ منہ بھر کر ہونا ناقض وضو نہیں ۱۲۔ بحالتِ حلیہ یا جنازہ کی نماز میں قہقہہ سے ہنستا مفقود نماز
نہیں۔ (در مختار) ۱۳۔ لیکن مرد کے وضو ٹوٹنے کے لیے انتشار شرط ہے ۱۲۔

سوال :- انسوا اور پسینہ سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب :- ان سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (در مختار)

سوال :- متھوک میں اگر خون مل جائے تو وضو رہا یا نہیں؟

جواب :- جب تک خون غالب ہے یعنی اگر متھوکے سے سُرخ نمودار ہونے تک تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر زردی ہے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (شامی)

سوال :- بوا سیر والے کے یا غیر بوا سیر والے کی مقعد یعنی کاپنج مکلی تو اس کا وضو رہا یا نہیں؟

جواب :- اگر کاپنج خود بخود نکل کر اندر چلی گئی تو وضو نہیں ٹوٹتا جب تک نجاست ظاہر نہ ہو اور ہاتھ یا کپڑے سے اندر کریں تو وضو ٹوٹ گیا۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال :- اگر کسی نے زخم پر پٹی باندھی اور خون وغیرہ کی تراوٹ پٹی پر ظاہر ہو گئی تو اب وضو رہا یا نہیں؟

جواب :- وضو بعد ظاہر ہونے خون وغیرہ کے ٹوٹ جائے گا۔ کیونکہ یہ تراوٹ بجائے بہنے کے ہے۔ کہ اگر پٹی نہ ہوتی تو خون بہ جاتا۔ (در مختار ص ۹۲)

سوال :- ایک شخص بیٹھا سو رہا ہے۔ اس طرح کہ جھک جھک کر زمین کے قریب ہو جاتا ہے۔ اس کے وضو کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب :- جب تک گرنے نہیں وضو ہے اگر گرتے ہی جاگ پڑا تب بھی وضو ہے گا۔ ورنہ نہیں اسی طرح اگر سوتا ہو قریب کی باتیں سنتا ہے تو بھی وضو نہیں جاوے گا۔ (در مختار ص ۹۶)

سوال :- اپنی یا غیر کی شرمگاہ دیکھنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب :- ہرگز نہیں اگر اپنی یا غیر کی شرمگاہ کو چھو بھی لیا جائے تب بھی وضو نہیں جاتا (عالمگیری)

سوال :- عورت کے مساس (چھونے) سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں؟

جواب :- نہیں جاتا جب تک ندی وغیرہ نہ نکلے۔ لیکن مستحب ہے کہ وضو کرے (در مختار ص ۹۹)

سوال :- مکروہات وضو کیا ہیں؟

جواب :- مکروہات وضو یہ ہیں :- ۱۔ چہرہ پر نلہ سے پانی مارتا ۲۔ پانی کا حاجت سے کم و بیش پکڑنا

۳۔ لیکن مستحب ہے کہ ہاتھ دھو لے۔ (در مختار)

یعنی نہ تو مثل تیل کے چپڑے نہ حد اسراف کو پہنچے۔ ۳۔ وضو کے اندر بلا ضرورت اشد دنیا کی باتیں کرنا۔ ۴۔ تین بار مسح کرنا نئے پانی سے ۵۔ ناپاک مکان میں وضو کرنا۔ ۶۔ عورت کے نہ چمکے ہوئے پانی سے وضو کرنا۔ مسجد کے اندر وضو کرنا ۸۔ اسی پانی میں تھوکتا اور ناک سنکنا جس سے وضو کر رہا ہے اگرچہ پانی جاری ہو ۹۔ وضو میں پیر دھونے کے وقت پاؤں کو قبلہ کی رُخ سے نہ پھیرنا۔ ۱۰۔ بائیں ہاتھ سے متر میں کلی کے لیے پانی لینا اسی طرح ناک میں بھی ۱۱۔ داہنے ہاتھ سے ناک صاف کرنا بغیر عذر کے ۱۲۔ کسی برتن کو اپنے وضو کے لیے ہی خاص کر لینا۔ (عالمگیری در مختار ص ۸۹ کبیری ص ۳۷)

سوال: اگر ایک شخص کو شک ہو کسی عضو کے دھونے یا مسح کرنے میں وہ کیا کرے؟

جواب: اگر یہ شک اول مرتبہ ہے اور اثناء وضو میں ہے تو جس عضو کی نسبت شک پیدا ہوا ہے اس کو پھر دھو لے یا مسح کرے۔ اور اگر بعد فرائض وضو شک ہوا ہے تو خواہ اس کو یہ شک اول مرتبہ ہو یا ایسے شک کا عادی ہو۔ کچھ التفات نہ کرے اور اپنے آپ کو با وضو سمجھے اور اگر اس کو یقیناً معلوم ہو کہ ایک عضو نہیں دھویا ہے مگر تعین عضو میں شک ہے تو بائیں پاؤں کو دھو ڈالے اور اگر بائیں پاؤں کا دھونا یقینی ہے تو دائیں کو دھو دے۔ (در مختار و شامی)

سوال: ایک شخص کا وضو تھا مگر ٹوٹنے میں شک ہے یہ کیا کرے؟

جواب: یہ شخص اپنے کو با وضو سمجھے۔ (در مختار)

باب ۲ غسل کے بیان میں

سوال: غسل کتنی طرح کا ہوتا ہے؟

جواب: چار طرح کا ایک فرض دوسرا واجب تیسرا سنت چوتھا مستحب (عالمگیری)

سوال: فرض غسل کون کون سے ہیں؟

جواب: غسل جنابت، غسل بعد انقطاع حیض، غسل بعد انقطاع (تویر الابصار عالمگیری)

سوال: واجب غسل کون کون سے ہیں؟

جواب: ایک میت کا غسل زندہ پر واجب ہے۔ دوسرا اس کے بدن پر نجاست لگ جانے

لہذا یہ غسل فرض علی کفایہ ہے فقہار نے انحطاط ترتیب کے باعث واجب کے لفظ سے تعبیر ہے۔ (شامی)

سے یا بعض بدن پر نجاست لگی مگر نجاست کا مقام مخفی ہے یعنی یہ نہیں معلوم کہ نجاست حقیقی کہا
 گی ہے۔ تو اب سارے بدن کا غسل واجب ہے۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال ۱۰۔ سنت غسل کتنے ہیں؟

جواب ۱۰۔ پانچ ہیں۔ جمعہ کی نماز کے لیے عیدین کی نماز کے لیے احرام حج یا عمرے کے لیے
 و خوف عرفات کے لیے۔ (عالمگیری۔ در مختار۔ شامی)

سوال ۱۱۔ مستحب غسل کتنے ہیں؟

جواب ۱۱۔ تیس ہیں۔ دیوانگی اور غشی دور ہونے کے بعد چھٹنے لگوانے کے بعد شب بارات یعنی
 پندرہویں شعبان المعظم میں شب عرفہ میں یعنی نویں رات ذوالحجہ کو شب قدر میں نزدیک ٹھہرنے
 مزدلفہ کی صبح کو دن قربانی کے نزدیک داخل ہونے مناک کے واسطے سنگساری کے داخل ہونے کے
 وقت مکہ مکرمہ میں واسطے طواف زیارت کے۔ سورج گن اور چاند گن کی نماز کے لیے طلب بارش کے لیے
 خوف کے وقت۔ دفع مصیبت مثل تاریکی دن ریاضت آمدھی وغیرہ کے لیے۔ مدینہ منورہ میں داخل
 ہونے کے وقت برائے تنظیم جناب رسالت مآب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نئے کپڑے پہننے
 کے وقت مردہ نہلانے کے بعد۔ مقتول پر بروقت قتل خواہ وہ کیسا ہی قتل ہو۔ سفر سے مراجعت
 کے وقت عورت مستحضر پر خون بند ہو جانے پر۔ نابالغ پر جو سن کے لحاظ سے بالغ ہو۔ بعد
 داخل ہونے اسلام کے جب کہ پاک ہو اور اگر جہنی ہو تو غسل واجب ہوگا۔ لوگوں کے مجمع میں حاضر
 ہونے کے لیے گناہ سے توبہ کرنے والے پر محکم پر جب کہ اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے
 (تنویر الابصار، در مختار ص ۱۱۲، شامی ص ۱۱۵)

فصل اول جنابت کے بیان میں

سوال ۱۲۔ جنابت کس کو کہتے ہیں؟

جواب ۱۲۔ لغت میں جنابت دوری کو کہتے ہیں اور شرعاً اس حالت ناپاکی کو کہتے ہیں۔ کہ جو منی کے
 نکلنے یا ادخالِ حشفہ کے بعد تمام جسم سے متعلق ہوتی ہے۔ چونکہ اس حالت میں عبادت مخصوصہ دوری

لہذا در مختار میں اس مقام پر اس غسل کو واجب ہی لکھا ہے لیکن مختار یہ ہے کہ اس ایک حصہ کو دھو ڈالنا ہی کافی

البتہ غسل کر لینا مستحب ہے ۱۲

ہو جاتی ہے۔ اس لیے یہ حالت شریعت میں جنابت سے تعبیر کی گئی۔

سوال: غسل کے واسطے منی کا نکلنا کسی شرط کے ساتھ ہے یا مطلق؟

جواب: منی کا خارج ہونا دفتق اور شہوت کے ساتھ شرط ہے عام ہے اس سے کہ چھوٹے سے ہو یا دیکھنے سے یا ہاتھ کے عمل سے سوتے میں نکلنے یا جاگنے میں مرد سے نکلے یا عورت سے اگر بغیر ان شرائط کے منی نکلے گی۔ تو جنابت ثابت نہ ہوگی، اس پر غسل بھی فرض نہ ہوگا۔ مثلاً کسی نے بوجھ اٹھایا یا بیماری سے یا کسی اور سبب کے علاوہ ان اسباب مذکورہ الصدر کے منی نکلی۔ تو غسل فرض نہ ہوگا۔ نہ وہ جنبی کہلاوے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اذخاں حشفہ بھی مخصوص ہے یا عام؟

جواب: مخصوص ہے عورت اور مرد زندہ قابل شہوت کے قبل یا دبر کے ساتھ اگر آدمی کے سوا جانور اور زندہ کے سوا مردہ اور قابل شہوت کے سوا صغیرہ وغیرہ غیر مشتبہات کے ساتھ ہوگا تو غسل فرض نہ ہوگا جب تک انزال نہ ہو تو اس وقت سبب غسل انزال ہوگا نہ کہ دخول یہ حکم غسل کے لیے ہے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ مرکب ان امور کا مستحق سزا بھی نہ رہا ہو (در مختار ص ۱۹ شامی ص ۱۱۲)

سوال: اگر کوئی شخص سوتے سے جاگے اور اس نے اپنے پچھونے پر یا ران پر یا اخیل میں تری پانی ترہہ کیا کرے؟

جواب: اگر اس کو احتلام یاد ہے اور اس کو مذی یا منی کے ہونے میں یقین ہو یا شک ہو تو ان دونوں میں سے کسی میں اس پر غسل واجب ہوگا اور اگر یقین ہے کہ وہ ودی ہے تو غسل واجب نہ ہوگا (رد المختار ص ۱۱۰)

سوال: یہ صورت احتلام یاد ہونے کے ساتھ بیان کی گئی اور جس کو احتلام یاد نہ رہے وہ کیا کرے؟

جواب: شخص اپنے یقین پر عمل کرے اور اگر ودی اور مذی کا یقین ہے تو غسل واجب نہ ہوگا اور اگر منی یا نہیں ہے تو غسل واجب ہوگا اور اگر شک ہو کہ وہ منی ہے یا مذی تو اب اس کو یاد کرنا چاہیے کہ سونے سے پہلے اس کا عضو مخصوص منتشر تھا یا ساکن اگر منتشر تھا تو اس پر غسل واجب نہیں ورنہ واجب ہے (کبیری عالمگیری)

سوال: منی اور مذی اور ودی کی تشریح بیان کیجئے؟

جواب: منی غلیظ و سفید ہوتی ہے جو شہوت سے لذت کے ساتھ برآمد ہو کر عضو نرم کر دیتی ہے۔

دلے کو کہتے ہیں علماء اخیل ذکر کے سوراخ کو کہتے ہیں۔

مذی وہ ہے کہ جو ملاعبت یا تصور عورت سے بحالت انتشار عضو مخصوص سے سفیدی مائی رقیق چپ سا
برآگاہ ہو۔ اور وہی گاڑھے پیشاب کو کہتے ہیں۔ جو بعد پیشاب منکلی۔ (شامی۔ ہدایہ)
سوال: منی اور مذی اور وہی کے حکم بھی بیان کیجئے؟

جواب: منی کے نکلنے سے غسل فرض ہوتا ہے۔ مذی اور وہی کے نکلنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔
(تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: مرد و عورت دونوں ہم بستر ہوئے اور دونوں میں مباشرت واقع نہیں ہوئی اور دونوں سو گئے
صبح بر وقت بیداری بستر پر دھبہ پایا اور احتلام دونوں کو یاد نہیں۔ اب غسل کس پر فرض ہے؟
جواب: اس دھبہ کو دیکھنا چاہیے کہ اگر دھبہ لمبا سفید اور غلیظ ہے۔ تب تو مرد پر غسل واجب ہے
اور اگر دھبہ گول رقیق اور زرد ہے تو عورت پر۔ (صغیری ص ۲۳)

سوال: ایک مرد کو احتلام اور انزال کی لذت تو یاد ہے مگر بعد بیداری اس نے بدن اور بستر پر کوئی
نشان نہیں پایا اس پر بھی غسل واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اس مرد پر غسل فرض نہیں اور اسی حکم میں عورت بھی داخل ہے (تنویر الابصار، در مختار)
سوال: کسی عورت نے مجامعت کے بعد غسل کیا اور نماز ادا کی پھر اس کی پیشاب گاہ سے منی اس
کے شوہر کی برآمد ہوئی تو یہ عورت اعادہ غسل کا کرے یا نماز کا؟

جواب: اس پر نہ اعادہ غسل کا ہے نہ نماز کا۔ (رد المحتار ص ۱۰۸)

سوال: ایک شخص کو احتلام ہوا۔ اور جاگنے کے وقت کوئی علامت نہ پائی پھر وضو کیا اور نماز پڑھی
اس کے بعد منی نکل آئی اس پر غسل واجب ہے یا نہیں اور اس نماز کا اعادہ بھی ہے یا نہیں؟
جواب: اس پر غسل واجب ہے اور نماز کا اعادہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کے پیشاب کرتے ہوئے منی نکلی ہو تو اس پر غسل فرض ہوا یا نہیں؟
جواب: اگر اس وقت میں تندی تھی تو غسل فرض ہوا۔ ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

لہ احتیاط اسی میں ہے کہ دونوں غسل کر لیں۔ (شامی)

فصل دوم حیض کے بیان میں

سوال ۱۷: فرض غسل کے اقسام میں ایک قسم فرض غسل کے بعد انقطاع حیض بیان کی گئی ہے اب یہ بتلائیے کہ حیض کس کو کہتے ہیں؟

جواب ۱۷: جو خون کہ عورتوں کو بلا ولادت رحم کے اندر سے آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں۔ اس کی رنگت سرخ، سیاہ، زرد، سبز، مکدر، نکاحستری ہوتی ہے (عالمگیری)

سوال ۱۸: حیض کی کوئی مدت معین ہے؟

جواب ۱۸: ہاں معین ہے۔ خون حیض تین رات دن سے کم اور دس رات دن سے زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ اگر اس مدت سے کم یا زیادہ ہو تو وہ خون حیض کا نہیں ہے اس کو استحاضہ کہیں گے اور یہ زمانہ تین رات دن کا یا دس رات دن ساعت فلکی سے شمار ہوگا نہ ساعت مانی و لغوی سے (تنویر الابصار در مختار شامی ص ۱۸۹)

سوال ۱۹: ساعت فلکی کس کو کہتے ہیں؟

جواب ۱۹: ساعت فلکی پندرہ درجہ کی ہوتی ہے۔ اس کا اندازہ بخوبی گھڑیوں سے کیا گیا ہے۔ ایک رات دن کی چوبیس گھڑیاں یعنی گھنٹے ہوئے اس حساب سے تین رات دن کے کہ جو کثر مدت حیض کی مقرر کی گئی ہے۔ ۷۲ گھنٹے ہوتے ہیں۔ تو اب شروع اور ختم کثر مدت حیض کا وقت ۷۲ گھنٹے ہو اور اس وقت میں اگر پاؤ گھنٹے کی بھی کمی ہوگی تو وہ حیض نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو اول بار خون آیا جب کہ صبح کے چھ بجے تھے اور چوتھے دن پونے چھ بجے خون منقطع ہوا اور پھر اس کے بعد اکثر مدت کی میعاد تک کہ جو دس رات دن رکھی گئی ہے۔ جس کے ۲۴۰ گھنٹے ہوتے ہیں۔ کسی دن خون نہیں دیکھا۔ تو اب بوجہ اس پاؤ گھنٹے کی کمی کہ یہ خون حیض کا شمار نہ ہوگا۔ کیونکہ میعاد مقررہ سے پاؤ گھنٹے کی کمی واقع ہوئی۔ اگر چھ بجے منقطع ہوتا یا چھ سے تجاوز کرتا۔ اس وقت میں حیض ہوتا یا استحاضہ ہے۔ اسی طرح اکثر مدت میں اگر پاؤ گھنٹے کی زیادتی خون میں ہو جائے گی تو حیض شمار نہ ہوگا۔ مثلاً ایک عورت کو صبح کے چھ بجے حیض شروع ہوا اور گیارہویں دن سوا چھ بجے پر ختم ہوا تو اس پاؤ گھنٹے کی زیادتی حیض نہیں ہے چھ بجے تک حیض ہے اور پاؤ گھنٹے استحاضہ کا ہے یہ مثال تو مبتداء کی ہوئی۔ عادت والی اپنی عادت پر جتنے دن زیادہ خون دیکھے وہ سب استحاضہ ہے۔ (در مختار شامی ص ۱۸۹)

سوال: استحاضہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: استحاضہ بیماری کا نام ہے۔ اس میں خون رحم سے نہیں آتا بلکہ کوئی رگ کہ جو متعلق فرج داخلی سے ہے پھٹ جاتی ہے اس میں جماع و نماز وغیرہ سب درست ہے۔ مگر استحاضہ ہر نماز کے لیے نجدید وضو کرے معذور کی مانند۔

سوال: عورت کے پاک رہنے کی بھی کوئی میعاد و شریعت میں مقرر ہے؟

جواب: ہاں کم از کم پندرہ دن میعاد طہر کے معین ہیں اور ایک ماہ میں دو حیض بھی ممکن ہیں اور زیادہ طہر کی کوئی حد نہیں۔ تمام عمر کو بھی گھیر سکتا ہے۔ (در مختار ص ۱۹۰)

سوال: اگر صغیرہ پہلے ۹ برس سے اور عالمہ پہلے جننے سے اور برصہ یا بچپن یا ساٹھ برس والی برصہ میں خون دیکھے تو حیض کا حکم ہے یا نہیں؟

جواب: یہ خون حیض کا نہیں ہے۔ استحاضہ کا ہے خون حیض اور خون استحاضہ کی شناخت یہ ہے کہ خون حیض میں بدبو ہوتی ہے اور استحاضہ کے خون میں بدبو نہیں ہوتی۔ (مالگیری در مختار ص ۱۸۹ طحاوی ص ۸۰)

سوال: اگر عورت نے پاکی کی حالت میں نماز روزہ شروع کیا اور پھر نماز روزہ کے اندر حائضہ ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب: اگر روزہ یا نماز نفل ہے تو قضا دونوں کی لازم آئے گی اور اگر فرض ہے تو صرف فرض روزہ کی قضا ہے۔ نماز کی نہیں۔ (در مختار شامی ص ۱۹۲)

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ نماز اور روزہ نفل کی اور فرض روزہ کی تو قضا کرے اور فرض نماز کی نہیں؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر نفل پہلے شروع کرنے سے نفل ہے اور بعد شروع کرنے کے وہ نفل واجب ہوتی ہے۔ اب اس نفل کا ادا کرنا بعد انقضاء حیض واجب ہو گیا۔ کیونکہ خود اس نے اپنے ذمہ واجب کر لیا ہے اور واجب مقرر کردہ خدا ہے۔ اس لیے واجب تو خدا نے معاف کیا اور جو خود خریدتا ہے وہ معاف نہیں کیا گیا۔

سوال: اچھا فرض روزہ کی قضا کیوں ہے؟ اس کا جواب نہیں ملا؟

جواب: اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ روزہ سے فرض سال تمام میں ایک ماہ کے ہوتے ہیں اور اکثر

حیض کے دس دن ہیں۔ پس دس دن کے روزوں کی قضا تمام سال میں کوئی حرج نہیں رکھتی برخلاف نماز کے کہ اگر نماز معاف نہ ہوتی تو ہر مہینہ میں قضا نماز پچاس اور ہر سال میں چھ سو ہوتیں اور اس میں تکلیف اور حرج بہت تھا۔ اس لیے شارع نے نماز کو معاف فرمایا لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا

فرمان اعلیٰ شان ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب حضرت حوا علیہا السلام کو مبتلائے حیض دیکھا تو رب العزت سے حکم نماز دریافت فرمایا۔ بارگاہ اقدس سے حکم معافی صادر ہوا۔ حضرت صنفی علیہ السلام نے روزے کا حکم اپنے قیاس سے نماز پر دے دیا۔ شان بے نیازی نے اس دخل کو پسند نہیں فرمایا۔ اس لیے روزہ کی قضا ہوئی۔

سوال: ایک عورت کو اول مرتبہ دو دن خون آکر بند ہو گیا اور پھر پچھٹے دن خون آیا۔ تین دن پاک رہی۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ عورت کا چھ دن تک حیض میں ہی شمار ہے۔ اس تین دن کی درمیانی پاکی کا کوئی اعتبار نہیں۔ جو پاکی کہ درمیان دو خونوں کے دس دن کے اندر ہوتی ہے۔ ایسا طہر متحمل بین الدین سب حیض میں ہی داخل ہے خواہ یہ طہر عادت والی کو ہو یا غیر عادت والی کو (در مختار ص ۱۱۲ شامی ص ۱۶۳)۔ سوال: ایک عورت عادت والی ہے اس کو عادت کے خلاف خون آیا۔ مثلاً پانچ دن کی عادت تھی۔ ایک دفعہ چھ دن آگیا یا سات دن کی عادت تھی۔ ایک دفعہ آٹھ یا نو یا دس روز تک آیا تو اس عورت کے لیے کیا حکم ہے۔

جواب: اس عورت کی عادت بدلی ہے۔ دس دن کے اندر اندر جتنے دن خون آیا وہ ایام حیض میں ہی داخل ہیں۔ (شامی ص ۱۸۹ و عالمگیری)

سوال: اگر عادت والی عورت کو گیارہ دن تک خون آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جتنے دن عادت سے زیادہ ہیں وہ استحصا میں شمار ہیں۔ مثلاً ایک عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور ایک دفعہ اس کو گیارہ دن تک خون آیا۔ گویا سات دن عادت سے زیادہ ہوئے ہیں۔ تو یہ عورت اسی عادت کے موافق چار دن تک تو حیض میں شمار ہوگی۔ اور سات دن کا خون استحصا شمار ہوگا۔ عرض اکثر شدت یعنی دس دن سے جہاں خون متجاوز ہوا۔ تو اب عادت کے ایام منہا

لله الشکر کسی جان پر لوجہ نہیں ٹھالتا مگر اس کی طاقت بجز (ف)

کر کے زاید ایام پر استحاضہ کا حکم ہو جائے گا۔ ان ایام استحاضہ کے روزے اور نماز سب ادا کرے گی۔ (شامی ص ۱۹۲)

سوال: یہ حکم عادت والی کے لیے معلوم ہوا غیر عادت والی مبتدئہ اگر پہلی مرتبہ گیارہ دن تک خون پائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: غیر عادت والی دس دن تک حائضہ ہے اور دس دن سے ایک دن یا دو دن جس قدر ایام زیادہ ہوں وہ سب استحاضہ ہیں۔ (تنویر الابصار۔ در مختار شامی ۱۸۹)

سوال: مستحاضہ عورت کہ جس کو عرصہ سے برابر خون جاری ہے۔ اگر وہ اپنے حیض کے دنوں کی تعداد کو بھول جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اس شکل ددڑائے۔ اور خوب سوچے۔ ظن غالب پر عمل کرے یعنی جن دنوں کو طہر نیا کرے ان میں میں نماز وغیرہ سب ادا کرے اور جن دنوں کو حیض سمجھے ان میں نماز وغیرہ ترک کر دے (شامی ص ۱۹۱)

سوال: ایک مستحاضہ کو حیض کے دنوں کی تعداد یاد ہے مگر عشرت ثلاثہ کا دورہ یاد نہیں کہ کون سے عشرہ میں حائضہ ہوتی تھی پہلے عشرہ میں یا دوسرے میں یا تیسرے میں یہ عورت کیا کرے؟

جواب: یہ بھی وہی کرے جو دنوں کی تعداد بھولنے والی کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو اس میں اپنے کو حائضہ تصور کرے یعنی جس عشرہ میں حیض کا ظن غالب ہو۔

سوال: ایک عورت کو کسی طرف بھی ظن غالب نہیں۔ دونوں جانب اس کی برابر ہیں۔ وہ کیا کرے؟

جواب: اس عورت کو اب یہ سوچنا چاہیے۔ کہ طہر اور حیض میں تردد ہے یا طہر اور حیض اور انقطاع حیض میں اگر حیض اور طہر میں تردد ہے۔ تب تو ہر نماز کے واسطے وضو کر کے صرف فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کرے اور قرآن بقدر مفروض پڑھے مسجد میں نہ جاوے اور قرآن شریف کو مس نہ کرے اور اگر طہر اور حیض اور

لہ فرق تردد بین الحيض والطهر و تردد بین الحيض والطهر والانقطاع اس صورت میں ظاہر ہوگا۔ کہ ایک عورت کو ایک مہینہ میں ایک مرتبہ حیض ہوتا تھا اور اتنا یاد ہے کہ انقطاع نصف اخیر میں ہوتا تھا اور کوئی خاص عشرہ یاد نہیں۔ تو نصف اول میں طہر اور حیض میں تردد ہوگا۔ اور حرمت اور حلت جب عبادات میں ٹکرائیں تو حلت کو ترجیح دی جائیگی پس وضو کر کے نماز پڑھے اور چونکہ نصف اخیر میں حیض اور طہر کے ساتھ انقطاع حیض کا بھی احتمال ہے۔ بنا بریں غسل کر کے نماز پڑھے کیونکہ

انقطاع حیض موجب غسل ہے۔ (شامی ص ۱۹۱)

انقطاع حیض میں تردد ہے تو ہر نماز کے واسطے غسل کرے اور اس میں بھی نماز غیر مکذہ نہ پڑھے اور شوہر کو جماع سے روکے اور مسجد میں بھی نہ جاوے (شامی - عالمگیری)
سوال: یہ عہدت رمضان شریف کے روزے کس طرح رکھے؟

جواب: اس عورت کو یہ بھی یاد ہے کہ ابتدائے حیض رات میں ہوا تھا یا دن میں۔ اگر رات میں شروع ہوتا یا اور ہے تو یہ عورت تمام رمضان کے روزے رکھ کر بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ اور اگر دن میں حیض آتا یا وہ ہے تو بعد رکھنے سارے روزے رمضان شریف کے بائیس روزے اور قضا کرے اور اگر یہ بھی یاد نہیں کہ رات میں حیض شروع ہوا تھا یا دن میں تو یہ عورت (اکثر مشائخ کے نزدیک) بیس دن کے روزوں کی قضا کرے۔ بشرطیکہ ہر مہینہ میں ایک مرتبہ حیض آتا ہو (عالمگیری - درمختار شامی)
سوال: ایسی عورت طواف کعبہ بھی کرے یا نہیں؟

جواب: کرے گی مگر طواف الزیارت کہ جو فرض ہے اس کا تو بعد دس دن کے پھر اعادہ کرے اور طواف الصدر کہ جو خصت مہینے کے وقت ہوتا ہے اس کا اعادہ نہیں اس لیے کہ یہ طواف حائضہ سے ساقط ہے۔ (شامی - درمختار)

سوال: حائضہ عورت سے مساس وغیرہ بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب: زنا، اور گھٹنے کے درمیان کی جگہ کے علاوہ سب بدن سے مساس اور نااندامہ لینا اور ستے (درمختار)
سوال: حائضہ عورت سے کھانا پکوانا اور اس کی مستعملہ چیزوں کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟
جواب: سب جائز ہے بلکہ حائضہ کو اپنے پھونے سے علیحدہ رکھنا لائق نہیں کہ یہ فعل ہنود اور یہود کے ساتھ مشابہ ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کوئی شخص حائضہ سے جماع کر لے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: توبہ اور استغفار کرے اور امیر صدقہ بھی دے صورت صدقہ کی یہ ہے کہ جماع اگر ایسی حالت میں کیا ہے جبکہ سرنخ خون آ رہا ہے تو ساڑھے چار ماشہ سوتا دے۔ اور اگر خون کی زد کی حالت میں جماع کیا ہے تو سوا دو ماشہ سوتا دے۔ (شامی)

سوال: کیا عورت کے لیے بھی یہی حکم ہے؟

جواب: عورت کے لیے یہ حکم نہیں ہے۔ (درمختار)

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ انقطاع حیض کے بعد صحبت کرنا غسل سے پہلے بھی حلال ہے یا نہیں؟
 جواب: جو عورت کہ بعد اکثر مدت یعنی دس دن کے پاک ہوئی۔ اس سے قبل از غسل بھی وطی یعنی صحبت کرنا حلال ہے۔ پہلی مرتبہ والی ہو یا دس دن کی عادت والی مگر مستحب یہ ہے کہ ایسی عورت سے بھی جب تک غسل نہ کرے صحبت نہ کرے اور جو عورت ایسی ہو کہ جس کا خون دس دن سے کم میں بند ہو جائے وہ جب تک غسل نہ کرے یا اس پر آخر وقت نماز کا استفادہ نہ کرے کہ جو غسل اور تحریمہ کو کافی ہے اس وقت تک اس سے وطی جائز نہیں اور یہی حکم نفاس کا ہے۔ (تنویر الابصار۔ در مختار عالمگیری)

سوال: وہ کونسی عورت ہے کہ جس پر بعد انقطاع حیض تاخیر غسل نماز کے آخری وقت متحکم واجب ہے؟
 جواب: یہ عورت وہ ہے کہ جس کا خون عادت سے کم میں منقطع ہوا ہو مثلاً اس عورت کی عادت چار دن کے حیض کی تھی اور اب کی دفعہ خون حیض تیسرے دن منقطع ہوا تو اب اس عورت پر غسل میں تاخیر کرنا واجب ہے۔ جب تک کہ نماز کا وقت مکروہ نہ ہو جائے۔ (شرح وقایہ)

سوال: حیض اور نفاس والی کو کیا چیزیں حرام ہیں؟
 جواب: نماز کا پڑھنا۔ روزہ کا رکھنا۔ طواف کعبہ کرنا۔ مسجد میں جانا۔ قرآن شریف پڑھنا اور چھوٹا اور جامع کرنا۔ یہ سب چیزیں حرام ہیں۔ (عالمگیری در مختار)
 سوال: اگر کوئی عورت معلمہ ہو تو بحالت حیض و نفاس قرآن کی تعلیم کس طرح دے؟
 جواب: ایک ایک کلمہ سکھاوے اور دو کلموں کے درمیان توقف کرے اور قرآن کے بچے بھی کرانا اس کو درست ہے۔ (عالمگیری)

اہ لیکن یہ اس وقت ہے جبکہ عادت کے موافق خون بند ہو گیا ہو اور اگر عادت کے دنوں سے کم میں بند ہو تو غسل کر کے عورت نماز پڑھے۔ لیکن اس سے جامع جائز نہ ہو گا تا وقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہو لیں (در مختار شامی)۔ نفاس کا حکم مثل حیض کے ہے۔ ہر چیز میں سوائے سات چیزوں کے اور سات چیزیں یہ ہیں بلوغ، عادت، استبراء اور طلاق سنت اور بدعت میں فرق کفارہ کے روزوں کے اتصال کافر کی نفاس کی کوئی حد معین نہ ہونا۔ زیادتی کی حد چالیس دن کا معین ہوتا (شامی)۔ پھونانا اگر اس خلاف اور جلد سے ہے کہ جو قرآن شریف سے ملتا ہے تو درست ہے۔ اور اگر اس خلاف اور جلد کے ساتھ ہے کہ جو قرآن شریف سے سلا ہوا ہے تو درست نہیں اور یہی حکم جنابت وطی اور بے جنو پر بھی ہے مگر پتہ اس حکم سے خارج ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ایسی عورت تسبیح اور تہلیل اور کھانے کے وقت بسم اللہ بھی پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟
 جواب: ہاں ان کے پڑھنے کا مضائقہ نہیں۔ بلکہ مستحب یہ ہے کہ جب نماز کا وقت ہو تو وضو کرے
 اور گھر میں نماز کی جگہ پر بیٹھے اور جتنی دیر میں نماز ادا کرتی تھی۔ اتنی دیر تک سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھتی
 رہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایسی عورت کو عید گاہ اور قبرستان میں بھی جانے کی اجازت ہے یا نہیں؟
 جواب: ہاں اجازت ہے۔ (در مختار)

سوال: ایسی عورت یعنی حائضہ اور نفسار کو تختی وغیرہ جس پر آیات قرآنی لکھی ہوں پھوننا جائز
 ہے یا نہیں؟

جواب: ان کا پھوننا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ایسی عورت کو تفسیر اور فقہ اور حدیث کی کتابوں کا پھوننا کیسا ہے؟
 جواب: مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: یہ بھی بتادو۔ بیٹے کہ حیض کا شروع ہونا کب متحقق ہوتا ہے؟
 جواب: جب خون فرج خارج تک آجائے قبل اس کے نماز روزہ نہیں توڑے گی۔ (شامی)
 سوال: کسی عورت نے بحالت طہارت اپنی فرج و داخل میں کپڑا یا روئی کو لگایا اور وہ خون سے سُرخ
 ہو گیا۔ اور فرج خارج میں گدی رکھی۔ اور وہ خون سے سُرخ نہیں ہوئی بوجہ حائل ہونے کپڑے کے اب اس
 عورت پر کس وقت سے حکم حیض ہے؟

جواب: اس عورت کی مدت حیض اس وقت سے متحقق ہوگی۔ جب فرج داخل سے کپڑے کو اٹھائے گی
 یا خود وہ کپڑا خون کے زور سے اپنے مقام سے علیحدہ ہو جائے اور یہی حکم استحصاء اور نفاس اور پیشاب کا ہے
 اور مرد کے لیے بھی یہی حکم ہے جبکہ وہ اپنے سوراخِ ذکر میں روئی رکھے مگر قلفہ یعنی جائے ختنہ اس حکم سے
 خارج ہے۔ قلفہ میں جب پیشاب آ پہنچے گا وضو ٹوڑا جائے گا۔ (شرح وقایہ)

فصل سوم نفاس کے بیان میں

سوال: فرض غسل کی قسموں میں ایک قسم فرض غسل کی بعد انقطاعِ نفاس بیان کی گئی ہے۔ اس سے

بھی آگاہی بخشنے کہ نفاس کس کو کہتے ہیں؟

جواب: نفاس وہ خون ہے کہ جو بعد بچہ پیدا ہونے کے عورت کے رحم سے آتا ہے۔
(تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: اس کی بھی کوئی حد معین ہے؟

جواب: اس کی کمی کی کوئی حد نہیں۔ مگر زیادہ کی حد چالیس دن معین ہے۔ اس سے زیادہ نہیں ہوتا۔
(تنویر الابصار)

سوال: وہ نفاس والی کہ جس نے پہلی مرتبہ بچہ جنا اور اس کو پچاس دن تک خون کیا۔ یا عادت والی عورت جس کی عادت بیس دن کے نفاس کی ہے۔ اور ایک دفعہ پچاس دن تک خون آیا تو ان دونوں عورتوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: وہ عورت، کہ جس نے پہلی مرتبہ بچہ جننے کے بعد پچاس دن تک خون دیکھا۔ چالیس دن تک نفاس والی اور بعد چالیس دن کے مستحاضہ ہوگی۔ اور عادت والی زچہ کو بیس دن تو عادت کے موافق زچگی میں شمار ہوں گے اور بیس دن باقی کے مستحاضہ میں اسی طرح دنوں کی کمی زیادتی اور جماع اور غسل کے اوقات میں سب احکام نفاس کے مثل احکام حیض کے ہیں اور حیض کا مفصل بیان باب حیض میں گذر چکا۔ (در مختار)

سوال: اگر کسی عورت کا بچہ پیٹ چاک کر کے نکالا جائے تو ایسی عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر خون رحم سے جاری ہوا ہے تو عورت نفاس والی ہے۔ ورنہ زخم والی ٹھہرے گی اور نماز روزہ سب ادا کرے گی۔ (در مختار)

سوال: اگر کسی عورت حاملہ کے نصف سے کم بچہ نکل کر رہ گیا۔ اور وقت نماز قریب الاختتام ہے تو کیا یہ عورت نفاس والی ہے۔

جواب: یہ عورت اس وقت تک نفاس والی نہیں ہے اور جب کہ نفاس ثابت نہیں۔ تو نماز کس طرح معاف ہو سکتی ہے اس وقت کی نماز بھی اشارہ سے ادا کی جائے۔ مقام عور ہے کہ جب ایسے وقت میں نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ تو صحیح اور تندست عورت ذرا سے عذروں کے ساتھ کیونکر نماز قضا کر سکتی ہے۔ ہاں اگر بچہ نصف سے زیادہ نکل آئے اور خون بھی جاری ہو جائے۔ تو اب نماز

معاف ہے۔ اور یہ عورت نفاس والی شمار ہوگی۔ (درمختار)

سوال: جوڑواں بچوں کی ماں کا نفاس اول بچہ کی ولادت سے ہوگا یا دوسرے بچہ کی ولادت سے؟
جواب: نفاس کے لیے اول بچہ کی ولادت معتبر ہے۔ اور عدت کے لیے دوسرے بچہ کی۔

سوال: اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کی یہ وجہ ہے کہ انصاف رحم و ولد اول سے ہوگا تو اب اس کے بعد کا خون چالیس دن تک نفاس ہے اور عدت کے انقضاء کے لیے انخلا نے رحم ضروری ہے اور انخلا نے رحم دوسرے مولود کے بعد ثابت ہوگا اس لیے عدت کے انقضاء میں ولادت ثانی کی ولادت معتبر ہے۔

سوال: جوڑواں بچے کب تک ہو سکتے ہیں؟

جواب: چھ مہینے سے کم کے جوڑواں ہو سکتے ہیں۔ (درمختار)

سوال: اور چھ مہینے سے زیادہ کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر چھ مہینے یا زیادہ کا فاصلہ درمیان دو بچوں کے ہوا تو وہ دو حمل اور دو نفاس قرار دیئے جائیں گے۔ (عالمگیری)

سوال: اسقاط والی کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اسقاط ایسی حالت میں ہوا۔ جب کہ ظہور اعضاء ہو چکا تھا تو اس کے بعد کے خون حیض کے لیے نفاس کا حکم ثابت ہے اور اگر ظہور اعضاء سے پہلے اسقاط ہوا تھا۔ تو وہ خون حیض کا ہے۔ بشرطیکہ پندرہ دن کے طہر گزرنے کے بعد تین ہی دن خون جاری رہا ہو۔ اور اگر تین دن خون جاری نہیں رہا یا تین دن جاری رہا۔ مگر پندرہ دن کا طہر پہلے نہیں گزرا تو اب یہ استحصا ہے۔

(درمختار)

سوال: ظہور اعضاء کب تک ہو جاتا ہے؟

جواب: ایک سو بیس دن کے بعد۔ (درمختار)

سوال: ایک عورت کا حمل اسقاط ہو کر خون جاری ہوا۔ اور یہ خبر نہیں کہ بعض اعضاء کی خلقت ظاہر ہوئی تھی یا نہیں۔ مثلاً اندھیرے میں گر پڑا۔ اور پیدنگ دیا گیا اور حمل کے دنوں کو بھی بھول گئی تو اس

عورت پر کیا حکم ہے؟
جواب: یہ عورت اپنے حیض کے یقینی دنوں میں نماز وغیرہ ترک کرے اور باقی دنوں میں غسل کر کے
نماز وغیرہ ادا کرے۔ (در مختار)

سوال: معذور کس کو کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟
جواب: معذور وہ ہے جس کا عذر ایک نماز کے پورے وقت برابر ہے اور وہ اس کے روکنے میں
بے قابو ہو جیسے نکسیر جاری ہو یا خون استحاضہ یا ریح یا پیشاب یا دست یا پیپ یا پانی کسی مقام بدن
سے درو کے ساتھ وغیرہ اور اس کا حکم یہ ہے کہ وضو نماز کے وقت کے لیے کرے۔ اور
اس وضو سے اس وقت میں جو فرض اور نفل چاہے پڑھے۔ معذور کے وضو کو وقت کا جانا توڑنا
ہے۔ یا دوسرے حدث کا لاحق ہونا مثلاً ایک عورت مستحاضہ نے ظہر کا وضو کیا۔ تو اب اس وضو
سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ و امام محمد کے نزدیک خروج ظہر کے وقت تک جو چاہے پڑھے جہاں وقت
ظہر گزرا وضو ٹوٹا۔ اور اگر اس عورت کو استحاضہ کے سوا دوسرا حدث یعنی ناک سے خون کا جاری ہونا
وقت کے اندر لاحق ہوا تو اب ناقص وضو اس دوسرے حدث کا لاحق ہے۔ نہ پہلے کا۔
(عالمگیری۔ در مختار)

سوال: اگر کسی معذور کا سارے وقت نماز میں بالاستیعیاب عذر نہیں ہے بلکہ تھوڑی دیر کو اس کا
عذر منقطع بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جس کا عذر قلیل زمانہ کو منقطع ہو جاتا ہے۔ وہ عدم انقطاع کی برابر ہے۔ (در مختار)

سوال: قلیل زمانہ معذور کے حق میں کیا رکھا گیا ہے؟

جواب: جس میں معذور عذر سے خالی رہ کر نماز ادا کر سکے۔ (شامی)

سوال: معذور اپنے نجس کپڑے کو بھی دھو لے یا اسی سے نماز پڑھ لے؟

جواب: اگر ایسی حالت ہے کہ جو دھو لے تو نماز سے فارغ ہونے سے پہلے پھر دوبارہ نجس ہو جائے

گا۔ تو اس کے بغیر دھو لے نماز پڑھ لے ورنہ کپڑے کا دھونا واجب ہے۔ اسی طرح بدن اور مکان کا

حکم ہے۔ (در مختار۔ تنویر الابصار)

مثلاً پیشاب کرنے یا پاخانہ پھرنے یا نکسیر جانے وغیرہ کے ۱۲

فصل چہارم احکاماتِ غسل میں

سوال: مفروض غسل میں کیا کیا چیزیں فرض ہیں کہ جن کے بغیر ناپاکی دور نہیں ہوتی؟
جواب: تین چیزیں ہیں۔ اول منہ بھر کر کلی کرنا۔ دوسرے ناک میں پانی ڈالنا۔ تیسرے سارے بدن کا دھونا۔ (عالمگیری)

سوال: سنتیں غسل میں کیا کیا ہیں؟

جواب: دس ہیں۔ اول نیت کرنا۔ پھر دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھونا اور بسم اللہ پڑھنا۔ پھر شرمگاہ کو پہلے غسل سے دھونا خواہ نجاست ہو یا نہ ہو۔ پھر وضو کرنا۔ پھر تین بار سر اور تمام بدن پر پانی ڈالنا۔ قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا جب کہ ننگا ہو تمام بدن پر پانی مل لینا تاکہ سارے بدن پر پانی اچھی طرح پہنچ جائے۔ ایسی جگہ نہانا جہاں کوئی نہ دیکھے۔ پانی میں کمی اور زیادتی نہ کرنا (عالمگیری۔ درمختار۔ کبیری)۔

سوال: مستحباتِ غسل کیا کیا ہیں؟

جواب: غسل کرتے وقت کلام نہ کرنا۔ بعد غسل کپڑے سے بدن کو نچھڑالنا اور باقی مستحبات وہی ہیں۔ جو وضو کے ہیں۔ سوائے استقبال قبلہ کے۔ (درمختار)

سوال: ناک میں پٹری خشک مانع طہارت ہے یا نہیں؟

جواب: بے شک مانع طہارت ہے۔ اسی طرح گندھ ہوا اٹھانا نخنوں میں لگا رہنا مانع طہارت ہے پہلے ناک کی پٹری اور آٹے کو دور کرے تب غسل کرے ورنہ غسل نہ ہوگا۔ (درمختار شامی)

سوال: کسی کے بدن یا بالوں میں مہندی یا روغن ملا ہوا ہو تو یہ مہندی یا روغن مانع طہارت ہے یا نہیں؟

جواب: یہ چیزیں مانع طہارت اور غسل نہیں۔ اسی طرح ناختوں میں اگر میل یا مٹی ہو تو بھی طہارت ہو جائے گی۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: دانتوں میں ریشہ گوشت کا یا اور کوئی کھانا رہ جائے تو غسل اتر جائے گا۔ یا نہیں؟

لہ ناک میں پانی ڈالنے کی حد یہ ہے کہ جہاں تک ناک کا چھرا ترہ ہے وہاں تک پانی پہنچ جائے ۱۲ (عالمگیری)۔ پانی ڈالنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار سر پر پانی ڈالے۔ پھر تین بار دواہنہ منہ موندھے۔ پھر تین بار بائیں

موندھے۔ پھر ڈالے۔ (درمختار)

جواب: اگر جابئے گا۔ ہاں اگر کوئی چیز سخت ہوگی کہ جو پانی پہنچنے کو مانع ہے تو غسل نہیں اترے گا۔ (در مختار)

سوال: اگر انگوٹھی اور کان کی بالیاں غسل کے وقت اتاری جائیں یا کیا؟

جواب: اگر انگوٹھی یا بالیاں تنگ ہیں کہ پانی ان کے اندر نہیں پہنچ سکتا تب تو اتارنا واجب ہے ورنہ ان کو حرکت دے دینا کافی ہے۔ (تنویر البصار)

سوال: عورتوں کو چوٹی گندھی ہوئی کا کھولنا بروقت غسل کیسا ہے؟

جواب: ضروری نہیں ہے۔ فقط بالوں کی جڑوں میں پانی پہنچالیں۔ ہاں اگر بال کھلے ہوئے ہوں تو اب عورتوں پر سب کا دھونا واجب ہے اس لیے کہ اب حرج اور مشقت نہیں رہی۔ جس طرح کہ مردوں کو ٹاڑھی کا دھونا اور کھلے بالوں کا دھونا واجب ہے۔ بوجہ حرج نہ ہونے کے صرف جڑوں کا تر کرنا کافی نہیں ہے۔ مرد عورت سے گندھے ہوئے بالوں میں مستثنیٰ ہے۔ اگر مرد کے سر پر بال گندھے ہوئے ہوں تو مرد پر بالوں کا کھولنا اور چیرنا بھی واجب ہے۔

(در مختار شرح وقایہ)

سوال: گیسو چوٹی سے علیحدہ گندھے ہوتے ہیں۔ ان کو بھی بروقت غسل کھول لے یا نہیں؟

جواب: ہاں گیسوؤں کا کھولنا عورتوں پر واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی عورت کو سر پر پانی ڈالنا ضرر کرتا ہو۔ تو وہ کیا کرے اور وہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے منع کر سکتی ہے۔ یا نہیں؟

جواب: سر کا مسح کر لے اور باقی بدن دھو لے۔ عورت کو نہیں پہنچتا ہے کہ اس عذر سے اپنے خاوند کو جماع سے روکے۔ کیونکہ وہ حق خاوند ہے۔ شریعت میں رعایت حق خاوند کی کس قدر رکھی ہے۔ جابئے عورت ہے۔ (شامی۔ در مختار)

سوال: اگر کوئی شخص کلی کرنا غسل میں بھول گیا۔ اور نماز کے وقت اس کو یاد بھی نہیں آئی۔ البتہ اس درمیان میں پانی ضرور پیا ہے۔ تو اب اس شخص کو دوبارہ غسل کرنا چاہیے یا کیا؟

جواب: غسل دوبارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ درمیان کا پانی پینا۔ بجاٹے کلی کرنے کے ہے۔ بشرطیکہ منہ بھر کر پیا ہو۔ چسکی سے نہ پیا ہو۔ (در مختار)

سوال: غسل اور وضو کے لیے کس قدر پانی ہوتا چاہیے؟
 جواب: ایک صاع پانی غسل کے لیے۔ اور ایک مدّ وضو کے لیے چاہیے۔ اور کم و بیش کا بھی مصنا
 نہیں۔ لیکن اسراف اور کمی نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال: جنبی والی کو غسل کی جگہ ایسی ملے کہ جہاں بے پردگی ہو تو کیا کرے؟
 جواب: اگر جنبی مرد ہے اور بے پردگی بھی مردوں سے ہوتی ہے تو کچھ پرواہ نہ کرے۔ مرد مردوں
 کے روبرو نہ لے، اور عورت عورتوں کے سامنے نہ لے۔ کیونکہ نظر کرنا ہم جنس کا ہم کی طرف حشفہ تر
 ہے برخلاف غیر جنس کے اور اگر جنبی عورت ہے اور بے پردگی مردوں سے ہوتی ہے تو یہ عورت
 تیمم کرے اگر خوف جاتے رہنے وقت نماز کا ہو۔ ورنہ تاخیر کرے غسل میں۔ (در مختار)

سوال: پانی سے استنجا بھی کرے یا نہیں؟

جواب: استنجا تو کسی صورت میں نہ مرد مردوں کے سامنے اور نہ عورت عورتوں کی موجودگی میں کر لے
 کیونکہ اول تو نجاست حقیقی ڈھیلوں سے دُور ہو گئی ہے۔ اب صرف پانی سے نضیلت حاصل کرنا
 ہے۔ اور اگر نجاست حقیقی زائل نہیں بھی ہوئی ہے تو نجاست حقیقی غلیظ بقدر درہم مانع صلوٰۃ نہیں۔
 اور کشف عورت غیر کے سامنے سب طرح حرام ہے۔ (شامی)

باب تیمم کے بیان میں

سوال: تیمم کس کو کتنے ہیں؟

جواب: لغت میں تیمم مطلق قصد کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح شرع میں تیمم اس قصد کو کہتے ہیں کہ
 جو پاک کرنے والی مٹی یا جنس مٹی کی طرف طہارت حاصل کرنے کی غرض سے کیا جاتا ہے۔ اور یہ
 مخصوصات امت، محمد علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ (تنویر الابصار۔ شامی)

سوال: تیمم کس کس چیز پر جائز ہے؟

جواب: مٹی اور جنس مٹی پر یعنی پتھر، چونہ، گيرو، لٹانی، سرمہ، ہڑتال، گندھک، ایا قوت، زبرجد
 فیروزہ، عقیق، سفیدھانک وغیرہ ان سب پر تیمم درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: تیمم میں شرطیں کیا ہیں؟

جواب: سات شرطیں ہیں۔ ۱۔ اسلام کا ہونا۔ ۲۔ نیت کرنا۔ ۳۔ مسح کرنا۔ ۴۔ تین یا زیادہ انگلیوں سے مسح۔ ۵۔ مٹی یا جنس مٹی کا ہونا۔ ۶۔ مٹی یا جنس مٹی کا مطہر ہونا۔
۷۔ پانی کا نہ ہونا۔ حکماً یا حقیقتاً۔ (در مختار شامی)

سوال: تیمم کے رکن بیان کرو؟

جواب: تیمم میں اول رکن دو ضرب ہیں۔ یعنی اول ضرب مٹی پر بار کرنا اور دوسری ضرب مار کر دوڑوں ہاتھوں کا مسح کرے۔ کہنیوں تک دوسرا رکن تیمم کا استیعاب ہے۔ یعنی ایسے طور پر منہ اور ہاتھوں پر مسح کرے کہ کوئی مقام مسح سے خالی نہ رہے۔ (در مختار)

سوال: تیمم کی سنتیں بیان کیجئے؟

جواب: ۱۔ بسم اللہ کہنا۔ ۲۔ دونوں ہتھیلیوں کو اندر کی طرف سے مٹی پر مارنا۔ ۳۔ ہتھیلیوں کو مٹی پر رکھ کر آگے کو کھینچنا۔ ۴۔ ہتھیلیوں کا پیچھے کو ہٹانا۔ ۵۔ ہاتھوں کو جھاڑنا۔ ۶۔ مٹی پر ہاتھ رکھنے کے وقت انگلیوں کا کشادہ رکھنا۔ ۷۔ ترتیب یعنی اول چہرہ کا مسح کرنا۔ پھر داہنے کو پھر بائیں کو مسح کرنا۔ ۸۔ پے درپے بلا توقف مسح کرنا اس طرح کہ اگر پانی کا استعمال کیا جاتا تو عضو متقدم خشک نہ ہوتا۔
(در مختار شامی)

سوال: تیمم کرنا کس کس شخص کو جائز ہے؟

جواب: اول اس شخص کو جو عاجز ہو۔ اس مطلق پانی کے استعمال سے جو کافی ہو اس کی طہارت کو بسبب دوری ایک میل کے۔ دوسرے اس شخص کو جو بہ سبب لاحق ہونے بیماری یا خوف زیادتی بیماری

لے اگر مٹی ناپاک خشک ہے تو اس پر نماز درست ہے مگر اس سے تیمم درست نہیں۔ وہ مستعمل پانی کی مانند پاک کرنے والی نہیں ۱۲

۱۳ حکماً یہ کہ بیماری یا خوف زیادتی بیماری وغیرہ سے پانی کا استعمال نہ کر سکتا ہو۔ ۱۴ حقیقتاً یہ کہ پانی کا ایک میل تک

اصلاً موجود نہ ہونا۔ خواہ مسافر یا مقیم شہر ہو یا باہر (در مختار عالمگیری) ۱۵ تیمم کا اچھا طریقہ یہ ہے کہ بائیں ہاتھ

کی تین انگلیوں کو معہ کچھ ہتھیلی کے اوپر پشت سیدھے ہاتھ کی رکھ کر انگلیوں کے سروں سے کہنیوں تک کھینچے۔ بعد اس

کے انگلی شہادت اور انگوٹھے اور باقی ہتھیلی سے باطن ہاتھ کا مسح کرے۔ انگلیوں کے سروں تک۔ اسی طرح پھر

بائیں ہاتھ کا مسح کرے (شرح وقایہ) ۱۶ ایک میل چار ہزار گز کا ہوتا ہے اور نوز جو اس کی چالیس کا اور اس کی چھ سو کا

۱۷

کے استعمال پانی سے عاجز ہو تیسرے اس شخص کو جس کو پانی لینے میں دشمن کے سبب سے خوف
 آبرو جانے کا ہو یا جان جانے کا خوف ہو عام ہے۔ اس سے کہ یہ دشمن آدمی ہو یا غیر آدمی مثلاً
 سانپ یا آگ وغیرہ۔ (تنویر الابصار۔ در مختار۔ شامی)

سوال: آبِ مطلق اور کانی کی قید کس واسطے لگائی گئی ہے؟

جواب: یہ قید اس واسطے ہے۔ کہ آبِ مقید اور غیر کانی بمنزلہ معدوم کے ہے یعنی اگر کسی شخص کے
 پاس آبِ مقید یعنی گلاب، کیوڑہ، آبِ باقلہ، آبِ تربوز وغیرہ موجود ہے۔ تو اس پانی سے وضو نہیں
 کر سکتا۔ یا غیر کانی اس قدر پانی ہے کہ خواہ اس سے وضو کرے یا نجاستِ حقیقی جو کپڑے اور بدن کو
 مانع نمازگی ہوتی ہے دور کرے تو اس قدر پانی سے بھی وضو درست نہیں۔ کپڑے اور بدن کو وضو سے
 اور وضو کے بدلے تمم کرے سب کے نزدیک یا بقدر پیاس پانی ہے عام ہے اس سے کہ اپنی
 پیاس ہو، یا غیر کی آستنا ہو یا اجنبی تو ان سب صورتوں میں باوجود کانی پانی وضو کے لیے ہونے کے پھر
 غیر کانی سمجھا گیا۔ اور تمم جائز ہوا۔ (در مختار)

سوال: جن نمازوں میں بسبب خوف مخلوق کے تمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوا ہے جیسے کہ عورت
 کو مرد قاسق کے سبب۔ دیون کو قرض خواہ کے سبب وغیرہ آیا بعد رفع خوف ان نمازوں کا
 اعادہ ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ خوف مرد قاسق اور قرض خواہ وغیرہ کے دلانے سے پیدا ہوا ہے تب تو بعد رفع خوف
 اس نماز کا اعادہ ہے۔ اور اگر مرد قاسق اور قرض خواہ وغیرہ کو دیکھ کر خوف خود بخود پیدا ہوا ہے۔ اور
 اس خوف سے تمم کر کے نماز پڑھے تو اس نماز کا اعادہ نہیں۔ (در مختار)

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ جو کسی کے خوف دلانے سے پیدا ہوا اس کے رفع کرنے سے تو اعادہ
 نماز کا ہوا۔ اور جو خود بخود پیدا ہوا اس سے اعادہ نماز کا نہیں؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ جو خوف کسی کے دلانے سے پیدا ہوا۔ اور پھر اس نے تمم کر کے نماز
 پڑھی تو یہ عجز بندہ کی جانب سے پیدا ہوا اور فعل عبادت حق اللہ کے اسقاط میں معتبر نہیں۔ اور جو خوف
 بغیر کسی دشمن کے خود بخود اس کو دیکھ کر پیدا ہوا تو وہ ایسا ہے۔ جیسے مرض پیدا ہو گیا۔ چونکہ

اور اس کا فاصلہ جانب توجہ میں یعنی جس طرف کو جا رہا ہے درمیل اور دائیں بائیں جانب ایک میں معتبر ہے (شرح فقہیہ۔ در مختار)

اس کے پیدا کرنے میں کوئی درمیان نہیں ہے۔ اور وہ اللہ ہی کی طرف سے ہے اس لیے اس پر اعادہ نماز کا حکم نہیں۔ (شامی)

سوال: اگر کسی نے قرآن پڑھنے کے لیے یا قبرستان میں جانے کے لیے یا فرض میت کے لیے یا اذان کے لیے یا کسی اور غیر مقصود عبادت کے لیے تیمم کیا۔ تو اس تیمم سے نماز ادا کر سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: اس تیمم سے بالاتفاق فرض نماز نہیں ادا کر سکتا کیونکہ تیمم میں ایسی عبادت مقصودہ کی نیت شرط ہے کہ جو بغیر طہارت کے صحیح نہیں اور مذکورہ سوال کی یہ سب باتیں بے طہارت بھی درست ہیں۔ اس لیے اس تیمم سے نماز فرض درست نہیں۔ (عالمگیری بشرح ذیاب)

سوال: اگر سجدہ تلاوت کے لیے یا نماز جنازہ کے لیے تیمم کیا تو کیا اس سے بھی فرض نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں اس تیمم سے فرض نماز میں پڑھ سکتا ہے کیونکہ یہ دونوں مقصودہ عبادت ہیں۔ اور یہ بلا طہارت درست نہیں۔ (در مختار شامی)

سوال: کیا نماز جنازہ کو غیر معتددر اس حالت میں کہ پانی موجود ہے اور ندرت بھی ہے صرف تیمم سے ادا کر سکتا ہے؟

جواب: ہاں ادا کر سکتا ہے جبکہ نماز جنازہ فوت ہو جانے کا خوف ہو اگرچہ جنبی اور عائضہ کیوں نہ ہو گریخت کے ولی کو درست نہیں۔ اسی طرح کسوف اور خسوف اور عیدین کی نمازوں کو بھی خوف فوت ہو جانے کے تیمم سے صحیح آدمی اور پانی والا پڑھ سکتا ہے۔ غرض جو نمازیں اپنا خلیفہ نہیں رکھتی ہیں۔ وہ فوت ہو جانے کے خوف سے تیمم کے ساتھ باوجود موجود ہونے پانی کے اور ندرت کے پڑھی جاسکتی ہیں۔ (در مختار شامی)

سوال: کیا سجدہ تلاوت کو ایسی حالت میں تیمم سے نہیں کر سکتا؟
جواب: نہیں کر سکتا کیونکہ اس کے فوت ہو جانے کا خوف نہیں روضہ کر کے کر سکتا ہے۔
(در مختار شامی)

لے یہ حکم کل نماز عید فوت ہو۔ نہ پہلے اور اگر معتدی وضو کر کے شریک ہو سکتا ہے بعض نماز غیر تو تیمم اب درست نہیں رہا۔

ای طرح جنازہ کی بعض تکبیر میں شریک ہو سکتا ہے تو تیمم روا نہیں۔ (شامی طحاوی)

سوال: جمعہ کی نماز بھی تیمم سے بخوف تلف ہو جانے کے پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس نماز کو بھی نہیں پڑھ سکتا کیونکہ جمعہ کا خلیفہ ظہر موجود ہے۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: ایک شخص کنوئیں پر پہنچا مگر رسی، ڈول نہ ہونے سے پانی لینے سے عاجز ہے اب اس شخص کو بھی تیمم کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے بشرطیکہ اس کے پاس کوئی کپڑا ایسا نہ ہو کہ اس کو کنوئیں میں ڈال کر اور نچوڑ کر وضو کر سکے۔ (تنویر الابصار۔ عالمگیری۔ شامی)

سوال: ایک شخص کے پاس کپڑا تو موجود ہے مگر قیمتی ہے اگر اس کو کنوئیں میں ڈالے تو کپڑا بگڑ جانے کا اندیشہ ہے۔ یہ شخص وضو کرے یا تیمم؟

جواب: اگر بقدر ضرورت پانی کی قیمت سے زیادہ نقصان اس کپڑے کے تر ہونے سے لازم آئے تو تیمم کرے۔ ورنہ اسی صورت سے کنوئیں میں ڈال کر وضو کرے۔ (در مختار)

سوال: ایک غنچی آدمی کے ساتھ جانور ہے اور پانی صرف اس قدامت ہے کہ غسل کر لے یا جانور کو پلاوے اب فرمایئے کیا کرے؟

جواب: اگر اس کے پاس ایسا برتن موجود ہے کہ جس میں غسل جمع ہو سکے۔ تو اس برتن میں بیٹھ کر خود غسل کر لے اور اس غسل سے جانور کی دفع تشنگی کرے۔ اور اگر ایسا برتن نہیں ہے۔ تو خود تیمم کرے اور جانور کو پلاوے۔ (در مختار)

سوال: ایک شخص نے بوجہ پانی نہ ہونے کے تیمم کیا۔ اور پانی اس کو بعد تیمم کے مل گیا۔ مگر اسی وقت کسی ایسے مرض میں مبتلا ہوا کہ غسل یا وضو نہیں کر سکتا۔ تو اب وہی تیمم پہلا باقی رہا یا اور تیمم کرے؟

جواب: وہ تیمم کر جو بحالت پانی نہ ہونے کے کیا گیا تھا۔ باطل ہوا۔ اس لیے کہ رخصت کے اسباب کا متغیر ہونا پہلی رخصت کے شمار اور کفایت کرنے کو مانع ہے۔ تو اب دوسرا تیمم دوسرے سبب سے کرے گا۔ (در مختار)

سوال: ایک نماز کے تیمم سے کئی وقت کی نماز ادا کر سکتے ہیں یا صرف اسی وقت کی؟

جواب: ہمارے نزدیک تیمم مطلق بدلہ ہے وضو اور غسل کا تو جس طرح ایک وضو اور غسل سے کئی وقتوں کی نماز قرین اور نقل ادا کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اس سے بھی ادا کر سکتے ہیں۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: اگر تیمم کرتے وقت انگوٹھی یا عورتیں چوڑیوں کو اتاریں نہیں۔ تو تیمم جائز ہو گا یا نہیں؟
 جواب: بغیر اتارے انگوٹھی اور چوڑیوں کے تیمم درست نہ ہو گا۔ کیونکہ مسح کے وقت ماتحت انگوٹھی اور چوڑیوں ۲ مسح سے خالی رہے گا۔ ہاں اگر چوڑیوں اور انگوٹھی کو جگہ سے ہٹالیں اور مسح اس مقام کا کر لیں۔ تو پھر نہ اتاریں تیمم درست ہو جائے گا۔ (در مختار)

سوال: کوئی شخص خود تیمم نہیں کر سکتا۔ تو کیا دوسرا اس کو تیمم کر دے؟
 جواب: ہاں کر دے انہیں دو ہنریوں کے ساتھ اول ضرب سے اس کے منہ کو مسح کر دے۔ پوری طرح پر دوسری ضرب کے ساتھ اپنے ایک ہاتھ سے اس کے ایک ہاتھ کو دوسرے اپنے ہاتھ سے اس کے دوسرے ہاتھ کو مسح کر دے۔ مگر نیت تیمم کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر۔ (در مختار شامی)

سوال: ایک مسافر کے پاس دوسرا آدمی ایسا ہے۔ جس سے پانی کا حال دریافت کر سکتا ہے۔ لیکن اس مسافر نے بغیر دریافت کیے تیمم سے نماز پڑھ لی۔ بعد نماز کے اس آدمی سے دریافت کیا۔ اور اس نے قریب پانی بتلا دیا۔ اب یہ نماز جائز ہوئی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ نماز جائز نہیں ہوئی۔ ہاں اگر یہ مسافر نماز سے پہلے دریافت کر لیتا۔ اور وہ نہ بتاتا۔ پھر یہ مسافر تیمم کر کے نماز پڑھتا۔ اور بعد میں پانی کے قریب ہونے کا نشان دیتا تو اس صورت میں نماز جائز ہو جاتی۔ اس لیے کہ جو اس پر واجب تھا۔ یعنی تلاش وہ اس مسافر نے کر لیا اور پہلی صورت میں مسافر نے تلاش کو ترک کر دیا۔ اس لیے نماز جائز نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر مسافر بغیر تلاش کئے پانی کے نماز پڑھ لے تو کیسا؟
 جواب: گنہگار ہو گا۔ کیونکہ اس نے اس چیز کو ترک کیا۔ جو اس پر واجب تھی یعنی تلاش۔
 (عالمگیری شامی)

سوال: اگر پانی کی جگہ تک ایک میل کا فاصلہ ہے۔ اور اب اس پانی کے ملنے کی امید میں وقت تنگ ہو جائے تو یہ انتظار کیسا؟

جواب: مستحب ہے، نماز کے اخیر وقت مستحب تک انتظار کرنا۔ اور اگر امید نہ ہو۔ تو تاخیر نہ

لے پھر سے طہ پر اس طرح کہ اگر ایک بال یا نشتہوں کے کناروں کو یا دیوار ناک کو چھوڑ دے۔ سے گا تو تیمم درست نہ ہو گا۔

دوسرے کو تیمم کرانے یا خود کرے ۱۲

کرے۔ (تنویر الابصار عالمگیری)

سوال: ایک مسافر نے اسلام لانے سے پہلے تیمم کیا۔ اور دوسرے نے وضو کیا۔ آیا یہ دونوں بعد اسلام کے نماز اُس تیمم اور وضو سے ادا کر سکتے ہیں؟

جواب: نہ جس نے تیمم کیا ہے۔ وہ عند الطرفین نماز نہیں ادا کر سکتا۔ کیونکہ تیمم میں نیت شرط ہے۔ اور وہ اسلام لانے سے پہلے نیت کا اہل نہیں تھا۔ اور جس نے وضو اسلام لانے سے پہلے کیا تھا۔ وہ بعد اسلام لانے کے اسی وضو سے نماز پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ وضو میں نیت شرط نہیں ہے۔

(عالمگیری - تنویر الابصار - در مختار)

سوال: اگر کسی کے آدھے سے زیادہ اعضاء زخمی ہوں تو وہ کیا کرے؟

جواب: تیمم کرے شمار کی راہ سے وضو میں اور پیمائش کی راہ سے غسل میں۔

(عالمگیری - تنویر الابصار - در مختار)

سوال: کیا تیمم اور وضو نا جمع نہیں ہوتا؟

جواب: ہاں یہ دونوں جمع نہیں ہوتے۔ (تنویر الابصار - در مختار)

سوال: ایک مسافر کے پاس پانی ہے۔ مگر گمان اس کے کہ یہ پانی کافی نہیں ہے۔ نماز تیمم سے پڑھ لی۔ اور بعد نماز کے معلوم ہوا کہ پانی کافی ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے گا۔ (در مختار)

سوال: ایک مسافر نے تیمم کر کے نماز شروع کی اور اثنائے نماز میں دوسرے شخص کے پاس پانی معلوم ہوا تو اب کیا کرے؟

جواب: اگر اس کو گمان غالب ہے کہ پانی مانگنے سے دے دیگا تو نماز کو توڑ دے اور اگر نہ دینے کا ہے تو نماز نہ توڑے۔ اور اگر پہلے نماز سے ایسے شخص کو پاؤں سے۔ اور پھر اس کے بغیر مانگے ہوئے صرف اس وہم پر کہ پانی مانگنے سے نہ دیگا۔ تیمم سے نماز پڑھے گا تو درست نہ ہوگی۔ اور اگر

۱۔ عند الطرفین یعنی نزدیک۔ امام اعظم و امام شافعی رحمہما علیہما ۱۲۱ھ یعنی دونوں اکثر اعضاء کا لحاظ شمارا اعتبار ہے پس پھر اور

دونوں ہاتھ اور سر زخمی ہوں اور پاؤں زخمی نہ ہوں تو تیمم کرے۔ کیونکہ زخمی اعضاء تعداد میں زیادہ ہوتے اور غسل میں اکثریت کا

اعتبار ہاں پیمائش ہے پس اگر اکثر حد بدن کا زخمی ہوا اور تھوڑا نہ ہو تو غسل کا تیمم کرے۔ (عالمگیری - شامی)

شک کی حالت میں نماز پوری کر لی۔ اور پھر بعد نماز کے اس شخص سے پانی مانگا اور اس نے دے دیا۔
تو پھر وضو کر کے نماز پڑھے اور پہلے انکار کیا۔ اور پھر دیا تو نماز پہلے تیمم کے ساتھ درست ہوئی۔
لیکن اب تیمم جا رہا۔ (عالمگیری، شرح وقایہ)

سوال: دو برتنوں میں پانی بھرا ہے اور ان میں سے ایک برتن کا پانی پاک ہے اور دوسرے کا ناپاک
اور مصلی نہیں جانتا کہ ناپاک کونسا ہے اور پاک کونسا۔ ایسی صورت میں کیا کرے؟
جواب: تیمم کرے (شرح وقایہ)

سوال: قیدی وغیرہ کو اگر پانی اور مٹی دونوں پر قدرت نہ ہو تو کیا کریں؟
جواب: بسبب حرمت اوقات نمازیوں کے مشابہ ہو جائیں۔ اگر پاک زمین پائیں ورنہ نماز کا اشارہ
ہی کریں۔ کھڑے ہو کر۔ پھر جب پانی اور مٹی وغیرہ پر قدرت حاصل ہو تو اس نماز کا اعادہ کریں۔
(تذویر الابصار۔ در مختار)

سوال: سفر میں ایک مرد ہے اور ایک عورت مرد پر غسل جنابت ہے اور عورت پر غسل حیض
اور وہاں پر ایک میت بھی ہے۔ پانی صاف اس قدر ہے کہ ایک کو کافی ہو تو اب یہ پانی کون استعمال
میں لاوے؟

جواب: اگر یہ پانی ان میں سے کسی کی ملک ہے تو مالک ہی پر صرف کرنا اس پانی کا اولیٰ ہے اور اگر
وہ پانی سب کی ملک ہے۔ تو میت مستحق ہے۔ سب تیمم کریں۔ اور اگر پانی مباح ہے۔ تو جنبی
سب سے اولیٰ ہے۔ کیونکہ نجاست جنابت کی سب سے اشد ہے۔
(عالمگیری۔ در مختار شامی)

سوال: تیمم غسل اور وضو کا ایک ہی طرح پر ہے یا کچھ فرق ہے؟
جواب: ایک ہی طرح پر ہے۔

سوال: ایک مٹی سے کئی آدمی یا ایک ہی شخص کئی مرتبہ تیمم کر سکتا ہے یا نہیں؟
جواب: ایک آدمی کئی مرتبہ کر سکتا ہے اور ایک جماعت بھی کر سکتی ہے مٹی پانی مستعمل کے حکم
میں نہیں۔ (در مختار)

سوال: تیمم کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

جواب: جن چیزوں سے تیمم کی اصل یعنی وضو اور غسل جاتا رہتا ہے۔ انہیں سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اور پانی پر قادر ہونے سے بھی۔ (تنویر الابصار)

سوال: تیمم باطل کب ہوتا ہے؟

جواب: جب کہ وہ شرائط جو تیمم اوپر لکھے آئے ہیں نہ پائی جائیں۔

سوال: جنبی کو پانی ملا کر غسل کے وقت، کوئی عضو باقی رہ گیا۔ بعد اس کے حدث اصغر ہو گیا پھر دونوں حدثوں کے لیے ایک تیمم کیا بعد اس کے اتنا پانی ملا کہ وضو اور بقیہ عضو غیر منسولہ جنابت کو کفایت کرتا ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: وضو اور بقیہ عضو غیر منسولہ دونوں کو دھو لے تیمم دونوں حدثوں کا باطل ہو جاوے گا اور اگر اتنا پانی ہے کہ صرف بقیہ عضو غیر منسولہ کو کفایت کرتا ہے نہ وضو کو تو غسل کے حق میں تیمم ٹوٹ گیا۔ وضو کے حق میں باقی ہے۔ اور اگر صرف ایک کے لیے کافی ہے خواہ اس سے وضو کرے یا عضو غیر منسولہ کو دھو لے تو پہلے اس عضو کو دھو کر غسل میں باقی رہا ہے مگر وہ تیمم جو واسطے حدث اصغر کے تھا نزدیک امام محمد کے ٹوٹ گیا۔ اس حدث کا تیمم دوبارہ کرے اور امام ابو یوسف کے نزدیک وہ پہلا تیمم بدستور ہے۔ اور اگر اس نے اس قدر پانی سے وضو کر ہی لیا اور عضو غیر منسولہ کو نہیں دھویا تو جنابت کے حق میں اس کا تیمم ٹوٹ گیا۔ دونوں روایتوں کے موافق تو اب پھر تیمم کرے گا۔ (شرح وقایہ شامی)

سوال: ایک شخص نے ایک جماعت کو جنگل میں پانی مباح کیا۔ یعنی ایک جماعت کو تیمم کرتے دیکھ کر کہا کہ اسے جماعت والو پانی ہے جو تم میں سے چاہے وضو کرے اور وہ پانی ایک شخص کے وضو کے لائق ہے اس صورت میں جماعت والوں کو کیا کرنا چاہیے۔ اور اگر یوں کہا کہ اس قدر پانی میں نے تم کو دیا تو کیا کرنا چاہیے۔ مفصل اس مسئلہ کا جواب دینا چاہیے۔

جواب: صورت اول میں جب ایک شخص وضو کرے گا۔ سب کے تیمم باطل ٹھہریں گے۔ کیونکہ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ قدرت اس قدر پانی کی حاصل ہوئی کہ جس سے وضو کر سکتا تھا۔ اور دوسری صورت میں کسی کا بھی تیمم نہ جائے گا۔ کیونکہ اس میں سب کا حصہ ہے اور ہر ایک کا حصہ اتنا نہیں

جو وضو کو کافی ہو تو گویا کسی نے پانی اپنی طہارت کے موافق نہیں پایا یہاں اگر سب مل کر ایک شخص کو ہبہ کریں۔ تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تیمم اس شخص کا کہ جس کو جماعت نے پانی ہبہ کیا ہے۔ باطل نہ ہو گا کیونکہ ہبہ مشترک شے کا امام کے نزدیک درست نہیں تو گویا پانی ملک و اہب پر ہی ہے۔ اور صاحبین رحم اللہ کے نزدیک تیمم اس شخص کا جس کو پانی جماعت نے دے دیا ہے جاتا رہا اس شخص کو اسی پانی سے درست ہے۔ (شرح وقایہ)

باب موزوں پر مسح کے بیان میں

سوال: موزوں پر مسح کرنا کیسا؟

جواب: درست ہے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے عقائد میں علامت اہل سنت والجماعت سے اس کو رکھا ہے۔

سوال: کیا سفر و حضر دونوں میں درست ہے؟

جواب: ہاں دونوں میں درست ہے مگر مدت کے تعین میں مقیم اور مسافر کی حق میں فرق ہے۔

سوال: کیا فرق ہے؟

جواب: مقیم کی مدت مسح ایک رات دن ہے وقتِ حدث سے اور مسافر کی مدت مسح تین رات دن ہے وقتِ حدث سے اب اس عرصہ میں ایک رات دن یا تین دن رات جب حدث ہو تو تمام وضو کرے مگر پیر نہ دھو دے اس پر مسح کرتا رہے۔ اور یہ حکم بے وضو کے لیے ہے۔ جنابت والے کے لیے نہیں ہے۔ (عالمگیری - تنویر الابصار)

سوال: مقیم نے موزوں پر مسح کیا اور ایک دن رات گزرنے سے پہلے مسافر ہوا تو اسکے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی مدت مسح تین رات دن جو مسافر کے لیے ہے مقرر ہو جائے گی اسی طرح اگر

لے ایک مقیم نے صبح کے وقت وضو کر کے موزہ پہنا اور اس ہاکیاں بچے دن کے وضو لوٹا تو اب دوسرے دن گیا۔ بچے تک جب حدث ہو وضو کرے بھائے پیر دھوئے۔ نے کے موزوں پر مسح کرتا ہے۔ اب دوسرے دن ۱۱ بجے کے وقت اگر با وضو ہے تب تو صرف دونوں پیر موزوں سے نکال کر دھو دے باقی وضو درست ہے۔ اگر بے وضو ہے اسی طرح مسافر تین رات دن

تک وقتِ حدث مسح کرتا رہے۔ ۱۲

مسافر ایک رات دن گزرنے سے پہلے مقیم ہو جائے۔ تو اب اس مسافر کی میعادِ مسح ایک رات دن کی ہوگی۔

سوال: اگر مقیم مسح کی مدت ختم ہونے کے بعد مسافر ہوایا مسافر ایک دن رات گزرنے کے بعد مقیم ہوا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: موزوں کو پیر سے اتار کر پیر سے دھو دے۔ (عالمگیری)

سوال: وہ کون سے موزے ہیں جن پر مسح درست ہے؟

جواب: وہ موزے چمڑے یا بانات وغیرہ کے ہیں۔ جن میں پانی اثر نہ کرے اور ان کو پہن کر سفر طے کر سکتا ہو۔ اگر لوہے یا لکڑی کے ہوں گے تو مسح درست نہ ہوگا۔ اس لیے کہ ان کو پہن کر آدمی عادت کے موافق تے تکلف چل نہیں سکتا۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال: رست کی جرابوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں؟

جواب: نہیں کیونکہ ان میں پانی سرایت کرتا ہے۔ (شامی)

سوال: مقدار کا موزہ مسح کے لیے چاہیے؟

جواب: جس سے دونوں ٹخنے چھپ جائیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر موزہ ایسا ڈھیلا ہو کہ ڈھیلے پن کے سبب اوپر سے پاؤں دکھائی دیں تو کیا اس پر بھی مسح درست ہے؟

جواب: ہاں درست ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال: اگر نیزہ پھٹا ہوا ہو تو کس مقدار تک مسح جائز ہے؟

جواب: اگر پیر کی تین انگلیوں کے برابر پھٹا ہوا ہے اور چلنے کے وقت پیر موزوں سے اس قدر کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں۔ اور اگر اس سے کم ہے تو درست ہے اور اگر لمبا پھٹا ہے کہ اس میں تین انگلیوں برابر سما جاتی ہیں۔ لیکن اتنا کھلتا نہیں تو درست ہے۔ اور اگر چلنے کے وقت اتنا کھل جاتا ہے تو مسح درست نہیں۔ (مراقی الفلاح۔ عالمگیری)

سوال: ایک موزہ کئی جگہ سے پھٹا ہوا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ایک موزہ کئی جگہ سے تھوڑا تھوڑا پھٹا ہوا ہے اور جمع کرنے میں تین انگلیوں کے

موافق ہو گیا ہے۔ تو مسح درست نہیں اور اگر دونوں موزے تین انگلیوں کی مقدار پھٹے ہوئے ہیں تو مسح درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کا ایک پاؤں پورا موزے سے نکلا یا بعض حصہ تو یہ شخص اسی پاؤں کو دھو دے یا دونوں کو یا اسی کو دھو دے اور دوسرے پر مسح کرے۔ مفصل بیان کیجئے؟
جواب: اکثر قدم نکل جانے سے مسح دونوں پاؤں کا ٹوٹ جاتا ہے۔ اب دونوں ہی پاؤں کو موزہ سے نکال کر دھوئے گا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ایک پاؤں کو دھو دے اور دوسرے پر مسح کرے۔ اس لیے کہ موزوں میں دھونا اور مسح کرنا جمع نہیں ہوتا۔ (شرح وقایہ رد مختار)

سوال: مسح کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مسنون طریقہ یہ ہے کہ اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے اپنے موزے کے اگلے حصے پر رکھے اور بائیں ہاتھ کی انگلیاں مع ہتھیلیوں کے بائیں پاؤں کے موزے کے اگلے حصے رکھے اور انگلیوں کو کھولے ہوئے پنڈلی کی طرف ٹخنوں سے اوپر تک کھینچے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے انگلیاں کشادہ نہ کیں مگر مقدار تین انگلیاں ہاتھ کے مسح کیا آیا اس کا مسح درست ہے؟

جواب: ہاں درست ہے۔ لیکن خلاف سنت ہے۔ (نور الایضاح۔ عالمگیری)

سوال: ایک نے ایک ہی انگلی سے ایک مرتبہ مسح کیا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟
جواب: ہرگز درست نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک نے ایک ہی انگلی سے ایک ہی جگہ تین مرتبہ خط کھینچا یہ بھی درست ہے یا نہیں؟
جواب: درست نہیں۔ ہاں تین جگہ علیحدہ علیحدہ اگر خط کھینچا تو درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی شخص اٹا مسح کرے۔ یعنی پنڈلیوں سے پاؤں کی انگلیوں کی طرف کھینچے تو کیسا ہے؟
جواب: خلاف سنت ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص موزوں پر مسح بھول گیا پھر مینہ پڑا یا پانی بقدر تین انگشت کے پڑا یا ایسی گھاٹی پر چلا کر جو مینہ کے پانی سے تر ہے۔ اس کا بھی مسح ہو گیا نہیں؟
جواب: اس شخص کا مسح ہو گیا۔ اسی طرح سر پر مینہ کا پانی پڑنے سے بھی مسح سر کا ہو جائیگا۔ (عالمگیری)

سوال: موزوں پر ایسی جگہ مسح کرنا جو پاؤں سے خالی ہے درست ہے یا نہیں؟
 جواب: درست نہیں۔ اگر اس خالی جگہ میں پاؤں لے جا کر مسح کرے تو درست ہے پھر اس جگہ سے
 پاؤں جدا ہونے پر دوبارہ مسح کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک موزہ کے اندر پانی چلا جاوے جس سے تمام پاؤں بھیگ جاوے اس صورت میں مسح
 قائم رہے گا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں بھی مسح ٹوٹ جائے گا۔ پاؤں کو موزہ سے نکال کر پھر دھو لے۔ (شرح وقایہ)

سوال: مسح کو توڑنے والی چیزیں کیا ہیں؟

جواب: جو چیزیں وضو کو توڑنے والی ہیں وہ سب مسح موزہ کو بھی توڑنے والی ہیں اور دونوں موزوں
 سے دونوں پاؤں کا نکالنا یا صرف ایک کا یا اکثر قدم کا نکالنا بھی ناقص مسح ہے۔ اور مدت کا گزرتا
 بھی مسح کو توڑتا ہے۔ پانی موجود ہونے کے وقت۔ (عالمگیری)

سوال: دستانوں پر بھی مسح درست ہے یا نہیں؟

جواب: دستانوں پر مسح درست نہیں۔ اسی طرح عمامہ اور ٹوپی اور برقعہ پر جائز نہیں۔ (شرح وقایہ)

سوال: اس مسح کا اُس معذور کے حق میں جس کا وضو وقت کے جاتے رہنے سے ٹوٹ جاتا
 ہے کیا حکم ہے؟

جواب: معذور کو اگر وضو کے وقت، عذر موجود تھا اور اس لیے بعد وضو کامل موزہ پہنا تو اب
 اس کو مثل تندرستوں کے مدت معلومہ تک مسح جائز ہے اور اگر وضو کرتے وقت یا ایک موزہ
 پہنتے وقت، عذر پیدا ہوا تو مسح وقت کے اندر جائز ہے خارج وقت میں جائز نہیں (عالمگیری)

سوال: جس شخص کو مدت مسح ختم ہونے کے بعد خوف پاؤں کے اڑ جانے کا سبب سردی کے
 ہو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کے لیے موزوں کے مسح کا حکم ساقط ہوا اور جبیرہ کے مسح کا حکم طاری ہوا تو
 اب اس وقت میں آدھے سے زیادہ کا مسح کفایت کرتا ہے۔ برخلاف مسح موزہ کے (در مختار)
 سوال: جبیرہ کس کو کہتے ہیں؟

لہ اگر پانی موجود نہیں ہے اور مدت مسح کی پوری ہو گئی اور مسح کرنے والا نماز میں ہے تو اب اس کو نہ توڑے (عالمگیری)

جواب: جبیرہ وہ لکڑی یا تختی ہوتی ہے۔ جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر باندھی جاتی ہے۔ (عالمگیری)
سوال: اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا یہ حکم ہے کہ جب تک زخم کا دھونا یا مسح کرنا یا پٹی کا کھولنا ضرر کرے۔ اس وقت تک جبیرہ پر مسح کرے۔ (شرح وقایہ)

سوال: کیا پھیایا اور پٹی اس حکم میں داخل نہیں ہو سکتی؟
جواب: یہ بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ (شرح وقایہ)

سوال: زخم کے ساتھ بعض اچھی جگہ بھی بندرہنے میں آجاتی ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟
جواب: جب کہ دھونا اور کھولنا مضر ہو تو اس جگہ کا بھی مسح تبعا زخم کے ساتھ درست ہے بلکہ گرد پٹی کے اگر کچھ بدن سے کھلا رہے اور اس کے دھونے میں خوف ہو کر پٹی تر ہونے سے زخم میں نقصان ہوگا۔ تب بھی مسح درست ہے۔ (شرح وقایہ شامی)

سوال: ایک شخص کا زخم ایسا نہیں ہے کہ جس پر مسح ضرر کرے مگر پٹی ایسی صورت سے باندھی گئی ہے کہ جس کے کھولنے میں نقصان ہے یعنی خون سے چیک گئی ہے اس طرح کہ اگر اس کو اکھاڑتے ہیں تو زخم کی تازگی کا احتمال ہے۔ تو اس صورت میں مسح پٹی پر ہوگا یا زخم پر؟
جواب: ایسی صورت میں مسح پٹی ہی پر ہوگا۔

سوال: ایک شخص کو پٹی کھولنے میں ضرر ہے یعنی ایسی جگہ پر بندھی ہوئی ہے کہ یہ خود نہیں باندھ سکتا اور نہ کوئی دوسرا آدمی باندھنے والا ہے۔ اب بھی مسح کرے یا کھول کر دھوے؟
جواب: یہ شخص بھی صاحب عذر ہے مسح کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال: کسی کا پھیایا خود گر پڑے بغیر گرائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟
جواب: اگر زخم اچھا نہیں ہو اور جبیرہ یا پھیایا گر پڑا تو زخم دھونا اس جگہ کا لازم ہو اور نہ مسح سابقہ باطل ہوگا اور اگر زخم کے اچھے ہونے کے سبب سے پھیایا گرا ہے تو اب مسح باطل ہے اور دھونا اس جگہ کا واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: زخم کی پٹی پر مسح کیا پھر وہ گر گئی اور دوسری پٹی بدلی تو اب دوبارہ مسح کرے یا نہیں؟
جواب: دوبارہ مسح کرنا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

سوال: رپٹی اور جبیرہ پر مسح کس حد تک ضروری ہے؟

جواب: رپٹی سے زیادہ پر اگر آدمی سے کم پر مسح کرے گا تو درست نہ ہوگا (عالمگیری - تنویر الابصار)

سوال: کیا اس میں حدیث اکبر اور اصغر کی کچھ قید ہے؟

جواب: نہیں۔ دونوں حالتوں میں برابر ہے خواہ بے وضو یا ننگے پاؤں یا جنابت والا سب پر مسح ہے۔ (در مختار)

سوال: اگر رپٹی دور ہو جائے تو نیچے کی پٹی پر مسح کا اعادہ ہے یا نہیں؟

جواب: نیچے کی پٹی پر اعادہ واجب نہیں۔ مگر مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال: اگر کوئی دوسرے آدمی سے موزے پر مسح کر لے تو درست ہے؟

جواب: ہاں درست ہے۔ (عالمگیری)

باب نجاسات کے بیان میں

سوال: نجاست کتنی طرح کی ہوتی ہے؟

جواب: دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک نجاست حکمیہ دوسری نجاست حقیقہ۔

سوال: نجاست حکمیہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: نجاست حکمیہ وہ ہے جو نظر نہ آدے۔ صرف شارع کے حکم سے بدن پر ایسی ناپاکی طاری ہوتی

ہے کہ جس کا وجوب ازالہ عذر سے ساقط نہیں جیسے حدیث اکبر یا حدیث اصغر کہ بظاہر کوئی ناپاکی بدن سے

لگی ہوئی نہیں معلوم ہوتی۔ اور پھر ایسی ناپاکی ہے کہ کسی عذر سے اس وجوب ازالہ کی معافی نہیں چو کہ اس

نجاست کے وجود کا تحقق محض حکماً ہے۔ اسی واسطے اس کا نام حکمیہ رکھا گیا۔ (کبیری - شامی)

سوال: نجاست حکمیہ کس چیز سے دور ہوتی ہے؟

جواب: مطلق پانی سے دور ہوتی ہے نہ مقید پانی سے۔ (تنویر الابصار - در مختار - شامی)

سوال: مطلق پانی کس کو کہتے ہیں؟

انہ نیت مسح کرنے والے پر ہے نہ کرانے والے پر ۱۲ لے جس کو جنابت یا نہانے کی حاجت کہتے ہیں ۱۲ لے بے وضو

ہونے کی حالت ۱۲

جواب: مسئلہ پانی وہ ہے جس کے اندر بہنا اور پیاس کا دور کرنا اور نباتات کا اگاتا اور ہر رنگ ہونا پایا جاوے کہ جو اس کی پیدائشی صفتیں ہیں۔ جیسے معینہ کا پانی۔ دریا اور ندیوں کا پانی کنوئیں اور چھوٹے بڑے چشموں کا پانی اور ان پانیوں کی پاکی اور ناپاکی کا بیان مفصل پانی کے بیان میں آگے آئیگا۔

سوال: مقید پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مقید پانی وہ ہے جو بغیر قید کے نہ بولا جائے مثلاً تریوز کا پانی، باقلہ کا پانی، عرق کلاب عرق کیوڑہ، عرق باویان، عرق کو وغیرہ ایسے پانیوں سے نجاست، حقیقی دور ہوتی ہے نہ نجاست حکمی۔ (شامی - کبیری)

سوال: نجاست حقیقہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: نجاست حقیقہ وہ ہے جو نظر آدے جیسے پانخانہ، پیشاب وغیرہ اور اس نجاست کیلئے مقدار معانی کی بھی معین ہے چونکہ اس کے وجود کا منق حقیقہ ہوتا ہے۔ اس لیے اس کو حقیقہ کہا گیا۔ (کبیری - شامی)

سوال: نجاست حقیقہ کتنی قسم کی ہے؟

جواب: دو قسم کی ایک علیظہر دوسری خفیہ۔

سوال: علیظہر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: امام صاحب کے نزدیک علیظہر اس کو کہتے ہیں جس میں دو نقص متعارض نہ ہوں اور صاحبین کے نزدیک جس میں مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف نہ ہو۔ (شامی)

سوال: نجاست علیظہر میں کیا چیزیں ہیں؟

جواب: جو چیزیں کہ آدمی کے بدن سے ایسی نکلتی ہیں کہ جن سے غسل یا دمنو واجب ہوتا ہے۔ سوائے ریح کے جیسے پانخانہ، پیشاب، منی، مذی، دوی، خون حیض، خون نقاس، خون استحاضہ، کھلو، پیپ، خون جاری، منہ بھر کے تھے، ان کے علاوہ شراب اور پانخانہ اور پیشاب ان چوپایر جانوروں کا جنکا گوشت حرام ہے خواہ درندے ہوں مثل شیر، بلی وغیرہ کے یا نہ ہوں مثل گدھے وغیرہ کے پانخانہ

لہ پنچر کی تھے کا بھی یہی حکم ہے ۱۲ (در مختار) لہ بلی اور جو ہے کا پیشاب۔ بسبب نہ ہونے بچاؤ کے معاند ہے

سوائے پانی کے اور اس کے برتنوں کے۔ (در مختار)

بطخ اور مرغی کا اور سانپ اور چونک کا اور گوبرگٹے اور بھینس کا اور منگنی اور نرٹ۔ بکری کی اور ہر
 حلال جانور جو پایہ کا پانخانہ اور غیر ماکول اللحم پرند جانوروں کا پیشاب سوائے چمگاڈ کے اور مرداریہ
 سب نجاستِ علیظہ ہیں۔ (بکیری۔ در مختار۔ عالمگیری)

سوال: نجاستِ علیظہ کا کیا حکم ہے؟

جواب: نجاستِ علیظہ اگر گاڑھی ہے تو ساڑھے چار ماشہ کے وزن اور پتی ہے تو پھلی کے گڑھے
 کے برابر کپڑے یا بدن پر لگ جاوے تو اس قدر معاف ہے۔ (تنویر الابصار شامی)

سوال: نجاستِ حقیفہ کس کو کہتے ہیں؟

جواب: ام صاحب کے نزدیک نجاستِ حقیفہ اس کو کہتے ہیں جس میں دو نفس متعارض ہوں اور
 صاحبین کے نزدیک وہ ہے جس میں مجتہدین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اختلاف ہو۔ (شامی)

سوال: نجاستِ حقیفہ میں کیا کیا شے ہیں؟

جواب: گھوڑے اور سلا جانوروں کا پیشاب مثل گائے بکری وغیرہ کے پنچال ان پرند جانوروں کی
 جن ماکہشت کا احرام ہے۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: نجاستِ حقیفہ کیا ہے؟

جواب: کتر چوتھائی سے ہر کپڑے اور بدن کا موافق ہے۔ مثلاً انگر کھایا بدن پر نجاست لگی تو
 یہ دیکھنا پانا ہے کہ دامن میں نجاست لگی ہے تو پوتھائی سے کم دامن کا اس آلودگی سے معاف ہے
 اسی طرح بدن پر لگے تو دیکھنا ہے کہ ہاتھ میں ہے یا کمر میں یا پیٹ میں اگر ہاتھ میں ہے تو ہاتھ کا پوتھائی
 حصہ معاف ہے ہر عضو کا علیحدہ علیحدہ کم چوتھائی سے دیکھا جائے گا اور یہ حکم عضو کا کپڑے اور بدن
 کے واسطے ہے نہ کبرانی اور ہر چیز بہنے والی حتیٰ میں کوئی بھی معاف نہیں۔ اگر تھوڑی سی بھی نجاست ہر
 جاوے گی تو ساپانی ناپاک ہو جائے گا۔ خواہ وہ نجاستِ علیظہ ہو یا حقیفہ۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال: نجاستِ حقیفہ کس کس چیز سے دور ہوتی ہے؟

جواب: معاف ہے۔ سمرقند کے سوا کہ اس قدر نجاست کے ساتھ نماز اصل میں صحیح ہے اور مرد اور نہیں کروں کروں بھی نہیں بلکہ مقدار معینہ کا دور
 گزارا ہے۔ اگر دور نہ ہو تو نماز تہنیری ہوگی اور اس مقدار سے کم ہر دور کرنا سنت ہے اور نہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے اور
 زیادہ مقدار سے وہ نماز تہنیری ہے اور زیادہ نماز تہنیری ہے یہی حکم نجاستِ حقیفہ کا ہے۔ (در مختار)

جواب: آب مطلق اور آب مقید کے دھونے سے ۲۔ رگڑنے سے مثل جوتے اور چمڑے کے موزے کے جبکہ جسم دار نجاست لگے۔ ۳۔ پونچھنے سے مثل ایلینہ اور روغنی برتنوں وغیرہ کے جن میں بعد پونچھنے کے اثر نجاست باقی نہ رہے۔ ۴۔ خشک ہونے سے مثل زمین کے خشکی حرارت آفتاب سے ہو یا ہوا سے ۵۔ چھیننے سے مثل لکڑی کے ۶۔ ذات کے بدلنے سے مثلاً شراب سرکہ ہو جاوے یا گدھا نمکاً میں نمک بن جاوے ۷۔ آگ میں جلانے ۸۔ اکثر میں سے بعض کے نکال دینے سے جیسے اناج کہ بروقت جدا کرتے بھوسی کے جس کو گاہنا زمیندار کہتے ہیں، بس گوبر اور پیشاب کرتے ہیں۔ اگر اس میں سے کچھ حصہ نکل گیا تو سب اناج پاک ہو گیا یا روٹی تھوڑی جو کہ نصف سے کم ناپاک تھی اور پھر دھتی گئی تو بعض حصہ نکل جانے سے جو کہ دھنے میں جاتا رہا باقی روٹی پاک ہو گئی۔
(در مختار شامی عالمگیری)

سوال: پچھلے دو دوہ تیل ان سے بھی نجاست حقیقی دور ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ان چیزوں سے نجاست حقیقی دور نہیں ہوتی اس لیے کہ اس میں چکنائی ہوتی ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مستعمل پانی سے نجاست دور ہو جاتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں مستعمل پانی سے نجاست دور ہو جاتی ہے۔ (در مختار)

سوال: اکثر یہ مشہور ہے کہ یہ پانی پاک تو ہے مگر پاک کرنے والا نہیں اس کے کیا معنی؟

جواب: اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ پانی نجاست حکمیہ کا پاک کرتے والا نہیں ہے۔ یعنی اس پانی

سے غسل اور وضو نہیں کر سکتے۔ (در مختار عالمگیری)

سوال: مستعمل پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مستعمل پانی وہ ہے جس سے حدث دور کیا جاوے یا عجلت کی نیت سے بدن پر صرف کیا

لہ رگڑنا زمین پر ہو خواہ لکڑی یا ناخن یا پتھر وغیرہ سے ہو، یہ حکم زمین اہلان چیزوں کے حق میں ہے جو زمین پر ثابت اور قائم ہیں (عالمگیری)

۱۱۔ اگر برتن مٹی یا پتھر کا ہے اور نجاست اس کے اجزاء میں گس گئی ہے تو آگ میں جلانے سے بھی نجاست دور ہو جاتی ہے اسی طرح

گوبر اور لیدک لاکھ پر طہارت کرنے کا نہ توئی ہے بکری کی سری خون میں عبوری ہوئی جلادی جائے وہ بھی پاک ہے مٹی کے برتن جو

نیمس مٹی سے بنائے جائیں یا دوا اینٹیں جو پانی سے بنائی جائیں اور پھر آگ میں پکاٹی جائیں سب پاک ہیں۔ (عالمگیری)

۱۲۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ان قدر حصہ ناپاک ہو۔ ہے اس مقدار میں یا اس سے زیادہ نکل جائے نہ کم۔ (شامی)

نہاڑے جس وقت یہ پانی عینوں سے جدا ہوا مستعمل ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

سوال ۱۔ بدن یا کپڑے پر غلیظہ اور خفیفہ دونوں نجاستیں لگیں۔ اور اپنی مقدار معافی سے دونوں نجاستیں کم ہیں۔ تو اب کیا حکم ہے؟

جواب ۱۔ ایسی صورت میں نجاست خفیفہ نجاست غلیظہ کے تابع ہوتی ہے۔ دونوں کی مقدار ملا کر دیکھا جائے۔ اگر غلیظہ کی مقدار کو پہنچ جائیں تو غلیظہ کا حکم ہوگا۔ (درمختار)

سوال ۱۔ کپڑے کو کس طرح دھو دے؟

جواب ۱۔ جو نجاست کپڑوں میں نمودار نہیں اس کا تو محل دھونے والے کے گمان غالب میں ایک بار کے دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور دوسرا اس والے کے لیے تین بار یا سات بار دھونا اور نچوڑنا مبالغہ کے ساتھ معتبر ہے اور نجاست کہ نمودار ہو اس کا زوال عین و اثر معتبر ہے۔ خواہ دھونے سے ایک ہی بار کے ہو۔ (درمختار)

سوال ۱۔ اگر کسی چیز پر ایسی بدبودار نجاست لگ جائے کہ جس کی بدبود دھونے کے بعد بھی نہ جائے یا ناپاک تیل یا مردار جانوروں کی چربی لگ جائے کہ جو بعد دھونے سے دور نہ ہو ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب ۱۔ تین بار دھو ڈالنے کے بعد بونے نجاست یا تیل کی چکنائی کا رہنا مضر طہارت نہیں یہاں اگر مردار جانور کی چکنائی ہے تو البتہ مضر طہارت ہے۔ اس لیے کہ وہ عین نجاست ہے۔ (درمختار)

سوال ۱۔ ایک شخص نے نجس کپڑے کو بقدر اپنی طاقت کے بعد دھونے کے نچوڑا پھر دوسرے شخص نے اپنی طاقت کے موافق اسی کپڑے کو نچوڑا اب اس کپڑے میں سے چند قطرے پانی کے نکلے اس کپڑے کی طہارت کا حکم پہلے نچوڑنے میں ہے یا پچھلے میں؟

جواب ۱۔ ہر شخص بقدر اپنی طاقت کے احکام کا مخاطب ہے۔ دوسرے کی طاقت سے یہ شخص قادر نہیں ٹھہرے گا۔ اگر پہلے شخص نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑ لیا تھا تو اس کے نزدیک پاک ہو گیا تھا۔ دوسرے نے جب نچوڑا تو اس کے نزدیک اب پاک ہوا۔ (درمختار)

سوال ۱۔ اگر کوئی شخص کپڑے کے باریک ہونے کے سبب نچوڑنے میں مبالغہ نہ کرے۔ جب بھی وہ کپڑا پاک ہو گا یا نہیں۔ کیونکہ اس نے اپنی طاقت کے موافق نچوڑا نہیں ہے؟

جواب ۱۔ یہ کپڑا بہ سبب ضرورت کے پاک ہو جائے گا۔ (درمختار)

سوال: بڑے فرش دی وغیرہ جو نچوڑنے میں نہیں آتے۔ ان کی طہارت کس طرح پر ہے؟
 جواب: اتنا کثیر پانی ڈالے کہ جس سے زوال عین نجاست ہو جائے کہ اس قدر کثیر پانی ڈالنے سے
 طہارت ہو جاتی ہے بلا شرط نچوڑنے اور سکھانے کے۔ (در مختار)

سوال: نجاست غلیظہ اور خفیفہ کا بخارا اور دھواں اگر کپڑے اور بدن کو لگ جائے تو کیسا؟
 جواب: جب تک اثر نجاست مثل رنگ یا بدبو کے کپڑے پر پیدا نہ ہو کپڑا اور بدن پاک ہے۔

(شامی)

سوال: ایک شخص کے کپڑے یا بدن پر نجاست لگ گئی۔ اور یہ یاد نہیں کہ کون سے مقام پر لگی ہے۔
 تب یہ شخص کیا کرے؟

جواب: وہ شخص اپنے گمان غالب پر بدن یا کپڑے کو دھو ڈالے خواہ نجاست دوسری طرف لگی
 ہوئی ہو ساگر بدوں اٹکل کے بھی دھو لے گا تو بھی کپڑا پاک ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار در مختار)
 سوال: کیا یہ طہارت بعد علم کے بھی رہے گی۔ یعنی اب معلوم ہوا کہ ناپاکی فلاں جگہ پر لگی تھی۔ کیا
 اب پہلا دھونا کافی ہوگا؟

جواب: بعد علم کے طہارت نہیں رہ سکتی۔ اب جس طرف کا علم ہوا ہے اسی طرف کو دھو ڈالے
 (در مختار)

سوال: دیوار یا چھت کہ جو گوبر اور مٹی سے لپسی جاوے بعد خشک ہونے کے اگر اس پر گیلیا کپڑا
 رکھیں تو ناپاک ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا۔ جب تک کہ اثر نجاست نہ پایا جاوے۔ (عالمگیری)

سوال: پاک کپڑا ناپاک پانی میں حر کیا گیا اور خشک پاک کپڑا اس میں لپیٹا گیا۔ پھر پاک کپڑے میں تری
 اثر کر گئی تو اس پاک کپڑے کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک ناپاک کپڑے کی تری اس قدر پاک کپڑے میں نہ پیدا ہو کہ نچوڑنے میں قطرے

لے جس جگہ نچوڑنا مشکل ہو وہاں پے در پے دھونا یا پانی کا جاری کرنا قائم مقام نچوڑنے کے ہے۔ (غایتہ الاوطار)

تک سکھانے سے ملاقا طر کا بند ہو جانا ہے۔ (غایتہ الاوطار)

تک یعنی دھویا گیا اور تیسری دفعہ دھونے اور نچوڑنے کے بعد تری رہ گئی۔ (قاضی خان)

نکلیں۔ اس وقت تک پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال: جانور کے ذبح کے بعد جو خون اس کی رگوں میں اور گوشت میں رہ جاتا ہے اور اس سے کپڑے آلودہ ہو جاتے ہیں وہ کیسا؟

جواب: وہ پاک ہے۔ اس لیے کہ یہ خون جاری نہیں ہے۔ اس سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اگرچہ بہت ہو۔ اگر جاری خون گوشت میں لگ جاوے اور اس خون سے کپڑے اس مقدار تک کہ جو نجاست غلیظہ کی مقدار اُپر بیان کی گئی ہے۔ آلودہ ہو جائیں۔ تو کپڑے ناپاک ہو جائیں گے۔

سوال: جگر اور تلی کا خون کیسا؟

جواب: پاک ہے۔ (درمختار عالمگیری)

سوال: جانور کا پتہ کیسا ہے؟

جواب: ہر جانور کا پتہ کا حکم اس کے پیشاب کے حکم میں ہے نجاست غلیظہ اور حقیقہ ہونے میں۔ (عالمگیری)

سوال: جگال جانوروں کا کیسا؟

جواب: جگال ہر جانور کا اس کے پانمانے کے حکم میں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مردہ جانور کی کیا چیزیں پاک ہیں؟

جواب: بال، ہڈی، پٹھا، کھر، سم، سینگ، ریشم، پر، چوہنچ، نانخن، دانت، یہ سب چیزیں پاک ہیں بشرطیکہ ان میں سے کسی پر چکنائی نہ ہو۔ (درمختار رضائی)

سوال: دودھ جو بکری کے تھن میں بعد مرنے کے رہ جائے وہ کیسا؟

جواب: پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال: آدمی کے سر کے بال کیسے ہیں؟

جواب: پاک ہیں بشرطیکہ اکھڑے ہوئے نہ ہوں۔ (عالمگیری)

سوال: خون مچھر اور لپتو اور جوں اور مچلی اور جس قدر جانور پانی میں رہتے ہیں ان کا کیسا؟

جواب: ان سب کا خون پاک ہے۔ اگرچہ بہت ہو۔ (عالمگیری)

سوال: دودھ دوہتے وقت بکری کی مینگنی اور دودھ میں گر جائے تو دودھ ناپاک ہوا کیا؟
 جواب: اسی وقت سالم کو پھینک دے تو دودھ پاک ہے اور اگر ٹوٹ جاوے تو دودھ ناپاک ہو گیا۔

سوال: پانخانے کی نکھیاں کپڑے اور بدن پر بیٹھیں تو کپڑا اور بدن ان سے ناپاک ہوتا ہے یا نہیں؟
 جواب: اگر بہت سی ہوں تو ناپاک ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)
 سوال: جو ہے کی مینگنی گہوں کی گون میں گر جاوے اور گہوں کے ساتھ پس کر اٹھا ہو جاوے یا تیل میں گر جاوے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اس کا مزہ نہ بدلے آٹا پلید نہ ہوگا۔ (عالمگیری)
 سوال: اگر گھی جما ہوا ہو اور اس میں چوہا مر جاوے اور نجاست پڑ جاوے تو اب یہ گھی کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

جواب: چوہے مردہ کے اسی پاس کا گھی نکال کر پھینک دیا جائے باقی گھی پاک ہے اور جھے ہوئے گھی کی حد یہ ہے اگر کسی طرف سے نکالا جاوے تو اسی وقت سب مل کر برابر نہ ہو جاوے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر پتلا گھی یا تیل یا اور کوئی چیز مثل شہد و چھاپچھ لے ہو اور اس میں نجاست گر جاوے تو کیسے پاک کرے؟

جواب: اس میں پانچویں حصہ کا پانی ڈال کر جوش دیں۔ اسی طرح تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی کو جلا دیں تیسری دفعہ پاک ہو جائے گا۔ (شامی عن القہستانی) اور بعض نے منقید کیا ہے کہ جتنا شہد وغیرہ ہوتا ہے پانی ڈال کر تین دفعہ جوش دیں اور ہر دفعہ پانی جلا دیں۔ (طحاوی علی مرآۃ الفلاح)

سوال: گوشت گھی دودھ سٹرا ہوا کھانا درست ہے یا نہیں؟
 جواب: گوشت تو درست نہیں۔ دودھ اور گھی درست ہے۔ (در مختار)

سوال: اگر چوہا مردہ یا اور کوئی نجاست لوٹے میں پائی جاوے اور پانی حمام یا مشک سے لیا جاتا ہے مگر یہ خبر نہیں کہ یہ چوہا حمام میں مرایا مشک میں یا کنوئیں میں یا نجاست کنوئیں میں سے

آئی یا حکام یا مشکہ میں سے تو اب ایسی حالت میں نجاست کا حکم کس پر کیا جائے؟
جواب: جس برتن میں نجاست پائی جائے۔ اسی پر نجاست کا حکم ہوگا اور لوٹے کا پانی نجس ہوا نہ کہ
مشکہ اور کنواں اور حمام کا اس لیے کہ حارث کی اصنافت اقرب اوقات کی طرف ہوتی ہے۔

(در مختار شامی)

سوال: ایک شخص کے پاس تین گھڑے ہیں۔ ایک گھڑے میں شہد ہے دوسرے میں گھی اور تیسرے میں
شیرہ خرمہ ہے پھر ہر ایک میں سے ایک حصہ لے کر باہم مخلوط کیا۔ اس میں سے مردہ چوہا نکلیا اور
کوئی نجاست نکلی تو اب کیا کرے؟

جواب: اس چوہے کو آفتاب کی تاب میں رکھے اگر اس میں چکنائی نکلے تو گھی کا گھڑا ناپاک ہے اور
اگر جھا ہوا رہا تو شہد کا گھڑا ناپاک ہے۔ اور اگر ترابی اور چھپ پیدا ہو تو شیرہ خرمہ کا گھڑا ناپاک ہے
کیونکہ دھوپ سے گھی کھلتا ہے۔ اور شہد سمٹتا ہے اور شیرہ خرمہ نرم ہوتا ہے۔ (در مختار)

سوال: ذبیحہ اور آبِ طعام کی حرمت اور حلت میں دو خبریں متعارض سنی جائیں تو کس پر عمل کرے؟
جواب: دونوں خبروں کو ساتھ الا اعتبار کر کے اصل پر عمل کرے یعنی ذبیحہ کو تو حرام سمجھے کیونکہ ذبیحہ
میں بوجہ تعدی ب اصل حرمت ہے اور پانی اور کھانے کو حلال جانے کیونکہ پانی اور کھانے میں اصل
حلت ہے۔ (در مختار)

سوال: کافروں کے مستعمل کپڑے پاک ہیں یا ناپاک؟

جواب: پاک ہیں لیکن پا جامہ کہ بغیر دھوئے ہوئے اگر نماز پڑھے گا تو نماز مکروہ ہوگی۔ (در المختار)

سوال: مشرکوں کا جھوٹا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: مطلق آدمی کا جھوٹا پاک ہے خواہ وہ کافر ہو یا مشرک مرد ہو یا عورت جنی ہو یا حائضہ۔

(در مختار تنویر الابصار)

سوال: اجنبی عورت کا جھوٹا مکروہ مشہور ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: یہ کراہت بسبب لذت گیری ہے نہ بسبب نجاست کے۔ (در مختار شامی)

سوال: کافر اور مشرک تو نجس ہیں۔ انما المشرکون نجس ان کی شان میں وارد ہے۔ اور آپ ان

کے جھوٹے کو پاک کہتے ہیں۔ یہ کیوں کر ہے؟

جواب: لفظ اور مشرکین کی نجاست، اعتقادی ہے نہ حسی۔ اگر حسی نجاست ہوتی تو جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کافر کو مسجد شریف میں شب بابت نہ ہونے دیتے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے۔ (شامی) یہ ضرورت کے وقت کا مسئلہ ہے نہ کہ بے ضرورت بھی اس لیے کہ جھوٹے میں اثر ضرور ہے۔

سوال: وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا پاک ہے؟

جواب: گھوڑے اور گدھے اور خچر کا جھوٹا اور کل ان جانوروں کا جھوٹا جو حلال ہیں۔ خواہ چارپایہ ہوں۔ یا پرند پاک ہے۔ سوائے مرغی کو چرگرو اور گلے نغس نوار کے (عالمگیری)

سوال: وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا ناپاک ہے؟

جواب: سوا اور کتا اور ہاتھی اور کل چارپایہ حرام گوشت کا جھوٹا ناپاک ہے۔ (عالمگیری رشامی)

سوال: وہ کون سے جانور ہیں جن کا جھوٹا مکروہ ہے؟

جواب: انتی کا جھوٹا مکروہ ہے بشرطیکہ اس نے پانی فوراً نہ پیا ہو چوہا کھانے کے بعد اور ان جانوروں کا جو گھروں میں رہتے ہیں جیسے چوہے اور چھپکلی وغیرہ اور ان پرند جانوروں کا جھوٹا مکروہ ہے جن کا گوشت حرام ہے مثل کوسے اور چیل اور باز وغیرہ کے اور یہ کراہت بھی دولت مندوں کے لیے ہے نہ غریبوں کے لیے۔ (عالمگیری در مختار)

سوال: گدھے اور خچر کا جھوٹا پاک بیان کیا گیا ہے حالانکہ ان کا جھوٹا مشکوک مشہور ہے یہ کیوں کر؟

جواب: اس کی مشکوک خود پاک ہونے کے اندر نہیں ہے بلکہ دوسرے کو پاک کرنے کے اندر ہے

(در مختار)

سوال: کسی جگہ سوائے اس مشکوک پانی کے اور کوئی پانی نہیں ہے تو کیا کرے؟

جواب: اس مشکوک پانی سے بھی وضو کرے گا۔ اور پھر تیمم بھی کرے۔ صرف ایک پر یعنی وضو یا تیمم پر اکتفا جائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: پسینہ جانوروں کا کیسا ہے؟

جواب: پسینہ ہر جانور کا اس کے جھوٹے کے حکم میں ہے جس کا جھوٹا پاک ہے۔ اس کا پسینہ بھی

پاک ہے اور جس کا جھوٹا ناپاک ہے۔ اس کا پسینہ بھی ناپاک ہے۔ اور جس کا جھوٹا مکروہ ہے اس کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔

سوال: اور کوئی کا پسینہ کیسا ہے؟

جواب: ناپاک ہے۔ خواہ کافر ہو یا مشرک جہنی ہو یا مائتھہ نہ اس سے کپڑے ناپاک ہوتے ہیں نہ بدن۔ (در مختار)

سوال: لعاب باطنی کا کہ جو اس کی سونڈ کے اندر گرتا ہے کیسا ہے؟

جواب: ناپاک ہے۔ (عالمگیری)

بابت پانی کی پاکی اور ناپاکی کے مسائل میں

سوال: مطلق پانی کہ جس سے نجاست حکمیہ دور ہوتی ہے۔ کتنی قسم پر ہے؟

جواب: دو قسم پر ہے۔ ایک جاری پانی۔ دوسرا بند پانی۔

سوال: جاری پانی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جس کو لوگ عرف میں بہتا ہوا کہیں۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: کس مقدار میں نجاست گر جانے سے جاری پانی ناپاک ہوتا؟

جواب: جاری پانی نجاست کی مقدار پر نجس نہیں ہوتا جب تک کہ نجاست کا اثر جاری پانی کے

اوصاف ثلاثہ یعنی رنگ اور بو اور مزہ کو نہ بدل دے۔ حیرت وقت نجاست کے سبب ایک بھی صفت

جاری پانی کی متغیر ہوگی جاری ناپاک ہو جائے گا۔ (تنویر الابصار)

سوال: جاری پانی کا کوئی وصف جب نجاست سے بدل جائے تو پھر کس طرح پاک ہو سکتا ہے؟

جواب: جب پانی پاک اس میں اس قدر مل جائے کہ اس کے وصف متغیرہ کو دور کر دے تب

پاک ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال: بہت سے آدمی دھو رہے یا نہر کے کنارے بیٹھ کر وضو کریں۔ تو کیا وضو جائز ہوگا؟

جواب: وہاں جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ہر چھت پر نجاست پڑی ہوئی ہو اور معینہ برس اور چھت ٹپک کر کپڑے پر پانی پڑا تو اب

یہ کپڑا ناپاک ہو یا نہیں؟
 جواب: جب تک مینہ برس رہا ہے۔ جاری پانی کے حکم میں ہے۔ اس وقت تک ٹپکے سے کپڑا ناپاک نہیں ہوتا
 جس وقت مینہ بند ہو گا۔ پھر اگر پانی ٹپکے گا تو کپڑا ناپاک ہو جائے گا۔ اور یہ حکم ملہارت کا عین
 برسنے کی حالت میں بھی اس وقت تک ہے جبکہ پانی کے اوصاف ثلاثہ میں تغیر نہ ہو اور اگر چھت
 کی نجاست کے اثر سے ٹپکے کے پانی میں تغیر ہو گیا ہے تو عین برسنے کی حالت میں بھی کپڑا ناپاک ہو
 جائے گا۔ اسی طرح اگر چھت پر متفرق مقامات میں نجاست پڑی ہوئی ہے۔ مگر پرنالے کے سے
 پر نہیں ہے اور مینہ کا پانی بغیر تغیر اوصاف ثلاثہ کے پرنالہ سے جاری ہوا۔ وہ بھی پاک ہے۔ اور
 اگر نجاست پرنالہ کے پاس ہے۔ اور اکثر پانی یا نصف اس نجاست سے مل کر آتا ہے۔ تو اب یہ
 پانی ناپاک ہے۔ (عالمگیری۔ کبیری۔ در مختار)

سوال: بند پانی کے قسم پر ہے؟

جواب: دو قسم پر ایک قلیل دوسرا کثیر۔

سوال: بند پانی کثیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: بند پانی کثیر وہ ہے کہ ایک طرف کی نجاست پڑی ہوئی کا اثر دوسری طرف کو نہ پہنچے۔ علماء
 متاخرین نے اس کی مقدار عام فہم یوں کر دی ہے جو عرض وہ در وہ مربع یعنی چالیس گز اور
 قدر اڑتالیس گز ہو اس میں پانی کثیر ہوتا ہے۔ اس مقدار کے عرض میں ایک طرف کی نجاست کا
 اثر دوسری طرف نہیں پہنچتا ہے۔ اور عرض کبیر بھی اس مقدار سے تعبیر کیا جائے گا۔

(تنویر الابصار۔ در مختار۔ عالمگیری)

سوال: مقدار طول اور عرض کی تو کثیر پانی کی معلوم ہو گئی ہے مگر عمق یعنی گہرائی کی مقدار نہیں معلوم

ہوئی یہ بھی بیان فرمائیے کہ گہرائی کس قدر معتبر رکھی گئی ہے؟

جواب: گہرائی صرف اس قدر معتبر ہے جس سے پانی بھرنے کے وقت چلو سے زمین گھل نہ جائے

اور یہی گہرائی جاری پانی کے لیے بھی ہے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال: کثیر پانی کی پانی اور ناپاک کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی پانی اور ناپاک کا حکم وہی ہے جو جاری پانی کا ہے۔ یعنی جب اثر نجاست سے

ایک صفت بھی بد لے خواہ رنگ بد لے یا مزہ بلے یا بو بد لے اسی وقت پانی بھی ناپاک ہو جائیگا۔ (تویر الابصار)
سوال: ریاب حوض اوپر سے وہ درودہ کی مقدار ہے اور نیچے سے لم ہے ایسا حوض نجاست کرنے
سے ناپاک ہو گیا یا نہیں؟

جواب: نہیں، ہاں جب اوپر کا پانی فنا ہو کر نیچے اس مقدار سے پہنچے جو وہ درودہ سے کم ہو۔
تو ناپاک ہوگا۔ (در مختار)

سوال: ایک حوض نیچے سے نووہ درودہ ہے اور اوپر سے اتنا نہیں نجاست کر جائے تو اس
کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس حوض کا پانی ناپاک ہے جب تک نیچے وہ درودہ کی مقدار کو نہ پہنچے۔ (در مختار)

سوال: حوض کبیر میں جہاں نجاست پڑی ہوئی ہے وہ جگہ بھی پاک ہے یا نہیں؟

جواب: اگر نجاست نظر آتی ہے تو ناپاک ہے اس جگہ سے بقدر ایسا، چھوٹے حوض کے ہٹ کر وضو
اور غسل کرے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک جوہڑ جس میں پانی ناپاک بھرا تھا پھر وہ خشک ہو گیا دوبارہ اس میں پانی بارش یا
جمع ہوا تو اب وہ پہلی نجاست، اس پانی سے عود کرے گی یا نہیں؟

جواب: عود نہیں کرے گی اور یہ پانی پاک ہے۔ (عالمگیری)

سوال: حوض کبیر میں کافی جمی ہوئی ہو اس سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کافی ہلانے سے ہل جاتی ہے تب تو درست ہے ورنہ نہیں اسی طرح پانی پر جمی
ہوئی برف کا بھی یہی حکم ہے۔ (عالمگیری - کبیری)

سوال: اکثر جنگلوں میں کثیر اور تیل مقدار کے پانیوں میں بوجہ گربانے پتے وغیرہ کے بدبو آنے
لگتی ہے۔ ایسے پانی سے بھی وضو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں درست ہے نجاست کے سبب سے تو ذرا سے تغیر کا بھی اعتبار ہے اور پاک
چیز کے سبب سے تغیر کا اس وقت اعتبار ہے جبکہ تیل پن جانار ہے یا نام پانی کا پانی نہ
ہے گا۔ (عالمگیری)

سوال: کسی پانی میں بدبو تو آرہی ہے مگر نہیں معلوم کہ بدبو نجاست کی ہے یا پاک چیز کی ایسے

پانی سے ومنو اور غسل درست ہے یا نہیں؟

جواب: درست ہے جب تک وقوع نجاست کا علم نہ ہو۔ اس لیے کہ اکثر پانی ٹھہرنے سے

بھی بدبودار ہو جاتا ہے۔ (درمختار)

سوال: بند پانی قلیل کس کو کہتے ہیں؟

جواب: جو مقدار میں وہ وہ درود سے کم ہو؟

سوال: قلیل پانی کا وقوع نجاست سے کیا حکم ہے؟

جواب: قلیل پانی تو قلیل نجاست سے ہی ناپاک ہو جائے گا۔ اس پانی کے لیے تغیر اوصاف

مشاکتہ کی تید نہیں ہے۔ (درمختار)

سوال: کتنی قلیل نجاست اس پانی کو ناپاک کر دے گی؟

جواب: جس کے گرنے سے پانی کو حرکت ہو جائے۔ (ردالمحتار)

سوال: کنوئیں میں اونٹ اور بکری کی مینگنیاں یا گوبر اور اید گر جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک بہت نہ گریں کنواں پاک ہے اور یہ حکم ٹوٹی اور ثابت ترا اور خشک سب

پر یکساں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: بہت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: بہت وہ ہے جس کو مبتلا بہت سمجھے۔ (عالمگیری رشامی)

سوال: کتے اور چیل کی بیٹ سے کنواں نجس ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب: ان سے کنواں نجس نہیں ہوتا۔ (درمختار)

سوال: آپ نے تو بیان کیا ہے کہ قلیل نجاست قلیل پانی کو نجس کر دیتی ہے پھر اس کی کیا وجہ

کہ گوبر اور لید وغیرہ مذکورہ صدر نجاستوں سے جب تک بہت نہ ہو کنواں نجس نہیں ہوتا؟

جواب: ایک قیاس تو یہی چاہتا ہے کہ کنواں ان چیزوں سے ناپاک ہو جائے۔ مگر عموم بولنے کے سبب

ایک حد تک نماص چیزوں کے ساتھ کنوئیں کو نجس نہیں کیا گیا۔ دوسرے کنوئیں کے احکام بر خلاف

قیاس آثار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ثابت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کسی شے نجس سے تو سارا پانی

بہت مبتلا ہے جس کو سوا۔ اس کنوئیں کے پانی کے اور پانی نہ ملے ۱۲

نجس نکالا جائے اور کسی شے سے چند ڈول اور کسی شے نجس سے کچھ بھی نہیں جیسے کہ آگے مفصل مسائل معلوم ہوں گے۔ اس لیے کنوئیں کے ساتھ اور قبیل پانی ملحق نہیں ہو سکتے۔ اگر مشکے وغیرہ میں ان مذکورہ نجاستوں میں سے تھوڑی سی نجاست بھی گر جائے گی، تو فوراً سارا پانی پھینکا جائے گا۔ (ہدایہ)

سوال: اس حکم میں جنگل اور شہر کے کنوؤں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟
جواب: ہاں فرق ہے یہ حکم بہ سبب ضرورت اور نہ بچاؤ ہو سکنے کے جنگل اور ان کنوؤں کے ساتھ جہاں مویشی کی آمدورفت زیادہ رہتی ہے مخصوص ہے اور شہر میں بھی اگر ضرورت مجبور کرے تو بموجب اس مسئلہ سارے کے الضرورات تبيح المحظورات جب تک بہت نہ ہوں مینگنی وغیرہ سے ناپاک ہوگا۔ (شامی)

سوال: کنوئیں کے مفصل احکامات بیان کیجئے؟

جواب: کنوئیں کا پانی جن چیزوں کے گرنے سے نکالا جاتا ہے دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک قسم کی چیزیں تو وہ ہیں کہ جن کے گرنے سے باجماع سلف پانی نکالنا واجب ہے اور پانی نکالنا ہی، کنوئیں کی طہارت ہے۔ دوسری قسم کی وہ ہیں جن سے کنوئیں کا پانی نکالنا مستحب ہے اور یہ اسی کنوئیں کے لیے ہے جو وہ درودہ کی مقدار کا نہیں ہے اور اگر وہ درودہ کی مقدار کا کنواں ہوگا تو وہ مثل جاری اور کثیر پانی کے ہوگا اور اس کے احکامات اوپر درج ہو چکے ہیں۔ (عالمگیری تنویر الابصار)

سوال: وہ کیا چیزیں ہیں جن سے پانی کنوئیں کا نکالنا واجب ہے؟

جواب: وہ دو قسم کی چیزیں ہیں ایک قسم کی چیزیں تو ایسی ہیں جن کے گرنے سے سارے کنوئیں کا پانی نکالنا ہے دوسری قسم کی چیزیں وہ ہیں جن سے سارا پانی نہیں نکلتا۔ کچھ معینہ ڈول نکالے جاتے ہیں۔

سوال: وہ کیا چیزیں ہیں جن سے سارا پانی نکالنا واجب ہے؟

جواب: اول کنوئیں میں گر کر مرنے سے کبیر الاندام جاندار کا۔ مثل بکری اور آدمی وغیرہ کے دوسرے

لے ضرورتیں ناجائز کو جائز کر دیتی ہیں۔ مثلاً اس پیاسے کو کہ جس کو جان کا خوف ہو شراب کا پینا اور ایسے ہی بھوکے کو خنزیر کا گوشت کھانا علیٰ ہذا القیاس اور بہت سی چیزیں ہیں کہ جن کو ضرورت نے جائز کر دیا۔ اسی قاعدہ کے تحت ہندوستان میں وہ انویں بھی داخل ہیں جن میں بے طہارت کفار نہاتے وقت ان کی دھوتیوں کی پھینٹیں پڑتی ہیں اور عورتوں کی بھونجی بھی اسی سے کہتے ہیں۔ غفر اللہ ذنوبنا

پھٹنا اور پھول جانا ان جانوروں کا کہ جن کے اندر خون جاری ہے خواہ چھوٹے ہوں مثل چڑیا اور چوہے وغیرہ کے یا متوسط ہوں مثل مرغی وغیرہ کے مگر آبی نہ ہوں۔ عام ہیں اس سے کہ یہ جانور باہر کنویں سے پھٹ پھول کر اندر کنویں کے گرسے ہوں یا اندر گر کر پھٹے پھولے ہوں تیسرے بدر جانوروں کا مجرد کرنا خواہ مرے یا تہ مرے چوتھے کا فر مردہ کا کرنا۔ پانچویں مسلمان مردہ کا غسل سے پہلے کرنا۔ چھٹے اس جانور کا زندہ برآمد ہونا جس کا جھوٹا ناپاک ہو یا مشکوک بشرطیکہ منہ اس کا گرنے کے وقت پانی میں ڈوبا ہو۔ ساتویں نجاست حقیقی کا کرنا خواہ خفیضہ ہو یا علینظہ۔ (کبیری۔ عالمگیری۔ مراقی الفلاح۔ تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: کنوئیں میں اگر جوتی گر جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: سارا پانی نکالا جائے بشرطیکہ جوتی مستعملہ میں نجاست کا لگا رہنا یقینی ہو ورنہ نہیں۔

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جن سے سارا پانی نکلتا ہے معہ مقدار برآمدگی پانی کے بیان فرمائیے؟

جواب: جو جانور کہ دموشی میں مثل کبوتر اور بلی کے اگر وہ کنوئیں میں سے مردہ نکلیں تو چالیس ٹول سے ساٹھ ٹول تک نکالے جائیں گے اور اگر وہ جانور دموی مثل چوہے اور چڑیا کے ہیں تو ان کے

مرنے سے صرف تیس ٹول تک نکالے جائیں گے۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: وہ کون سے جانور ہیں جن کے مرنے سے کنوئیں کا پانی نجس نہیں ہوتا؟

جواب: جن جانوروں میں خون جاری نہیں ہے۔ ان کے گر کر مرنے سے کنوئیں نجس نہیں ہوتا مثل

بچھو کن کھجور اور بھڑ وغیرہ کے (شامی)

سوال: جو جانور کہ چوہے اور بلی کے درمیان ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے لیے وہی حکم ہے جو چوہے کے لیے یعنی ۲۰ سے ۳۰ ٹول تک۔ (تنویر الابصار)

سوال: جو جانور کہ بلی اور بکری کے درمیان ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے لیے وہی حکم ہے جو بلی کے لیے ہے یعنی ۴۰ ٹول سے ۶۰ ٹول تک اس کو یاد رکھنا

لے پھٹنے اور پھولنے میں بالوں کا جھبڑنا بھی داخل ہے (درمختار) مثلاً کچھوا، مینڈک وغیرہ۔ یہ حکم بوجہ نجس العین

ہونے کے ہے اس کا اگر ایک بال بھی گر جائے تو اس پانی کنوئیں کا نکالا جائیگا خواہ بعد غسل کے گرے یا قبل غسل کے

ھے اگر ایک قطرہ پیشاب کا گر جائیگا خواہ وہ پیشاب کا قطرہ آدمی کا ہو یا گائے بھینس وغیرہ کا۔ دموی وہ جانور

ہے جس کے اندر خون جاری ہو۔ وہ چوہا ۱۲ استحباً تا ۱۲

چاہیے کہ جو جانور چھوٹے جسم اور متوسط جسم کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ چھوٹے کے حکم میں رہے گا۔ اور جو جانور کہ متوسط اور بے لانا کے درمیان کا ہے وہ ہمیشہ متوسط الانام کے حکم میں رہے گا۔ (عالمگیری)

سوال: دو چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

جواب: ایک چوہے کا حکم رکھتے ہیں۔ (درمختار)

سوال: تین چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

جواب: تین چوہے سے پانچ چوہے تک بتی کا حکم رکھتے ہیں۔ (درمختار)

سوال: چھ چوہے کس کا حکم رکھتے ہیں؟

جواب: چھ چوہے ایک بکرے کا حکم رکھتے ہیں۔ (درمختار)

سوال: دو بتی کس کا حکم رکھتی ہیں؟

جواب: دو بتی ایک بکرے کا حکم رکھتی ہیں۔ (درمختار)

سوال: آدمی کا بچہ اور بکرے کا بچہ کس کا حکم رکھتا ہے؟

جواب: ہر بچہ اپنے بڑے کا حکم رکھتا ہے تو آدمی کے بچے کے گر گرنے سے خواہ سستہ ہی ہو سارا

پانی نکالا جائے گا۔ اسی طرح بکری کے بچے سے بھی۔ (ردالمحتار)

سوال: اگر زخمی چوہا کنویں سے برآمد ہو تو کس قدر پانی نکلے گا؟

جواب: سارا پانی نکالنا چاہیے۔ (شامی)

سوال: یہ چیزیں کہ جن سے پانی نکالا جاتا ہے۔ اگر کنویں میں پڑی رہیں اور پانی نکال دیا جائے

تب بھی پاک ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں۔ پہلے ان چیزوں کو نکالے بعد میں پانی نکالے تب کنواں پاک ہوگا ہاں اگر کنویں

میں ایسی چیز گری کہ جو غائب ہو جائے اور اس کا نکالنا غیر ممکن ہے۔ مثل لکڑی یا پاک یا نجس کپڑے

کے ٹکڑے۔ تو کنویں کے ساتھ ہی یہ چیزیں پاک ہو جائیں گی۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال: کسی مٹکے یا گھڑے میں کوئی جانور مر گیا۔ اور وہ پانی کسی کنویں میں ڈالا گیا تو اس کنویں کے

لئے کیا حکم ہے؟

جواب: جو اس جانور پر کنویں میں گر گرنے کا حکم تھا۔ وہی اس پانی پر ہوگا۔ مثلاً چوہا مٹکے میں مرا

اور وہ پانی کنویں میں ڈالا گیا تو اب بیس سے تیس ڈول نکلے جائیں گے۔ اور اگر ٹکے میں پھٹ پھول گیا تھا اور پھر پانی کنویں میں ڈالا گیا۔ تو اب سارا پانی کنویں کا نکلے گا۔ (عالمگیری)

سوال: یہ حکم ٹکے کے پانی کے ساتھ ہے۔ یا ایک قطرہ گرجانے پر بھی یہی حکم ہے؟

جواب: ایک قطرہ کے گرجانے سے بھی وہی حکم ہے جو ایک ٹکے سے ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: دو کنویں ہیں ایک ان میں سے ایسا ہے جس میں سے بیس ڈول نکالنے واجب ہیں نکلنے والے نے پہلا ڈول نکال کر دوسرے کنویں میں ڈال دیا اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس دوسرے کنویں میں سے بھی بیس ڈول نکال ڈالے پانی پاک ہو جائیگا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کنواں نجاست کے گڑھے کے قریب ہو تو اس کنویں کے پانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب تک اس کنویں کے پانی میں اثر نجاست نہ معلوم ہو پاک ہے۔ خواہ دس گز کے فاصلے پر ہو یا ایک گز کے۔ اس میں فاصلہ معتبر نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: دوسری قسم کی چیزیں اوپر بیان کی گئی ہیں۔ اب بیان کیجئے کہ وہ کیا کیا چیزیں ہیں، جن کے گرنے سے کنویں کا پانی نکالنا مستحب ہے؟

جواب: چوہے کے گر کر زندہ نکل آنے سے بیس ڈول نکالنا مستحب ہے۔ دوسرے بتی اور مرغی جو کھلی پھرتی ہیں ان کے گرنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ تیسرے جنبی اور بے وضو کنویں میں اترنے سے چالیس ڈول پانی نکالنا مستحب ہے۔ (عالمگیری شامی)

سوال: ڈول کی کوئی مقدار معین ہے یا نہیں؟

جواب: جو ڈول جس کنویں پر ہو۔ اسی ڈول کی مقدار اس کنویں کے لیے معتبر ہے اور اگر کوئی ڈول مقرر نہیں ہے تو جس ڈول میں ایک صاع پانی آجائے وہ معتبر ہے۔ (در مختار)

سوال: بعض کنویں ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں کنویں کا پانی چرس سے کھینچا جاتا ہے اور چرس میں کئی ڈول پانی آتا ہے۔ اب معینہ ڈولوں کا اندازہ کیا جائے یا ڈول ہی سے کھینچا جائے؟

جواب: حساب کر لیا جائے جب اس قدر پانی کہ جس کا نکالنا واجب ہے برآمد ہو جائے، طہارت حاصل ہو جائے گی۔ مثلاً بیس ڈول واجب دو چرس میں آتے ہیں تو دو چرس پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا اور آدھے سے زیادہ ڈول کا پانی سے بھرا ہوا ہونا شمار میں کفایت کرتا ہے۔ (در مختار)

سوال: ایک کنویں میں سے پانی چالیس ٹوٹوں نکالنا واجب ہو اور اس میں پانی بیس ٹوٹوں ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: اسی قدر یعنی بیس ٹوٹوں پانی نکال دینے سے کنواں پاک ہو جائے گا بعد اس پانی نکالنے کے پھر کنویں میں زیادہ پانی ہو جائے تو پھر پانی نہ نکالا جائے۔ (شامی)

سوال: بعض کنوؤں کی سوتیلیں ایسی ہوتی ہیں کہ جس قدر پانی نکالو مگر خالی نہیں ہوتا۔ جب ایسے کنوؤں سے سارا پانی نکالنے کی ضرورت ہو تو سارا پانی کس طرح نکالا جائے؟

جواب: جس قدر پانی اس کنویں میں نکالنے سے پہلے ہو اس کا اندازہ ان دو متقی مردوں سے کر لے جن کو پانی کی خوب شکل ہو۔ درتہ یوں کرے کہ ایک رسی کے سر سے میں ایک وزنی شے باندھ کر کنویں میں ڈالی جائے اور پھر اس وزنی شے کو کنویں کی تہ تک پہنچائے۔ جب رسی ڈھیل معلوم ہونے لگے۔ اس وقت اس کو اچھی طرح قائم کر کے رسی کے اس مقام پر جو سطح پانی سے متصل ہو نکال کر ایک گہرے پھر اس وزنی شے کی درمیان کی تر رہے کو ہاتھوں سے تلے جس قدر پیمائش میں آوے اسی قدر پانی اس کنویں سے برآمد ہوگا۔ پانی نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک گھنٹہ یا ایک پھر پانی نکالنے پر جس قدر پانی تم ہو جائے اسی قدر گھنٹوں یا پھروں کے حساب سے پانی نکلوایا جائے۔ مثلاً ایک کنویں میں دس ہاتھ پانی ہے اور ایک گھنٹہ میں دو ہاتھ پانی متواتر نکالنے پر کم ہو تو پانچ گھنٹے تک اس میں سے کھینچا جاوے۔ خواہ جدید پانی آتا رہے اور کنواں خالی نہ ہو۔ (ہدایہ)

سوال: ایسے کنویں کی نسبت جو کہ پلندا چھڑے نہیں ہو سکتے ہیں۔ بعض علماء نے تین سو ٹوٹوں کا فتویٰ دیا ہے یہ کیونکر ہے؟

جواب: یہ فتویٰ قول ضعیف ہے اور اس کی اصل یہ ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتویٰ کو بغداد شریف کے کنوؤں کے ساتھ ہی مخصوص کر دیا تھا جب کہ انہوں نے دیکھا کہ تین سو ٹوٹوں سے زائد پانی بغداد شریف کے کنوؤں میں نہیں ہے تو اس قول سے بھی سارا پانی نکال دینا ثابت ہوا۔ بھلا یہ کیونکر ہو سکتا تھا کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ ایک عدد مخصوص پر تمام دنیا کے کنوؤں پر فتویٰ دے دیتے، جبکہ فقہاء صحابہ کا عمل سارا پانی نکالنے کا نجاست کے سبب سے ہوا چنانچہ حضرت عبداللہ ابن عباس و حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مخالف اس کے منقول ہے۔

بڑی غلطی ہے ان علماء کی جو بے سمجھی سے اس قول کو امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب کر کے تمام دنیا کے کنوؤں پر فتوے دے رہے ہیں حالانکہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے جہاں یہ فتویٰ دیا ہے اس عدد مخصوص سے سارے ہی پانی نکالنے کا فتویٰ دیا ہے جیسا کہ ثابت ہوا۔ (شامی)

سوال: کنواں پاک ہونے کے بعد ڈول اور سی کو بھی دھوئے یا کیا؟

جواب: کنویں کی طہارت کے ساتھ اس کی سب چیزیں طبعاً پاک ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ چمکی اور کنویں کا گرد و پیش اور پانی نکالنے والے کا ہاتھ بھی پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ استنباح کرنے والے کا ہاتھ پاک ہو جاتا ہے۔ محل کی طہارت سے۔ (شامی)

سوال: جانور کے گرنے سے پانی کی ناپاکی کلب سے حکم ہوگا؟

جواب: جب سے جانور کے گرنے کا وقت معلوم ہوگا۔ (تنویر الابصار)

سوال: اگر وقت گرنے کا نہیں معلوم ہوا تو کب سے نجاست شمار ہوگی؟

جواب: اگر جانور پھٹا پھولا نہیں ہے تو ایک رات اور ایک دن پہلے وقت علم سے کنویں پر ناپاکی کا حکم ہوگا۔ اور اگر پھٹ کر پھول گیا ہے، تو تین رات دن پہلے سے نجاست کا حکم ہوگا۔ پہلی صورت میں ایک رات دن کی نمازیں اور دوسری صورت میں تین رات دن کی نمازیں پھیری جاویں بشرطیکہ غسل اور وضو اس پانی سے کیا ہو۔ (عالمگیری)

سوال: جنگل میں یا اور کسی جگہ پانی ملا کر اس پانی کی حالت سے شبہ ہوتا ہے کہ پانی ناپاک ہے اور کوئی آدمی بھی نہیں جس سے دریافت کرے۔ ایسی حالت میں کیا کرے؟

جواب: اسی پانی سے وضو کرنا جائز ہے جب تک یقین نجاست کا نہ ہو اور اس شخص پر وضو کا حال واجب بھی نہیں ہے۔ (در مختار شامی)

سوال: زندہ جانور قلیل پانی پر سے گزرا اور جنگل میں سوائے اس پانی کے اور پانی بھی نہیں ہے۔ اب کیا کرے؟

جواب: اگر اس کو یقین ہے کہ اس زندہ سے اس پانی میں سے پیا ہے۔ تب تو وضو درست نہیں ہے۔ ورنہ درست ہے۔

سوال: اکثر نہاتے وقت یا وضو کرتے ہوئے پانی مستعمل کی چھینٹیں پاک پانی میں ڈال جاتی ہیں۔

ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر پاک ہے جب تک مستعمل پانی غالب نہ ہو؟ (عالمگیری)

سوال: مستعمل پانی پینا کیسا؟

جواب: مکروہ ہے۔ (درمختار)

سوال: جو پانی کربخاست حقیقی۔ اس سبب سے شراب ہو جائے یا انکو کسی اور نام میں بھی لایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہر منظور پانی اور سمانہ شلالتہ کے ایا، صفت کی تغیر سے مثل پیشاب کے ہے اس کو تو کسی کام میں نہیں لایا جاسکتا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو جانوروں کو پلانا اور اس سے کھانا کرنا درست ہے لیکن اس کھارہ کو مسجد میں نہ نذر کرے۔ (عالمگیری)

باب استنجائے کرنے کے بیان میں

سوال: بیت الخلاء میں کس طرح جاوے؟

جواب: ۱۱۔ بیت الخلاء میں جانے سے پہلے اس انگوٹھی اور تعویذ کو دور کرے جس میں آیات قرآنی یا اسمائے الٰہی لکھے ہوں پھر جاتے وقت یر دعا پڑھے۔ **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخُبَائِثِ** یعنی اے اللہ پناہ مانگا ہوں تیرے ساتھ پلیدی اور پلیدی چیزوں سے پاخانہ میں داخل ہونے وقت، اول بایاں پاؤں رکھے۔ اور جب پاخانہ سے نکلے تو اول دامنہ قدم باہر نکالے کھڑے ہو کر پا باہر یا تہ بند نہ کھولے۔ جب قدم چہرے پر قریب بیٹھنے کو ہو تو تہ کشد، عورت کرے۔ بیٹھنے میں پانہانہ کے وقت بائیں طرف کو جھکا رہے۔ بعد فارغ ہونے کے یر دعا پڑھے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَاقِبَتِي** یعنی شکر ہے اس اللہ کا جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور سلامتی عطا کی۔ (نور الایضاح و عالمگیری)

سوال: وہ کونسی جگہ ہے جہاں پاخانہ اور پیشاب منع ہے؟

جواب: مسجد اور عید گاہ کے پاس قبرستان اور چوپایوں کے درمیان۔ پانی کے اندر خواہ جاری ہو یا بستہ۔ لوگوں کے راستے میں اگے ہوئے کھیتوں میں ہر سو راج کے اندر وضو اور غسل کی جگہ پھلے

۱۲۔ اگر کھیتوں اور عین کے کنارہ پر بھی مکروہ ہے۔

پھولے وزعت کے نیچے۔ اسی طرح اس وزعت کے نیچے جس کے سایہ میں لوگ بیٹھتے ہوں۔ ان کے
بگہ پیشاب پانخانہ منع ہے۔ (تنویر الالبصار در مختار)

سوال: وہ کیا باتیں ہیں جو پانخانہ اور پیشاب کے وقت مکروہ اور خلاف اولیٰ ہیں؟
جواب: اگر ننگے سر پانخانہ پھرنایا یا پیشاب کرنا۔ پانخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے کلام کرتا۔ پانخانہ میں
بہت دیر تک بیٹھا رہنا۔ کھڑے ہو کر یا ٹیٹ کر بلا غدر پانخانہ پھرنایا یا پیشاب کرنا۔ بلا ضرورت پانخانہ
اور پیشاب کرنا اور شرمگاہ کو دیکھنا۔ تھوکتا زناک سننا۔ پیشاب گاہ سے عبث فعل کرنا۔ دائیں بائیں
پھرنے پر بار بار دیکھنا۔ آسمان کی طرف سر اٹھا کر دیکھنا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پشت کرنا اسی طرح چاند
سورج اور ہوا کی جانب رخ کرنا نیچے کی بگہ سے اوپر کو پیشاب کرنا۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: وہ کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے؟

جواب: اینٹ پنختہ۔ ٹھیکری رٹڈی۔ کوئلہ۔ کاندر جانوروں کا چارہ اور ہر چیز حرمت والی اور نفع دینے
والی سے اور گوبر سے استنجا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (تنویر الالبصار۔ در مختار)

سوال: وہ کیا چیزیں ہیں جن سے استنجا درست ہے؟

جواب: مٹی کے ڈھیلو۔ سے، پتھر سے، پانی سے، ریت سے علاوہ اس کے ہر اس چیز سے جو حرمت
والی اور نفع دینے والی نہ ہو۔ لیکن پاک کرنے والی اور نجاست کو دور کرنے والی ہو۔ جیسے پرانا روٹی اور
پرانے کپڑے اور پرانی کھال اور لکڑی وغیرہ۔ (مططاوی۔ عالمگیری)

سوال: ڈھیلے اور پتھر سے استنجا کس طرح کرے؟

جواب: سردی کے موسم میں مرد کو ڈھیلو۔ سے استنجا اس طرح کرنا چاہیے کہ پہلا ڈھیلو پیچھے سے
آگے کو کھینچے اور دوسرا ڈھیلو آگے سے پیچھے کو تیسرا ڈھیلو پہلے کے مانند کھینچے۔ گرمی کے موسم میں مرد
اس کے برعکس کرے یعنی اول ڈھیلو پیچھے کو۔ دوسرا آگے کو اور تیسرا پیچھے کو اس لیے کہ
سردی کے موسم میں انٹیسین مرد کے سمٹے رہتے ہیں اور گرمیوں میں پھٹکے ہوئے اگر برعکس نہیں کرے گا۔ یعنی

لہ اسی طرح ذکر بھی زبان سے کرے اور نہ سلام کا جواب دے۔ نہ چھینک کا نہ اذان کا۔ اس سے بجا پیر پیدا

ہوتی ہے۔ اس حکم میں ہم حنفیوں کے نزدیک جنک اور شہر سب برابر ہیں۔ چھوٹے بچوں کی ماؤں کو نہ بیاہے۔

کہ اپنے بچوں کو قبلہ کے رخ سے پیر لیا کریں۔

اول ڈھیلا پہلے آگے کو لادے گا تو انٹیمین آلودہ نجاست ہو جائیں گے۔ اور عورت دونوں موسموں میں آگے کو ہی کھینچے۔ (عالمگیری)

سوال: کس قدر شمار ڈھیلوں میں چاہیے؟

جواب: کوئی شمار معتبر نہیں ہے۔ اس لیے کہ استنجا کرنے سے مقصود پاکی ہے خواہ ایک سے ہو یا تین سے یا پانچ سے یا زیادہ سے اور احادیث میں جو تین ڈھیلوں کا ذکر آیا ہے وہ غالباً عورت کے موافق ہے۔ (عالمگیری)

سوال: بعد ڈھیلے وغیرہ کے پانی سے دھونا کیسا؟

جواب: سنت ہے اور اگر مخرج سے نجاست تجاوز کر گئی ہے تو فرض ہے (عالمگیری) تنویر الابصار۔ در مختار۔
سوال: پانی سے استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: یہ ہے کہ قبلہ کی طرف سے رخ بچا کر بیٹھے۔ اگر روزہ دار نہ ہو تو پاخانہ کی جگہ خوب ڈھیلا کرے اور بائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی کو ابتداء استنحی میں دوسری انگلی سے اُونچا کر کے نجاست کی جگہ کو دھو۔ پھر بیچ کی انگلی کے پاس کی انگلی کو اُونچا کر کے اس سے دھو۔ پھر چھنگلی انگلی سے دھو۔ سب کے بعد انگوٹھے کے پاس انگلی سے دھو۔ یہاں تک کہ چکنائی دور ہو جاوے اور طہارت کا یقین ہو اور عورت اول دو انگلیوں سے شروع کرے یعنی بیچ کی انگلی اور اس کے برابر والی سے پھر مرد کی طرح طہارت شروع کرے۔ اگر موسم سرما ہو اور پانی بھی سرد ہو تو دھونے میں زیادہ مبالغہ کیا جائے، ورنہ ظن غالب پر عمل کرے اور انگلیوں کی چوڑائی سے استنجا کرے۔ انگلیوں کے سر سے نہ کرے پانی بھی نرمی سے ڈالے اور انگلیوں سے ملنے میں سختی نہ کرے۔ (عالمگیری مراقی الفلاح)

سوال: پانی سے استنجا کرنے میں پہلے پاخانہ کی جگہ کو دھو۔ پھر یا پیشاب کی جگہ کو؟

جواب: صاحبین کے نزدیک اول پیشاب کی جگہ کو دھو۔ پھر بعد میں پاخانہ کی جگہ کو (عالمگیری)

سوال: عورت مستحاضہ کو علاوہ وقت پاخانہ اور پیشاب کے کیا استنجا کرنا ضروری ہے؟

جواب: مستحاضہ عورت پر ہر وقت کی نماز کے لیے استنجا کرنا واجب نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کا بایاں ہاتھ شل ہو جاوے یا کوئی عارضہ ایسا ہو کہ اس سے استنجا نہ کر سکے تو وہ کس طرح پانی سے استنجا کرے؟

جواب: اگر کوئی پانی ڈالنے والا نہیں ہے اور نہ جاری پانی پر قدرت ہے تو صرف ڈھیلوں پر ہی کفایت کرے استنجا اس کے حق میں ساقط ہے اور اگر بیوی یا لونڈی یا جاری پانی پر قادر ہو تو وہ اپنے ہاتھ سے ہی دھو لے۔ ایسی حالت میں دابہ نہ ہانڈے سے دھونے میں کراہت نہیں ہے (عالمگیری شامی)

سوال: اگر کسی کے دونوں ہاتھ لہجے ہوں تو وہ کس طرح کرے؟

جواب: ایسے شخص سے استنجا بالکل اسی وقت ساقط ہوگا جبکہ بیوی یا لونڈی نہ ہو اگر بیوی یا لونڈی ہو تو ان سے استنجا کرالے۔ اسی طرح وہ بیمار جس کے پاس کوئی عورت ایسی نہیں جس سے کہ جماع حلال ہے۔ اس سے بھی استنجا ساقط ہے۔ (در مختار)

سوال: کسی بیمار عورت کا شوہر موجود نہ ہو بہن اور بیٹی موجود ہوں۔ ان سے بھی استنجا کر سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں اس عورت سے بھی استنجا ساقط ہوا۔ جس طرح کہ مرد سے استنجا ساقط ہوا جب اس کی بیوی یا لونڈی نہ ہو۔ بیٹیا اور بھائی ہو۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال: مرد کو اپنی پیشاب گاہ دائیں ہاتھ میں پکڑ کر استنجا کرنا کیسا؟

جواب: مکروہ ہے۔ بشرطیکہ بائیں ہاتھ صحیح موجود ہو ورنہ پھر کراہت بھی نہیں۔ (عالمگیری)

کتاب الصلوة

باب نمازوں کے اوقات کے بیان میں

سوال: فرض نمازوں کے اوقات بیان کیجئے کہ کیا ہیں؟

جواب: پانچ ہیں۔ فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشاء۔

سوال: فجر کی نماز کا وقت کب سے ہوتا ہے؟

جواب: فجر کی نماز کا وقت صبح ثانی یعنی صبح صادق سے شروع ہوتا ہے اور آفتاب کے نکلنے

تک رہتا ہے۔ (ہدایہ)

سوال: کیا کوئی اور بھی صبح ہے؟

جواب: ہاں ہے جس کو صبح اول یعنی کاذب کہتے ہیں۔ (ہدایہ)

سوال: ان کی شناخت بتلائیے؟

جواب: صبح ثانی یعنی صادق اس سفیدی کو کہتے ہیں کہ جو کنارہ آسمان پر عرصہ نا پھلتی ہے۔ برخلاف

صبح اول یعنی کاذب کے وہ لولہ تختوں، دیر کو ظاہر ہوتی ہے اور پھر اس کے بعد اندھیرا ہو جاتا

ہے صبح کاذب میں نہ نماز کا وقت داخل ہے نہ روز ہے۔ (ہدایہ)

سوال: ظہر کی نماز کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: ظہر کی نماز کا وقت زوال سے شروع ہوتا ہے اور جب تک سایہ دو مثل ہو سوائے

سایہ اصلی کے اس وقت تک رہتا ہے۔ (تویر الابصار)

سوال: سایہ اصلی کس کو کہتے ہیں؟

جواب: سایہ اصلی اس کو کہتے ہیں کہ جو عین استواء کے وقت ہر چیز کا رہتا ہے۔ (تویر الابصار)

سوال: زوال کس کو کہتے ہیں؟

جواب: وسط آسمان سے آفتاب ڈھلنے کو کہتے ہیں۔ (در مختار)

سوال: اصلی سایہ اور زوال کے پیمانے کا طریقہ مشروحاً بیان کیجئے؟
 جواب: یہ طریقہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین میں گاڑے۔ جب تک سایہ کم ہوتا ہے
 اس وقت آفتاب بلندی پر ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہوا کہ آفتاب ٹھہلا اس وقت اس
 سایہ کے سرے پر ایک نشان بناویں اس نشان سے لکڑی تک جو سایہ ہے وہ سایہ اصلی ہے یہ سایہ
 پیمائش میں ہمیشہ چھوڑا جائیگا اس سایہ اصلی سے جہاں سایہ بڑھا۔ اور زوال یعنی اول وقت ظہر
 شروع ہوا ظہر کے اول وقت میں اختلاف نہیں ہے آخر وقت میں اختلاف ہے امام کے نزدیک آخر وقت
 دو نما سایہ ہر چیز کے ہونے تک ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک ہر چیز کے سایہ مثل تک لیکن
 احتیاط اسی میں ہے کہ ظہر کی نماز سایہ کے ایک مثل سے پہلے ہی پڑھے تاکہ بالاتفاق وقت پر نماز
 ادا ہو۔ (شرح وقایہ)

سوال: عصر کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: سایہ کے دو مثل یعنی دو نما ہو جانے سے غروب آفتاب تک۔ (ہدایہ)

سوال: مغرب کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: مغرب کا وقت سورج کے غروب سے شفق کے غائب ہونے تک۔ (ہدایہ)

سوال: شفق کس کو کہتے ہیں؟

جواب: امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شفق اس سفیدی کا نام ہے کہ جو بعد غائب ہونے سُرخی
 کے پیدا ہوتی ہے تو امام صاحب کے نزدیک مغرب کا وقت اس وقت تک ہے اور اسی قول میں

زیادہ احتیاط ہے۔ (عالمگیری)

سوال: عشاء کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: عشاء کا وقت اس شفق کے پھینے سے صبح صادق تک ہے اور وتر کا وقت بھی یہی

ہے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال: یہ تو معلوم ہو گیا کہ ابتداء اور انتہا ہر وقت کی یہ ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ ان اوقات
 میں مستحب وقت ہر ایک نماز کا کونسا ہے۔ یہ بھی بتلا دیجئے؟

جواب: ہر روز کے لیے فجر کی نماز کا مستحب وقت ایسے اجالے میں ہے کہ اگر ظاہر

ہو تو پھر قرأتِ مستحبہ کے ساتھ نماز ادا کرے اور یہ حکم ہر زمانہ میں ہے لیکن نحر کے دن حج کر نیوالوں کے لیے مزدلفہ میں برخلاف اس کے ہے۔ ان کو اس دن اول وقت غلوس یعنی اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے اور ظہر کے وقت میں سایہ مثل کے اندر اندر موسم گرما میں تاخیر اور سرما میں تعجیل مستحب ہے اور عصر کے وقت میں ہر زمانہ میں تاخیر متنبیٰ ہونے سورج تک مستحب ہے مغرب کے وقت میں تعجیل ہر زمانہ میں مستحب ہے۔ عشاء کا وقت تہائی رات تک مستحب ہے اور تہائی سے اڑھنی رات تک مباح ہے اور عورتوں کے لیے ہر زمانہ میں مستحب وقت نماز فجر کا اندھیرے میں ہے کہ جو شروع وقت فجر ہے اور باقی اوقات میں عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ انتظار کریں یہاں تک کہ مرد جانتا سے فارغ ہو جائیں۔ (عالمگیری در مختار شامی)

سوال: ہر کے دن کون سے وقت میں جلدی کرے اور کون سے وقت میں تاخیر؟

جواب: فجر، ظہر اور مغرب کے وقتوں میں تو ادائیگی نماز کے لیے دیر کرے تاکہ فجر کی نماز رات میں اور ظہر کی زوال سے پہلے اور مغرب کی نماز غروب آفتاب سے پہلے نہ ہو اور عصر اور عشاء میں جلدی کرے تاکہ عصر میں مکروہ وقت نہ آجائے اور عشاء میں بسبب بارش اور اندھیری کے لوگ جانتا میں نہ آسکیں۔ (دکیری)

سوال: عشاء میں تاخیر زائد از نصف شب اور مغرب میں تاخیر ظہور نجوم اور عصر میں تاخیر کسی ہے؟

جواب: یہ سب تاخیریں اگر بلا عذر سفر وغیرہ کے ہوں تو مکروہ تحریمی ہیں۔ (تنویر الابصار در مختار)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں فرض اور واجب اور نفل سب نمازوں کا پڑھنا ممنوع ہے؟

جواب: وہ تین وقت ہیں ایک تو طلوع یعنی آفتاب نکلنے کا وقت دوسرے وقت استواء یعنی

سورج کے قائم ہونے سے زوال تک تیسرے وقت غروب یعنی سورج کے سر نہ ہونے سے چھپنے تک

یعنی بعد سلام اتنا وقت رہے کہ طہارت کر کے چالیس سے ساٹھ آیتوں تک تہلیل کے ساتھ نماز کا اعادہ کر سکے

(در مختار شامی) یہ متنبیٰ ہونے سورج سے یہ مراد ہے کہ سورج کا گردہ ایسا ہو جائے کہ اس کے دیکھنے سے

آنکھ نہ چھدیا۔ مئے احد تغیر سے پہلے نماز شروع کی اور تغیر تک نماز دراز ہوگی تو مکروہ نہیں اور اگر کسی مشفق دنیاوی کے

سبب نماز میں تغیر آفتاب تک کی گئی تو مکروہ ہے۔ جب تک انسان سورج کے گردہ (یعنی نکلیا کو) دیکھنے پر

تیار رہے اس وقت تک آفتاب طلوع کی حالت میں ہے۔ (عالمگیری)

مگر عصر اسی دن کا کراہت تحریمی کے ساتھ ادا ہو جائے گا۔ (عالمگیری بدشامی)

سوال: نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت ان اوقات ثلاثہ میں درست ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یہ دونوں ان وقتوں سے پہلے واجب ہوئے ہیں تو ان اوقات میں نہ پڑھے اور اگر انہی اوقات میں واجب ہوئے ہیں تو جائز ہے کیونکہ اس صورت میں جیسا کہ ان کے وجوب میں نقصان ہے ویسا ہی ادا میں بھی نقصان ہے۔ نیز خلاف پہلی صورت کے اس میں ان کے وجوب میں نقصان نہیں تھا۔ اس لیے ادائیگی میں نقصان کرنے کو منع کیا گیا۔ (کبیری)

سوال: وہ کون سے اوقات ہیں جن میں صرف نوافل ہی مکروہ ہیں؟

جواب: وہ اوقات یہ ہیں طلوع فجر سے نماز تک کا وقت اس وقت میں سوائے فجر کی سنتوں کے اور سب نفل مکروہ ہیں نماز فجر کے بعد سے سورج نکلنے تک کا وقت عصر کی نماز کے بعد سے سورج کے چھپنے تک کا وقت زہروب آفتاب کے بعد قبل از نماز مغرب کا وقت۔ ہر فرض نماز کی اقامت کا وقت خطبوں کے پڑھے جانے کے وقت یعنی اگر کسی نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو اس وقت فرض کے سوا سب مکروہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن آفتاب نکلنے کے بعد سے عیدین کی نماز کا وقت عرفات اور مزدلفہ میں جن نمازوں کو جمع کرتے ہیں ان نمازوں کے درمیان کا وقت، (نوبہ الالبصار در مختار)

سوال: وہ کونسی جگہیں ہیں جہاں پر نماز مکروہ ہوتی ہے؟

جواب: کعبہ کی چھت پر نماز مکروہ ہے۔ راستوں میں، کوڑیوں پر کیسوں میں جہاں جانور ذبح ہوتے ہیں غسل خانے میں حمام میں، تالے میں، پانخانہ کی چھت پر، پانخانہ میں، عید گاہ میں پہلے اور پچھلے عیدین کی نماز کے لیے۔ (در مختار)

سوال: ایک شخص نے پچھلی رات میں دو رکعت نفل کی نیت باندھی۔ بعد ایک رکعت کے طلوع آفتاب ہو گیا اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس شخص کو دوسری رکعت کا فجر کے اندر پورا کر لینا قطع سے افضل ہے۔ یہ دونوں رکعت

سجدہ تلاوت کی گو اس وقت میں اجازت ہے مگر افضل تاخیر ہے اور جنازہ کی نماز میں تاخیر مکروہ ہے (کبیری) سجدہ تلاوت

ان کے اور کئی جگہ میں جہاں نماز مکروہ ہے جیسے چار پایوں کے بندھنے کی جگہ میں اول اس جگہ کے پاس جس کو گدھے یا

بیل گمانے ہو، منسوبہ زمین میں بشرطیکہ بوٹی یا سوتی ہو اور جنگل میں بغیر سترہ کے (در مختار)

نفل ہو جائیں گے۔ اس لیے کہ یہ نفل بعد فجر کے بدوں قصد کے واقع ہوئے ہیں۔ (شامی)

سوال: اگر کسی کی فجر کی سنتیں جاتی رہیں تو وہ بعد نماز فرض کے پڑھے یا نہیں؟

جواب: نہیں پڑھے کیونکہ اس وقت میں تا طلوع آفتاب کوئی سنت درست نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی شخص کی فجر کی سنتیں قضا ہو جائیں تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے یا نہیں؟

جواب: شیخین کے نزدیک نہیں پڑھے۔

سوال: تو پھر کس وقت پڑھے؟

جواب: کسی وقت بھی نہیں پڑھے کیونکہ جب فجر کی سنتیں اپنے وقت میں فوت ہو جائیں بغیر فرض

کے تو ساقط ہو جاتی ہیں۔ اور اگر فرض کے ساتھ فوت ہوں تو قبل از زوال فرض کے ساتھ

پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: وہ نفل نمازیں کہ جو علاوہ فرض اوقات کے موقت ہیں کیا ہیں؟

جواب: پانچ ہیں، اشراق، چاشت، زوال، تہجد، اور بقیں۔

سوال: ان کے اوقات بیان کیجئے کیا ہیں؟

جواب: اشراق کا وقت بعد طلوع آفتاب کے گرم ہونے آفتاب تک ہے اور جب آفتاب

گرم ہو جائے اس وقت سے چاشت کا وقت ہے اور زوال کے بعد ظہر سے پہلے زوال کی نماز کا وقت ہے

اور تہجد کا وقت بعد اڑھی رات کے صبح صادق تک ہے۔ تہجد کے لیے افضل وقت، اگر رات کے

تین حصے کرے تو پھلا حصہ ہے۔ اگر آدھوں آدھ کرے تو آخر کی آدھی شب ہے۔ اور بقیں کا وقت

بعد نماز مغرب ہے۔ (در مختار۔ مراقی الفلاح۔ فتاویٰ عزیزی جلد دوم)

سوال: دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں جمع کر کے پڑھنا کیسا؟

جواب: سرفات اور مزدلفہ کے سوا اور کسی وقت میں ہم حنیفوں کے یہاں درست نہیں۔ (تنویر الابصار)

باب اذان اور اقامت کے بیان میں

سوال: اذان کس کو کہتے ہیں؟

لہ آفتاب کے گرم ہونے سے مراد آفتاب کا چوتھائی آسمان پر پہنچنا ہے۔ (اشعۃ اللمعات)

سوال: در بعض لوگ اکبر کو اکبار یعنی الف کا اضافہ کر کر پڑھتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: یہ غلطی فاحش ہے۔ اس سے اجتناب چاہیے۔ (عالمگیری)

سوال: وہ کیا چیزیں ہیں جو اذان میں مکروہ ہیں؟

جواب: در غیر قبلہ رخ اذان کہنا جلدی جلدی بغیر توقف مثل اقامت کے کہنا۔ ترجیح کرنا۔ بروقت
حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّىٰ عَلَى الْفَلَاحِ کے دائیں بائیں طرف التفات نہ کرنا۔ بیٹھ کر اذان کہنا۔

(در مختار عالمگیری)

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں جو اذان میں سُنت ہیں؟

جواب: استقبال قبلہ۔ دائیں بائیں الرفعات کرنا۔ بروقت کہنے حَتَّىٰ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَتَّىٰ عَلَى
الْفَلَاحِ تکبیرات میں دو کلموں پر ٹھہرنا اور علاوہ تکبیرات کے ہر ایک کلمہ میں ٹھہرنا مثل راگنی کے حروف کے حرکات
وسکنت میں کمی بیشی واقع نہ ہونا۔

سوال: اگر مؤذن کسی کلمہ کو مؤخر مقدم کر گیا یا بھول گیا۔ تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: جہاں یاد آئے وہاں سے ہی لوٹ جائے۔ شروع سے ہی اعادہ کی ضرورت نہیں۔ مثلاً
أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ پہلے کہہ دیا اور بعد میں أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔ کہا تو اب اس
کلمہ کے بعد پھر أَشْهَدُ أَنْ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ کہہ لیا یا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنا بھول گیا
تو اب پھر اسی کلمہ کو کہہ کر آگے شروع کر دے۔ (در مختار عالمگیری)

سوال: اذان کہنا کیسا ہے؟

جواب: در پانچ وقتوں کی فرض نمازوں کے لیے خواہ ادا ہو یا قضا اذان کہنا سنت موکدہ ہے۔ یہاں تک
کہ اگر تمام شہروا لے اذان ترک کر دیں تو ان سے قتال حلال ہے۔ اس لیے کہ یہ فعل شعائر اسلام میں سے

ہے۔ ترجیح اس کو کہتے ہیں کہ پہلے آہستہ آہستہ کہے پھر چاروں شہادتین کو زور سے کہے۔ بیٹھ کر اذان اگر خاص اپنے

لیے کہے تو مضائقہ نہیں۔ التفات یعنی دائیں بائیں طرف کو پھرنا اس وقت بھی چاہیے جبکہ بچے کی پیدائش کے

وقت اذان کان میں دی جاتی ہے۔ (عالمگیری) لکہ مقدار توقف یہ ہے کہ اذان کا جواب دینے والا جواب دے سکے (شاقی)

۵۰ قسماً نماز اگر مسجد میں پڑھی جاوے تو اذان نہ کہنا مسنون ہے کیونکہ اس میں لوگوں کے لیے پریشان خاطری

اور حائل اندازی ہے۔ (در مختار)

ہے۔ (تنویر الابصار - شامی)

سوال: اقامت کتنا کیسا ہے؟

جواب: اقامت فرضوں کے لیے سنت ہوتے ہیں مثل اذان کے ہے بلکہ اذان سے زیادہ افضل

اور مؤکدہ ہے۔ (تنویر الابصار - شامی)

سوال: عورتوں پر اذان یا اقامت ہے یا نہیں؟

جواب: عورتوں پر اذان اور اقامت نہیں، خواہ نماز تنہا پڑھیں خواہ جماعت کے ساتھ۔ (عالمگیری)

سوال: اذان اور اقامت کس کو کہنا جائز ہے۔ اور کس کو ناجائز؟

جواب: ہر آزاد بالغ مرد کو جائز ہے عورت اور جنتی اور مدہوش اور صغیر لایعقل اور جنبی اور فاسق

اور غلام اور اجیر نہ اس ان سب کی اذان ناجائز اور مکروہ ہے۔ (عالمگیری - تنویر الابصار)

سوال: اگر اشخاص مذکورۃ الصدرا اذان یا اقامت کہہ دیں تو کیا کیا جائے؟

جواب: سوائے فاسق کے اور سب کی اذان لوٹائی جائے گی۔ مگر اقامت نہ لوٹائی جائے گی۔

کیونکہ اذان کا اعادہ شریعت سے ثابت ہے نہ اقامت کا (عالمگیری - تنویر الابصار)

سوال: بے وضو کے بھی اذان اور اقامت درست ہے یا نہیں؟

جواب: اذان درست ہے اور اقامت مکروہ (عالمگیری)

سوال: مؤذن شروع اذان میں با وضو تھا مگر درمیان میں بے وضو ہو گیا تو اب کیا کرے؟

جواب: اذان اسی حالت میں پوری کرے قطع نہ کرے۔ کیونکہ جب بے وضو کو شروع سے ہی اذان

کہنا درست ہے تو اب کیوں نہیں اگر وضو کرنے چلا گیا تو اب پھر شروع سے اذان دے (در مختار - شامی)

سوال: تنہا مسافر اذان کو ترک کرے یا اقامت کو؟

جواب: یکبارگی دونوں کا ترک کرنا مکروہ ہے اگر ایک دو وقت کی اذان ترک ہو جائے۔ تو مسافر

پر مکروہ نہیں مگر اقامت کا ترک ہر حالت میں مکروہ ہے۔ (تنویر الابصار - در مختار)

سوال: اگر چند مسافروں نے جنگل میں بغیر اذان کے نماز ادا کی صرف اقامت پراکتفا کیا۔ اب یہ ترک

لے مدہوش جنون کے سبب سے ہو یا شر کے سبب سے ملکہ اگر غلام اپنے آقا اور اجیر اپنے مساجد سے اجازت سے

اذان کہے تو درست ہے۔ (در مختار)

اذان سے گنہگار ہوں گے یا نہیں؟

جواب: اذان خبردار کرنے کے لیے مسنون ہوئی ہے سو حاضرین و فقار سے مقصود حاصل ہے۔

ایسی حالت میں گنہگار نہیں ہوں گے۔ ہاں اقامت کا ترک مکروہ ہے۔ (تنویر الابصار شامی)

سوال: ایک شخص شہر اور گاؤں میں سوائے اپنے گھر کے مسجد میں نماز نہیں پڑھتا نہ کبھی اذان کہتا ہے نہ اقامت اس شخص کے لیے یہ فعل کیسا ہے؟

جواب: اس شخص کے لیے شہر اور گاؤں کی اذان کافی نہیں ہے ہاں محلہ کی اذان اور اقامت کافی نہ ہوگی۔ ورنہ اس شخص کا حکم مسافر کا سا ہے کہ اذان اور اقامت کو ترک نہ کرے مکروہ ہے۔

(عالمگیری)

سوال: مؤذن کی بلا اجازت اگر کوئی اقامت کہدے تو کیسا ہے؟

جواب: اگر مؤذن کی غیبت میں کہے تو بلا کراہت درست ہے اور جب مؤذن موجود ہو اور

وہ دوسرے کی اقامت سے ناراض بھی ہوتا ہے تو اب مکروہ ہے (تنویر الابصار در مختار)

سوال: اذان اور اقامت کے مابین کس قدر فصل چاہیے؟

جواب: اذان اول وقت میں چاہیے اور اقامت اوسط وقت میں سوائے مغرب کے کہ اس

میں تین چھوٹی آیتوں کی مقدار فصل کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک مؤذن دو مسجدوں میں اذان کہے تو کیسا؟

جواب: اگر اول اذان کے بعد نماز بھی پڑھ لی ہے تو دوسری مسجد میں اسی مؤذن کو اذان کہنا مکروہ

ہے ورنہ مکروہ نہیں ہے۔ (ردالمختار)

سوال: اذان کا جواب کیسا؟

جواب: اذان کا جواب دو طرح پر ہے جو شخص مسجد سے خارج ہو اس کے لیے تو فعلی جواب

واجب ہے یعنی اذان سنتے ہی سب کام چھوڑ دے یہاں تک کہ تلاوت قرآن شریف بھی ترک کر کے

مسجد کو چلے۔ اس کا جواب یہی ہے اور زبان سے بھی جواب دینا اس شخص کو مستحب ہے اور جو شخص

لہ یہ نفی صرف گنہگار ہونے کی ہے ورنہ مستحب ہے اذان کا کہنا کیونکہ اذان سے اعلان ہی مقصود نہیں بلکہ اللہ

تبارک و تعالیٰ کے ذکر کو زمین پر پھیلانا بھی مقصود ہے۔ (شامی)

مسجد کے اندر۔ اس پر زبان سے ہی جواب دینا مستحب ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال: زبان سے جواب کس طرح دے؟

جواب: جب مؤذن تکبیر (الثداکیر) کہے چکے اسی طرح تکبیر آہستہ آہستہ زبان سے کہے۔ اسی طرح شہادتین کے بعد شہادتین ادا کرے۔ اور: بحوالہ صحیح علی الفلاح کے آہستہ لَأَحْوَلٌ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہے اور صبح کی نماز میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔ کے جواب میں صَدَقَتْ وَبَرَّتْ کہے یعنی تو سچا ہے اور نیکو کار ہے اور اقامت میں قَدَامَتِ الصَّلَاةُ۔ کے جواب میں اَقَامَهَا اللهُ وَادَامَهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ کہے یعنی قائم رکھے اللہ اس کو اور ہمیشہ رکھے اس کو جب تک آسمان اور زمین ہیں اور بعد فراغ اذان کے مؤذن اور سامع اس دعا کو پڑھیں حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بعد اذان کے میرے لیے طلب وسیلہ کرے گا۔ میری شفاعت اس پر واجب ہوگی۔ اور وہ دعا یہ ہے۔

اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آيَاتِ مُحَمَّدٍ الْوَسِيْلَةِ وَالْفَضِيْلَةِ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيْعَادَ در مختار ترجمہ یعنی اسے اللہ اس دعا کے کامل اور صلوة قائم کے رب عطا کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھان کو مقام محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔ تحقیق تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔ سوال: بعض لوگ دَالْفَضِيْلَةِ کے بعد الدَّرَجَةَ الرَّيْفَةَ۔ اور ختم دعا پر اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

اور زیادہ کرتے ہیں۔ ان کو بھی پڑھنا چاہیے یا کیا؟

جواب: ان کلمات کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (شامی)

سوال: وہ کون ہیں جن پر اذان کا جواب نہیں؟

جواب: وہ یہ ہیں۔ حالتہ نازچہ، خطبہ کا سننے والا نماز پڑھنے والا۔ جنازہ میں مصروف ہونے والا۔ جماع کرنے والا۔ پانخانہ و پیشاب کرنے والا۔ علم دین سیکھنے اور سکھانے والا۔ (در مختار)

سوال: اگر ایک مسجد میں کئی اذانیں ہوں جیسے کہ وہلی کی جامع مسجد اور فتحپوری میں ہوتی ہیں یا شہر

کہ نتیجہ التقدیر میں اس کو اختیار کیا ہے کہ جواب میں صحیح علی الفلاح اور الاحول ولا قوۃ الا باللہ دونوں کو جمع کرے۔ اسی طرز

صحیح علی الصلوۃ میں۔ (طحاوی علی مراقی الفلاح)

کی کئی مسجدوں میں کئی اذانیں سُنی جائیں تو کونسی اذان کا جواب دینا چاہیئے؟

جواب: جو اذان پہلے ہوئی ہے اس کا جواب دے۔ (درمختار)

سوال: اقامت کا جواب کیسا ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ (درمختار)

باب نماز کی شرطوں کے بیان میں

سوال: شرط لیس کو کہتے ہیں؟

جواب: شرطوں سے جو ماہیت سے خارج ہو۔ اس طرح پر کہ اس کے نہ ہونے سے شرط

کا نہ ہونا لازم ہو اور اس کے وجود سے شرط کا وجود لازم نہ ہو۔ (درمختار)

سوال: نماز کی شرائط کے قسم پر ہیں؟

جواب: دو قسم پر ایک شرائط نماز واجب ہونے کی۔ دوسری شرائط نماز صحیح ہونے کی۔

سوال: نماز واجب ہونے کی شرائط کیا کیا ہیں؟

جواب: چار ہیں۔ اول اسلام۔ دوم صحت عقل۔ سوم بلوغ۔ چہارم وقت کا پایا جانا۔ پس ہر مسلمان

ماترہ بالغ پر کتاب اور سنت اور اجماع سے اوقات مقررہ مذکورہ بالا میں نماز کا ادا کرنا فرض عین

ہے یہاں تک کہ اس کا تارک منکر کافر ہے اور غیر منکر تارک اعلیٰ درجہ کافر ہے ہم حقیقوں کے یہاں

یہ فاسق ایک وقت کی ترک نماز پر قید کیا جائے گا جب تک کہ توبہ نہ کرے بخلاف اور ائمہ کے کہ

(۱)۔ کے یہاں قتل کیا جائے گا۔ تو اب بلا غدر شرعی کسی طرح نماز چھوڑنے کی گنجائش نہیں (درمختار)

سوال: غدر شرعی کیا کیا ہیں؟

جواب: سات ہیں۔ حیض۔ نفاس۔ بیہوشی۔ غشی۔ نسیان۔ دیوانگی۔ نیند۔

سوال: بلوغ کی علامت کیا ہے؟

جواب: مرد کے لیے احتلام کا ہونا۔ اور عورت کے لیے حیض آنا۔

سوال: بلوغ برسوں کے اعتبار سے کب ہوتا ہے؟

جواب: ہمارے زمانہ میں بوجہ کوتاہی عمر ادنیٰ مدت، بلوغ کی لڑکے کے حق میں بارہ برس اور لڑکی

کے حق میں نو برس اور زیادہ کی حدودوں کے حق میں پندرہ برس رکھی گئی ہے۔ اگر اس درمیان میں لڑکا لڑکی دعویٰ بلوغ کر بیٹھیں تو بلا قسم مقبول ہوگا اگر نو برس سے پہلے لڑکی اور بارہ برس سے پہلے لڑکا دعویٰ بلوغ کرے تو مقبول نہیں نماز باعتبار برسوں کے پندرہ برس کی عمر میں فرض ہوگی۔ اگرچہ علامت بلوغ اس وقت تک ظاہر نہ ہوئی ہو مگر ماں باپ پر واجب ہے کہ ۷ برس کی عمر سے نماز بچہ کو پڑھوائیں۔ یہ تاکید قبل از وقت بلوغ عادی کرنے کے لیے ہے۔

سوال: در اچھا اب تا وصحت نماز کی شرطیں کیا کیا ہیں؟

جواب: پہلی شرط پاک ہونا ہے نمازی کے بدن کا نجاستِ عکمی یعنی حدیثِ اصغر اور اکبر سے اور نجاستِ حقیقہ منغلظہ اور مخففہ سے دوسری شرط پاک ہونا نمازی کے اس کپڑے کا ہے جو نمازی کے بدن سے متصل ہے۔ مثلاً ایک چادر کا آنچل اس کے بدن پر ہے اور دوسرا آنچل پر ایسی نجاست لگی ہے جو مانع نماز ہے تو اگر نمازی کی حرکت سے ناپاک آنچل بھی حرکت کرے تو نماز کا مانع ہے۔ اور اگر کپڑا اس کے بدن سے متصل نہیں ہے جیسے جائے نماز کہ اس کا ایک کنارہ نجاست مانع صلوٰۃ سے آلودہ ہے اور دوسرا کنارہ پاک ہے تو اس کنارہ پر کہ جس پر نجاست نہیں ہے نماز ادا ہو جائے گی۔ مصلیٰ بڑا ہو یا چھوٹا۔ تیسری شرط پاک ہونا مصلیٰ کے مکان کا ہے یعنی اس کے دونوں ہاتھوں اور دونوں گھٹنوں اور دونوں قدموں کی جگہ اور سجدہ کی جگہ۔ چوتھی شرط دو عکلتا عورت کا ہے۔ یعنی مرد کو ناف کے نیچے سے گھٹنوں تک اور عورت بالغہ آزاد کو تمام بدن کا سوائے چہرے اور دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں کے اور لونڈیوں کو پیٹ اور پیٹھ سے زانو تک پانچویں شرط استقبال قبلہ چھٹی شرط نماز کی نیت ہے یعنی نماز کا ارادہ خالص اللہ تعالیٰ کے واسطے کرنا۔ نیت میں معتبر دل کا فعل ہے جس کو ارادہ لازم ہے تو صرف زبان سے کہنا کہ جو دل سے مخالف ہو معتبر نہیں۔ کیونکہ یہ کلام ہے نیت نہیں ہے مثلاً دل میں ارادہ ظہر کی نماز کا تھا اور زبان سے عصر نکلا تو نیت صحیح ہے اور زبان کی حط اس نیت میں کچھ ضرر نہیں رکھتی۔ (تنویر الابصار در مختار۔ نور الایضاح)

سوال: اگر کسی نمازی کے پاس انڈا ہے کہ جو اندر سے خون ہو گیا یا وہ تیشی ہے کہ جس میں پیشاب

لہ یعنی کعبہ کی طرف ہنہ ہونا خواہ حقیقاً ہو یا سکماً جیسے کہ مسافر جس کو جنگل میں سمتِ کعبہ معلوم نہیں ہے اور وہ اکل سے

دوسری طرف کو کعبہ پھر اگر نماز پڑھ رہا ہے تو اس کا یہ کعبہ عکمی ہے نہ حقیقی ۱۲ منہ عقلم

کسی مریض کا ہے۔ ان اشیاء کا اس کے پاس نماز میں موجود ہونا مانع نماز ہے یا نہیں؟
جواب: وہ اتنا جو اندر سے خون ہو گیا ہے اس کے ساتھ نماز ہائز ہے۔ کیونکہ وہ خون معدن میں

ہے برخلاف تیشی کے جس میں پیشاب ہے مانع نماز ہے کیونکہ وہ معدن سے علیحدہ ہے۔ (شامی)

سوال: کیوں صاحب مفروض ستر عورت کا کھولنا کسی حالت میں بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب: عرض صحیح یعنی دفع بول و برازی یا نعتہ یا علاج یا جماع حلال کے لیے درست ہے؟

سوال: اگر کوئی نمازی اُدنچی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھ رہا ہو اور نیچے کے آدمی کی نظر اس کے ستر پر پڑی تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: ستر عورت چار طرف سے چاہیے نہ اسفل (نیچے) سے اگر کوئی شخص نیچے سے ستر دیکھ لے تو اس کی نماز ہو جائے گی۔

سوال: اگر مولانا نے اپنی لونڈی کو جو سر کھلے نماز پڑھ رہی تھی نماز کی حالت میں آزاد کیا تو اس کی نماز درست رہی یا نہ رہی؟

جواب: اگر لونڈی کو فوراً بروقت آزادگی بدن چھپانے کی قدرت مثل حُرّہ (آزاد) عورت کے حاصل ہوئی اور اس نے اسی وقت فوراً ستر عورت مثل حُرّہ کے عمل قلیل کے ساتھ کر لیا تو وہی نماز اس کی درست ہوگی ورنہ قاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: حُرّہ عورت کی چوٹی کے بال کیسے ہیں؟

جواب: عورت کے بال بھی عورت ہیں۔ ان کے کھل جانے سے بھی نماز قاسد ہوگی۔ (درمختار)

سوال: اگر بلا قصد اثنائے نماز میں کسی نمازی کا عَضْوِ غَلِيظَةٍ یا خَفِيْفَةٍ خود بخود کھل گیا تو اس صورت میں اس نماز کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ کشف عورت بقدرتین باریسمان اللہ کہنے کے رہے تو نماز قاسد ہوگی۔ اور اگر یہ کشف عورت فعل مَسْتَلًی سے ہوگا تو فی الفور نماز قاسد ہوگی۔

سوال: عورت غَلِيظَةٍ اور خَفِيْفَةٍ میں کون کون سے عضو شامل ہیں؟

جواب: عورت غَلِيظَةٍ اور عورت کے حق میں بول و براز کا محل ہے اور وہ جگہ ہے۔ جو ان

عہ عمل قلیل کی تشریح اپنے مقام پر آئے گئے ۱۲ لہ عورت غَلِيظَةٍ اور خَفِيْفَةٍ کا فرق نظر کے اعتبار سے ہے کہ غَلِيظَةٍ کی

دونوں کے آس پاس ہے۔ اور جو اس کے سوا ہے عورت، خفیہ ہے چار برس کا لڑکا لڑکی صغیر سنی میں شامل ہیں۔ یعنی بدن ان کا ڈھکنے کے لائق نہیں بعد چار برس کے مقام یوں و برابر چھپانے کے لائق ہے پھر دس برس تک بول و براز کا مقام معہ گرد و نواح کے عورت علیحدہ ہو جاتا ہے۔ بعد دس برس کے جوان کی مانند ہے۔ برہنگی چھپانے میں اور پندرہ برس کا لڑکا عورتوں میں جانے سے منع کیا جائے۔ (در مختار شامی)

سوال: نماز میں کس قدر کھل جانے سے نماز جائز نہیں ہے؟
 جواب: جو عضو کہ عورت میں داخل ہے اس کی چوتھائی حصہ کھل جانے سے نماز جائز نہیں۔ اس کے کم کے کھل جانے سے جائز ہے۔ بشرطیکہ فوراً کشف عورت اس مقدار کے ہوتے ہی ڈھک لیا گیا اور اگر ایک رکن یعنی تین بار سبحان اللہ کے مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہو گیا۔ ٹے گی۔ اور یہ بھی اسی صورت میں ہے جبکہ کشف عورت بدو فعل مُصْطَلٰی کے ہوا ہو۔ اور اگر فعل مُسْتَلٰی سے کشف عورت ہوگا تو فوراً نماز فاسد ہوگی۔ اگرچہ ادا ٹے رکن کی مقدار سے کم ہو۔ (تنویر الابصار شامی)

سوال: یہ حکم ایک عضو کی چوتھائی حصہ کھل جانے کا معلوم ہوا۔ اور اگر کئی اعضاء کی برہنگی قلیل مقدار کی پائی جائے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس صورت میں ہر ایک عضو کے علیحدہ علیحدہ چوتھائی حصہ کشف نہ ہونے کی وجہ سے نماز جائز ہونے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ بلکہ ہر ایک اعضاء کی برہنگی کے مقدار کا حساب ہوگا۔ یہاں تک کہ اگر کان کانوں حصہ اور پٹلی کانوں حصہ عورت کا کھل جائے تو نماز نہ ہوگی۔ اس لیے کہ حساب سے جو دونوں کو جمع کیا تو کان کے چوتھائی حصہ کے برابر ہو گیا۔ (در مختار شامی)

سوال: اس کی کیا وجہ کہ دونوں حصوں کو جمع کر کے کان کی چوتھائی قرار دی اور منع نماز کا حکم دیا؟

طرف نکار کرنا بہ نسبت خفیہ زیادہ سست ہے اور نماز کے حق میں دونوں کا حکم برابر ہے (شامی)۔ دو فو۔ طے ایک عضو میں ذکر علیحدہ عضو ہے علی ہذا دوسرے علیحدہ علیحدہ عضو ہیں مرد کے حق میں ناف سے عضو تناسل کی جڑ تک ایک عضو ہے اور ان اور گھٹنا ایک عضو ہے عورت آزاد کے حق میں سر سے پاؤں تک سب عورت ہے یہاں تک کہ کان اور سر کے بال لکھے ہوئے پیٹ، پیٹھ، دونوں چھاتیاں اگر بڑی ہوں تو وہ علیحدہ علیحدہ عضو ہیں ورنہ سینہ کے ہر ٹیٹ میں سوٹے ہوئے چہرے اور پاؤں کے ریشہ عورت نہیں ہیں (عالمگیری)

جواب: جب کہ ستر کھلنا کسی اعضاء میں پایا جائے تو اس وقت ان اعضاء میں جو سب سے چھوٹا عضو ہے پیمائش میں اس کی چوتھائی لیے جانے کا حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال: وہ برہنہ کہ جو ستر عورت کی قدرت کسی طرح نہیں رکھتا۔ کیونکر نماز ادا کرے؟

جواب: یہ شخص دن کو بیٹھ کر نماز ادا کرے اور رکوع اور سجود کا اشارہ کرے تاکہ برہنگی نہ کھلے اور رات کو کپڑے ہو کر پڑھے اس لیے کہ رات کا اندھیرا اس کی شرمگاہ کا ساتر ہے لیکن افضل یہ ہے۔ کہ رات ہو یا دن نماز بیٹھ کر ہی پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

سوال: اگر کوئی شخص اندھیرے مکان میں یا وجود قدرت ستر عورت کے پھر برہنہ نماز ادا کرے تو کیسا؟

جواب: ہرگز درست نہیں کیونکہ یہ شخص شرعاً مستور نہیں۔ (عالمگیری رد مختار)

سوال: اگر کسی کے پاس سوائے ریشمی کپڑے کے اور کوئی ساتر عورت نہیں تو کیا کرے؟

جواب: اسی کپڑے سے بدن چھپا کر نماز پڑھے برہنہ نہ پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ننگے کو کپڑے کی اباحت یا عاریت کا کوئی وعدہ کرے تو اس کے وعدے کا کب تک انتظار کرے؟

جواب: جب تک کہ نماز کے وقت فوت ہو جانے کا خوف نہ ہو اسی طرح جگہ کی طہارت کا امیدوار بھی انتظار کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ننگے کو ایسا کپڑا ملا کہ جس کا چوتھائی حصہ پاک ہو اور باقی ناپاک اور کوئی چیز ایسی بھی نہیں کہ جو اس کی نجاست کو دور کر دے تو کیا کرے؟

جواب: اسی کپڑے سے نماز پڑھے۔ اب برہنہ پڑھے گا تو نماز نہیں ہوگی اور اگر کل کپڑا یا چوتھائی سے زیادہ کپڑا ناپاک ہے تو یہی افضل اسی کپڑے سے ہے۔ (تنویر الابصار)

سوال: اگر ننگے کو نماز کے اندر کپڑا مل جائے تو کیا کرے؟

جواب: اس نماز کو توڑ کر پھر کپڑے سے پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ننگے کو صرف اس قدر کپڑا میسر آیا کہ جس سے پانخانہ کی جگہ یا پیشاب کی جگہ کو ڈھک لے

تو اب دونوں میں سے کونسی جگہ کو ستر کر کے نماز پڑھے اور اگر کسی کو بھی نہ ڈھکے تو کیسا؟

جواب: پیشاب کی جگہ کو ڈھک کر نماز ادا کرے اس لیے کہ اس میں ادب قبلہ کا بھی ملحوظ ہو گیا۔

اور اگر استقدرتہ ڈھکے گا تو گنہگار ہوگا رنگے کو جس قدر کپڑا یا اور چیز کہ جو برہنگی کی ساتر ہو مثل بوری یا پاپتے وغیرہ کے پتھر آوے اسی سے قبل اور دُبر کو چھپا وے اور یہ چھپانا، بالاتفاق واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک آدمی کا پاجامہ اس طرح پھٹا ہوا ہے کہ اگر یہ شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھتا ہے تو اس کا ستر اس مقدار کا کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز نہیں۔ اور اگر بیٹھ کر پڑھتا ہے تو اس قدر کھلتا ہے کہ جس سے نماز جائز ہے۔ اب یہ شخص کس طرح ادا کرے؟
جواب: یہ شخص بیٹھ کر ادا کرے۔ اسی طرح رکوع اور سجود اشارے سے ادا کرے جبکہ کشف عورت ہو۔ (عالمگیری)

سوال: رستر عورت نماز میں ہی فرم ہے۔ یا نماز سے باہر بھی؟

جواب: رستر عورت مطلقاً فرض ہے۔ نماز میں بھی اور خارج نماز میں بھی۔ (در مختار)

سوال: کوئی نمازی اپنے کسی کپڑے میں نجاست مانع صلواتہ اس وقت دیکھے جب کہ وہ نماز پڑھ چکا ہے اور یہ نہیں معلوم کہ نجاست کب لگی تھی۔ تو کیا کرے؟

جواب: اسی وقت اس نجاست کو دھو ڈالے اور کسی نماز کا اعادہ نہ کرے۔

سوال: مرد کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: تین کپڑوں سے پاجامہ، کرتہ یا اور کچھ۔ علمہ اور ایک کپڑے سے بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ تمام بدن ڈھک جائے۔ صرف تنہا پاجامہ سے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: عورت کو کتنے کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: عورت کو بھی تین کپڑوں سے نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پاجامہ، کرتہ، دو پٹے اور اگر دو سے بھی پڑھ لے تو جائز ہے۔ اور ایک کپڑے سے بھی بشرط ڈھک جانے تمام بدن کے درست ہے۔

پے ورتہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ناپاک کپڑے کا پہننا علاوہ نماز کے اور اوقات میں جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اور اوقات میں جائز ہے۔ (در مختار)

سوال: پانچویں شرط نماز کی قبلہ کی طرف منہ کرنا جو بتلایا گیا ہے۔ اس شرط میں مکروہ لے اور غیر

مکہ والے سب برابر ہیں یا فرق ہے؟

جواب: فرق ہے۔ مکہ والوں کے لیے عین کعبہ کی سیدھ میں منہ کرنا اور غیر مکہ والوں کے لیے کعبہ کی سمت کی طرف منہ کرنا شرط نماز ہے۔ (کبیری)

سوال: اس مقام پر مخالف اسلام اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کعبہ شریف کو سجدہ کرنا شرک میں داخل نہیں تو اور کیا ہے۔ حالانکہ اسلام کا دعویٰ ہے کہ بجز اسلام کے اور کسی مذہب میں توحید نہیں، اس کا بھی جواب دیجئے؟

جواب: یہ اعتراض مخالفین کا اسلام پر ان کی کمال بے عقلی اور بے علمی پر دل ہے۔ اگر معتز ضنین مسجودہ اور مسجود الیہ کے فرق کو سمجھ لیتے تو کبھی ایسا لغو اعتراض نہ کرتے؟

سوال: حضرت سلامت وہ تو کیا خاک سمجھیں گے۔ اس کو تو ہم بھی نہیں سمجھے؟

جواب: بھائی مسجودہ وہ ہے کہ جس کے لیے سجدہ کیا جائے اور مسجود الیہ وہ ہے کہ جس کی طرف سجدہ کیا جائے۔ اب فرمائیے کہ وہ کون سا مسلمان ہے جو یہ نہیں جانتا کہ جو مسجودہ ہے وہ تو وہی وحدہ لا شریک ہے اور جو مسجود الیہ ہے وہ اسی مسجودہ کی تعمیل حکم میں ہے۔ دوسرے فرق بین یہ ہے کہ مسجودہ مقصود عبادت ہوتا ہے۔ اور مسجود الیہ مقصود عبادت نہیں ہوتا۔ اگر کعبہ شریف مقصود عبادت ہوتا تو معذور کے حق میں ساقط کیوں ہوتا۔ حالانکہ معذور جلد صر چاہے نماز پڑھ لے جیسا کہ آئندہ مسائل سے معلوم ہوگا۔ برخلاف بت پرست کے اس کا بت مسجودہ ہے۔

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ اس حکم میں کیا حکمت ہے؟

جواب: ایک تو یہ ہے کہ جو عاقل بندے خدا تعالیٰ جل جلالہ پر عقل سے جہت کو محال جانتے ہیں ان کی اصل فطرت اس کی منقضی نہیں کہ نماز میں کسی خاص طرف کو منہ کریں اس لیے اللہ جل شانہ نے ان کو ایسی بات کا حکم دیا کہ جو ان کی پیدا نشی مقتضی کے خلاف ہے۔ تاکہ ظاہر ہو جائیں۔ حکم کے ماننے والے اور نہ ماننے والے پس ماننے والے عربی زبان میں مسلمان کہلاتے ہیں۔ اور نہ ماننے والے کافر دوسری حکمت یہ ہے کہ جمیع اہل اسلام یک جہتی کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ علاوہ ان کے اور بہت سی حکمتیں ہیں کہ جن کی تحریر کا یہ رسالہ محتمل نہیں۔

سوال: قبلہ کے پہنچانے کی کیا کیا علامتیں ہیں؟
 جواب: شہروں میں تو مسجدیں۔ جنگلوں اور دریاؤں میں ستارے اور آدمی اگر ایسے موقعوں پر آدمی سے دریافت نہ کرے اور ستاروں سے قبلہ کی شناخت نہ کرے اور اپنی اٹکل سے نماز پڑھے تو جائز نہیں۔ (درمختار)

سوال: ہندوستان میں ستاروں سے قبلہ کی شناخت کا کیا طریقہ ہے؟
 جواب: اکثر شہروں میں ہندوستان کے قطب تارہ نمازی کے داہنے نشانہ پر ہوتا ہے۔ پس سامنے قبلہ ہوا۔ (غایتہ الاوطار)

سوال: اجماع کوئی بھی علامت نہ ہو وہاں کیا کرے؟
 جواب: تحریری یعنی اٹکل دوڑائے۔ بعد اس کی اٹکل قبلہ کی سمت مقرر کر دے اسی طرف نماز پڑھے۔ اگر بغیر تحریری کے پڑھے گا نماز نہ ہوگی۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: ایک شخص کی اٹکل کسی جانب کونہ ہو اور سب سمتوں میں تذبذب ہو تو وہ کیا کرے؟
 جواب: یہ شخص احتیاطاً ہر سمت کو ایک ایک بار نماز پڑھے گا۔ (درمختار)
 سوال: ایک شخص نے بعد تحریری کے ایک سمت کو ایک رکعت پڑھی، پھر اس کی رائے دوسری جانب کو بدلی اب دوسری رکعت اس دوسری جانب کو پڑھی۔ اسی طرح چاروں سمت کو رائے بدلی اور چاروں رکعت چار سمت کو ادا کیں آیا اس کی نماز بھی ہوئی یا نہیں؟
 جواب: اس کی بھی نماز ہوگئی۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: ایک شخص نے تحریری سے ایک سمت مقرر کی مگر نماز دوسری طرف پڑھی اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس کی نماز نہیں ہوئی پھر کرے سے ادا کرے۔ (عالمگیری)
 سوال: ایک شخص نے بعد تحریری کے نماز شروع کی اور اٹکل نماز میں یا بعد ختم ہونے نماز کے معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہے۔ اب کیا کرے؟

جواب: اگر اٹکل نماز میں علم ہوا تو اسی وقت پھر جائے اگر ایک رکن کی مقدار بھی توقف کرے گا۔ اگر چہ تنہا قبلہ کی طرف ہی نماز پڑھی ہو۔ (عالمگیری)

تو نماز قاسد ہو جائے گی۔ اور اگر بعد ختم نماز کے معلوم ہوا تو اب نماز کے پھیرنے کی ضرورت نہیں۔
(عالمگیری شامی)

سوال: ایک شخص نے بعد تحری کے ایک سمت کو ایک رکعت پڑھی۔ اور دوسری رکعت پوجہ نظام ہوئے خطا کے تحری میں دوسری طرف ادا کی۔ اب یہ معلوم ہوا کہ پہلی رکعت سے ایک سجدہ چھوٹ گیا ہے۔ یہ شخص کیا کرے؟

جواب: اس شخص کی نماز قاسد ہوئی۔ از سر نو پڑھے۔ اس لیے کہ اگر سجدہ مذکورہ اس طرف کو کرتا ہے۔ جدھر کہ اب نماز پڑھتا ہے تب تو یہ قبلہ پہلی رکعت کا قبلہ نہیں ہے اور سجدہ رکعت کا جز ہے۔ تو گویا یہ سجدہ اس قبلہ کو نہ ہوگا۔ جو مصلیٰ کے علم میں پہلی رکعت ادا کرتے وقت تھا۔ اور اگر اس جانب کو کرتا ہے جس طرف کہ پہلی رکعت ادا کی ہے۔ تو جو طرف اب اس کے نزدیک قبلہ ہے۔ اس سے پھر نا لازم آتا ہے۔ لہذا از سر نو پڑھے۔ (در مختار شامی)

سوال: ایک اندھے نے ایک رکعت قبلہ کے غیر سمت پڑھی۔ پھر ایک شخص نے اندھے کو قبلہ کی طرف پھیرا۔ اور اس کے پیچھے اقتدا کر لیا۔ آیا یہ اقتدا درست ہے یا نہیں؟
جواب: اگر اندھے کو نماز شروع کرتے وقت کوئی شخص ایسا ملا تھا جس سے وہ قبلہ کی سمت پوچھ سکتا تھا۔ مگر اس نے نہ پوچھا تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز قاسد ہے اور اگر ایسا شخص نہ ملا تھا تو صرف مقتدی کی نماز قاسد ہے۔ نہ امام کی اسی طرح اس اٹکل کرنے والے کا بھی اقتدا نہ کرے جو ایک طرف کو ترک کر کے نماز کے اندر ہی دوسری طرف پھر گیا ہو۔ بشرطیکہ مقتدی اس کا پہلا حال جانتا ہو۔ (عالمگیری در مختار شامی)

سوال: اگر مسبوق اور لاحق کی رائے بعد سلام پھیرنے امام کے بدل گئی تو اب کیا کریں؟
جواب: مسبوق اپنی رائے کی سمت پھر جائے اور نماز پوری کرے اس کی نماز ہو جائے گی اور لاحق از سر نو ادا کرے۔ کیونکہ مسبوق باقی نماز پڑھنے میں مثل منقود کے ہے۔ اور لاحق باقی نماز میں امام کے پیچھے ہے جیسے مدراک مقتدی کہ جب اس کو معلوم ہوا کہ امام قبلہ کی طرف نماز نہیں پڑھ رہے تو اب اپنی رائے کے موافق منہ پھیرتا ہے تو صرف امام کی مخالفت لازم آتی ہے۔ اور اگر نہیں پھیرتا تو

لے مسبوق اور لاحق اور مدراک کا بیان مفصل آگے آئے گا ۱۲

دیدہ دانستہ قبلہ کی مخالف سمت کو نماز پڑھتا ہے کہ جو مفسد نماز ہے پس یہی حال لاحق کا ہے۔
(در مختار شامی - عالمگیری)

سوال: ایک ایسا مریض ہے کہ جو خود قبلہ کی طرف منہ نہیں پھیر سکتا۔ نہ اس کے پاس کوئی ایسا شخص ہے کہ جو قبلہ کی طرف پھیرے تو یہ اب کیا کرے؟

جواب: بعد صبر کو وہ چاہے نماز پڑھ لے۔ اسی طرح اگر کوئی منہ پھیرنے والا تو ہے لیکن منہ پھیرنا مریض کو ضرر کرتا ہے تو بھی اس کے لیے یہ ہی حکم ہے کیونکہ یہ صاحبِ عذر ہے۔ اور ہر صاحبِ عذر کا یہ ہی حکم ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے کشتی یاریل میں نماز قبلہ کی طرف شروع کی اور اتنا نماز میں کشتی اور ریل کا رخ قبلہ کی جانب سے پھر گیا۔ تو اس نمازی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: یہ نماز قبلہ کی طرف پھر جائے۔ (عالمگیری)

سوال: شکل سے جیسے نماز کے لیے قبلہ کو تجویز کرنا ضروری ہے۔ ویسے ہی سجدہ تلاوا اور نماز جنازہ کے لیے بھی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ہر شک ضروری ہے بلکہ مجالس میں بھی اس کا خیال رہے۔ تو بہتر ہے۔ (در مختار طحاوی)

سوال: چھٹی شرط نماز کی نیت بیان کی گئی ہے، یہ بتلایے کہ نیت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: نیت نماز میں داخل ہونے کے ارادے کو کہتے ہیں۔ یعنی نماز کے وقت اس طرح دل میں

جانے کہ دریافت کرنے پر فوراً جواب دے سکتے کہ مثلاً آج کی نماز فرض ظہر پڑھتا ہوں۔ اگر یہ جواب

تامل سے ہوگا تو نماز جائز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص انکار اور تشویشات میں اس قدر منہمک ہے کہ نماز کے وقت دل کے حاضر

کرنے سے عاجز ہے۔ یہاں تک کہ بلا تامل نہیں بتلا سکتا کہ کون سے وقت کی نماز پڑھتا ہوں یہ

کیا کرے؟

جواب: ایسے شخص کے حق میں زبان سے ہی کہنا بجائے دل کے عمل کے کافی ہے۔ (عالمگیری)

(در مختار)

سوال: زبان سے نیت کرنے میں وہی شخص مخصوص ہے کہ جس کا دل نماز کے وقت حاضر ہے؟
 جواب: اس شخص کو بھی مستحب ہے تاکہ دل اور زبان میں موافقت ہو جائے۔ (تنویر الابصار - در مختار)
 سوال: ایک شخص کے دل میں تو ظہر تھا اور زبان سے عصر نکل گیا تو یہ نیت ہوئی یا نہیں؟
 جواب: نیت تو دل ہی کے عمل کا نام ہے۔ یہ زبان سے کہتا لغو ہے اور دل کا سمجھنا معتبر۔

(در مختار شامی)

سوال: نماز کی نیت میں فرض اور واجب اور واجب اور سنن کا متعین کرنا کیسا؟
 جواب: فرض اور واجب میں تو تعین فرض ہے۔ یعنی اگر نیت میں یہ متعین نہیں ہوگا کہ یہ نماز کہ جس کو میں ادا کرتا ہوں۔ فرض ہے یا واجب اور مثلاً آج کی نماز ظہر کی ہے۔ یا عصر کی۔ تو نماز اس کی نہیں ہوگی۔ اسی طرح نماز واجب میں یہ تعین نہیں کیا۔ یہ نماز عید کی ہے یا نذر وغیرہ کی اور عید کی ہے۔ تو کونسی عید کی اور نذر کی ہے۔ تو کونسی نذر کی تو بھی اس کی نماز نہیں ہوگی۔ بزحلاف سنت کے کہ اس میں بلا تعین سنت اور نفل کے مطلق نماز کی نیت درست ہے۔ مگر بہتر اس میں بھی یہی ہے۔ کہ تعین کرے تاکہ سب کے نزدیک ادا ہو جائے۔ (در مختار شامی)

سوال: وہ کیا کیا باتیں ہیں جو نیت میں ضروری ہیں؟

جواب: منفرد اور امام پر دو باتیں۔ اور مقتدی پر تین۔

سوال: وہ کیا کیا باتیں ہیں جو منفرد اور امام پر نیت میں ضروری ہیں؟

جواب: ایک تو نماز کی نیت میں اللہ ہی کے واسطے کہنا۔ دوسرے کعبہ شریفیہ کی جانب منہ کرنے کی نیت کرنا (عالمگیری)

سوال: وہ کیا کیا باتیں ہیں جو مقتدی پر نیت میں ضروری ہیں؟

جواب: دو باتیں تو یہی ہیں جو منفرد اور امام پر ہیں۔ ایک بات مقتدی پر اقتدار کی نیت کی زیادتی ہے۔ یہ نیت بھی مقتدی کے لیے شرط ہے۔

سوال: رکعتوں میں تعین کیسا؟

جواب: تعین رکعات ضروری تو نہیں ہے مگر کرے تو بہتر ہے (تنویر الابصار - شامی)

سوال: ایسی نیت بتلا دیجئے۔ جو سب کے نزدیک درست ہو؟

جواب: اس طرح نیت کرتا ہوں میں۔۔۔۔۔ یا نیت کی۔ میں نے آج کے فرض نماز فجر کی یا ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مزہ میرا طرف کعبہ شریف کے۔ اسی طرح جو وقت ہونا لیوے اور نیت تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہو۔ بعد میں صحیح نہیں ہے۔

سوال: اگر کسی کے ذمہ قارئہ نمازیں اس قدر ہوں کہ جن کی قضا کی تاریخ اور دن معین نہیں کر سکتا کہ فلاں تاریخ یا فلاں دن کی ظہر میرے ذمہ ہے یا علاء نماز معین نہیں کر سکتا کہ دس ظہر ذمہ ہیں یا بیس تو یہ شخص ان قضا نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح نیت کر لیا کرے نیت کرتا ہوں میں پہلی فجر کی یا ظہر کی جو میرے ذمہ فرض ہے سوال: ایک شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ فرض کس کو کہتے ہیں اور سنت کس کو آیا اس کی نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس کی نماز نہیں ہوگی۔ کیونکہ اس کی نیت صحیح نہیں۔ (در مختار عالمگیری)

سوال: مقتدی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں آج کی ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے مزہ میرا طرف کعبہ شریف کے پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔

سوال: ایک مقتدی نے امام معین کی نیت کی۔ یعنی زید کی اور نکلا وہ عمر و اس کی اقتداء درست ہوگی یا نہیں؟

جواب: اس نیت سے یہ اقتداء درست نہیں۔ اس لیے نماز بھی نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی عشاء کی نماز میں صرف اقتداء کی نیت سے جماعت میں شریک ہو گیا اور اس کو یہ خبر نہیں کہ جماعت فرض کی ہے یا تراویح کی۔ تو اس کی نماز ہوگی یا نہیں؟

جواب: مطلق نیت اقتداء سے اقتداء درست نہیں جب تک امام کی نماز کی بھی نیت نہ کرے۔ (شامی)

بہ حتیٰ کہ اگر اللہ کہتے وقت نیت نہ تھی۔ اگر کہتے وقت ہوئی تو نیت معتبر نہ ہوگی۔ (شامی) ۱۰۰ پس اگر یوں کہا کہ امام خواہ نماز عشاء پڑھتا ہو یا تراویح ہر حال میں اقتداء کرتا ہوں تو درست ہے اور اگر یوں کہے کہ امام تراویح پڑھتا ہے تو اقتداء نہیں کرتا اور اگر عشاء ہے تو میں اقتداء کرتا ہوں تو اس صورت میں مطلقا اقتداء درست نہیں ہوگی امام خواہ

فرض پڑھتا ہو یا تراویح (عالمگیری)

سوال: امام کو بھی امامت کی نیت ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: صحت نماز کے لیے مردوں کے حق میں امام کو امامت کی نیت کی ضرورت نہیں رہی۔ یہاں تک کہ اگر یہ نیت کرے کہ فلاں شخص کا امام نہیں ہوں۔ اور پھر وہی شخص اس کی اقتدار کرے تو اس کی اقتدار درست ہے۔ مگر عورتوں کے حق میں ایسی صورت میں کہ وہ کسی مرد کے محاذی کھڑی ہوں نیت امامت کی امام کو ضروری ہے اس صورت میں اگر عورت بلا نیت امام کے اقتدار کرے گی۔ تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے پھر ایک شخص نے آگے اس کا اقتدار کیا جب کہ امام نے امامت کی نیت نہ کی ہو تو کیا یہ اقتدار درست ہے؟

جواب: درست ہے لیکن امام کے لیے حصولِ ثواب جماعت نیت پر موقوف ہے۔ دل میں نیت کرے۔ (در مختار شامی)

سوال: ایک جنازہ کے امام نے میت کو مرد جان کر نماز پڑھا دی۔ پھر معلوم ہوا کہ یہ میت عورت ہے نماز ہوئی یا نہیں؟

جواب: یہ نماز بوجہ صحیح نہ ہونے نیت کے نہیں ہوئی پھر سے پڑھے۔ ہاں اگر جنازہ کی طرف اشارہ بھی کر لیا ہے تو ہو جائے گی۔ (شامی در مختار)

سوال: وتر کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: وتر کی نیت یوں کرے کہ نیت کرتا ہوں میں تین رکعت نماز وتر واجب کی متہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ کے واسطے اللہ اکبر۔

سوال: جنازہ کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں نماز جنازہ کی معہ چار تکبیروں کے واسطے دعا اس میت کے متہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: عیدین کی نماز کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح نیت کرے نیت کرتا ہوں میں نماز واجب عید الفطر معہ چار تکبیرات واجبہ۔

لہٰذا لیکن ثواب بغیر جماعت نیت کے نہیں ملے گا۔ (در مختار)

پہنچے اس امام کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

سوال: سنت نمازوں کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: سنت نمازوں میں متابعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کر لے۔ یعنی نیت کرتا ہوں۔ میں چار رکعت سنت ظہر کی بسبب پیروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے اللہ اکبر۔

باب نماز کی صفت کے بیان میں

سوال: صفت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: لغت میں صفت ایسے معنی کے بیان کو کہتے ہیں۔ جو ذات موصوف میں موجود ہو، اور عرفاً نماز میں صفت وہ کیفیت ہے جو شامل ہو فرض، واجب، سنت اور مستحب پر۔ (در مختار)

سوال: اچھا بناؤ نماز کے ارکان کیا ہیں؟

جواب: سات ہیں۔ ۱۔ تکبیر تحریمیہ یعنی اللہ اکبر کہنا ۲۔ قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا اس طرح پر کہ اگر ہاتھ چھوڑے جاویں تو گھٹنوں پر نہ پہنچیں۔ اگر گھٹنوں پر پہنچ جائیں گے تو قیام ادا نہ ہوگا۔ ۳۔ قرأت یعنی ایک آیت پڑھنا۔ ۴۔ رکوع یعنی اس قدر جھکنا کہ اگر دونوں ہاتھ پھیلا دے تو زانو پاؤں کی بلندی سے۔ ۵۔ سجدہ یعنی ناک اور پیشانی دونوں زمین پر رکھے اور پاؤں کی انگلیوں میں سے ایک انگلی کا ٹکرا رہنا بھی شرط سجدہ ہے۔ اگر ایک انگلی نہ ٹکری رہے گی۔ اور دونوں پاؤں سجدہ میں اٹھ جائیں گے تو سجدہ نہ ہوگا۔ ۶۔ قعدہ اخیرہ یعنی بمقدار تشهد اخیر نماز میں بیٹھنا۔ ۷۔ اپنے کسی فعل کے ساتھ نماز سے خارج ہونا انہی کو ارکان کہتے ہیں۔

سوال: تکبیر تحریمیہ کے متعلق سنا ہے کہ یہ شرط ہے اور آپ نے اس کو رکون میں شمار کیا ہے اس کی کیا وجہ؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز کے ساتھ ایسی ہی ہوئی ہے۔ جیسے دروازہ گھر سے تو اس کا ذکر نماز کے ارکان کے ساتھ ہی مناسب ہے۔ (کذافی الشامی)

سوال: مقتدی تکبیر تحریمیہ کس وقت کہے؟

جواب: امام کی اللہ اکبر کی (رے) سے اپنے ہنرہ کو ملا دے۔ اگر اکبر کا لفظ امام کے کہنے سے پہلے کہے گا تو نماز شروع نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر امام کو رکوع میں پایا۔ اور اللہ کا لفظ اس نے رکوع میں جا کر کہا۔ تو نماز شروع نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: تکبیر اولیٰ کے ملنے کی فضیلت کب تک ہے؟

جواب: جب تک پہلی رکعت ملے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے امام کو رکوع میں پایا۔ اور اس نے کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ مگر رکوع کی تکبیر کی نیت کی نہ تکبیر تحریمیہ کی۔ آیا یہ نماز کا شروع کرنے والا ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ شخص نماز کا شروع کرنے والا ہو گیا۔ اور نیت اس کی رکوع کی لغو ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال: گونگا اور ایسا ان پڑھ کہ اچھی طرح کچھ پڑھ نہیں سکتا۔ اس کی نماز کس طرح ہوگی؟

جواب: ان کی نماز صرف نیت سے ہو جاتی ہے۔ ان پر زبان ہلانا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: دوسرا فرض جو نماز کے اندر قیام بتلایا گیا ہے۔ کیا یہ قیام فرض، واجب، سنت سب نمازوں میں فرض ہے۔ یا کچھ قید ہے؟

جواب: ہاں قید ہے۔ فرض نماز اور جو ملحق بفرض ہے جیسے نماز نذر اور سنت فجر اور وتر ان سب میں بلا عذر قیام فرض ہے۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں۔ بلا عذر بھی بیٹھ کر جائز ہے۔

(در مختار)

سوال: وہ عذر کیا کیا ہیں جن سے فرض نماز بھی بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے؟

جواب: اول بیماری۔ دوسرے برہنگی۔ تیسرے شینوخت۔ ان عذرات کے علاوہ فرض نماز یا ملحق بفرض نماز بیٹھ کر ادا کرے گا تو جائز ہوگی۔ (کبیری۔ در مختار)

سوال: قیام ساری رکعت میں فرض ہے یا کچھ تفریق ہے؟

جواب: ہاں تفریق ہے جس قدر نماز میں قرأت فرض ہے۔ اسی قدر قیام میں بھی فرض ہے یعنی ایک آیت کی مقدار اور بقدر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورہ کے قیام واجب ہے اور اس سے

جلد اسی طرح اگر اللہ بحالت قیام کہا۔ اور اکبر رکوع میں جا کر کہا تو بھی نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

زیادہ سنت یا مستحب۔ (در مختار شامی)

سوال: ایک شخص اگر مسجد میں جماعت سے اگر نماز ادا کرے تو قیام مفروض کی طاقت نہیں رہتی ہے۔ اور گھر پر پڑھے تو نماز کھڑے ہو کر ادا کر سکتا ہے ایسا شخص جماعت میں آکر بیٹھ کر نماز ادا کرے یا گھر میں کھڑا ہو کر نماز پڑھے؟

جواب: ایسا شخص جماعت میں حاضر نہ ہو گھر میں قیام کے ساتھ نماز ادا کرے۔ کیونکہ قیام فرض ہے۔ اور جماعت واجب تو واجب کے لیے فرض کو ترک نہ کرے۔ (در مختار)

سوال: ایک شخص جماعت میں جھکے ہوئے جلدی سے آکر امام کے ساتھ شریک ہوا۔ مگر تکبیر تحریمہ کے سوائے تکبیر انتقالی رکوع میں جانے کی نہیں کی۔ یہ شخص رکعت پانے والا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر ایسا جھکا ہوا آیا۔ کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ گئے۔ تب تو رکعت کا پانے والا نہیں ہے۔ اس لیے کہ قیام جو فرض فقہاء وہ ترک ہو گیا۔ اور اگر کھڑے ہو کر تکبیر کہی۔ اور پھر رکوع کیا۔ گورکوع کے جانے کی تکبیر نہ کہی ہو تو قیام صحیح ہے اور رکعت کا پانے والا بھی ہو گیا۔ (عالمگیری)

سوال: قیام کی صورت کیا ہے؟

جواب: قیام کی صورت یہ ہے کہ اگر اپنے ہاتھ لمبے کرے تو گھٹنوں تک نہ پہنچیں۔ اس صورت سے تقویٰ دیر پھرنے سے بھی قیام ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی بلا عذر ایک پاؤں سے قیام کرے تو کیسا؟

جواب: بلا عذر ایک پاؤں سے قیام مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: تیسرا فرض جو قرأت ہے یہ بھی بتلا دیجئے۔ کہ قرأت کے اندر کس مقدار کی ایک آیت چھوٹی ہونی چاہیے۔ جس سے فرضیت ادا ہو جائے؟

جواب: دو کلمہ کی آیت مثلاً "نَظَرَ" کے پڑھنے سے فرضیت ادا ہو جائے گی۔ (در مختار عالمگیری)

سوال: صحیح حرفوں کے ساتھ اگر قرأت ادا نہ ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

ملہ لیکن اس قدر پر اکتفا کرنے والا گنہگار ہوگا۔ (عالمگیری)

جواب: قدرت ہونے پر اگر صحیح حروف ادا نہ کرے گا تو قرأت جائز نہیں۔ اور یہی حکم ذبح میں ہے
علاوہ معذور کے۔ (عالمگیری)

سوال: اس بارہ میں کون معذور ہے؟

جواب: تو تلامذہ ہر کلا اگر ان سے غیر صحیح حروف بھی نکلیں۔ تو عذر کے سبب معاف ہے۔

سوال: قرأت کی جگہ فرض نمازوں میں کتنی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں۔ نواہ وہ فرض دور کعتوں کا ہو یا تین کا یا چار کا اور یہ دور کعتیں پہلی ہوں
یا پچھلی۔ اگر کسی رکعت میں بھی قرأت نہ پڑھی یا صرف ایک رکعت میں پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔
(عالمگیری)

سوال: وتر اور نفل نمازوں میں قرأت کون سی رکعتوں میں فرض ہے؟

جواب: وتر اور نفل کی سب رکعتوں میں قرأت فرض ہے۔ (کبیری)

سوال: کوئی شخص نیند کی حالت میں قرأت پڑھے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز نہیں بروقت بیداری پھر سے پڑھے۔ اور یہی حکم اور ارکان کا بھی ہے یعنی اگر
سوتے ہوئے سجدہ کیا تو اس کا اعادہ کرے۔ اور اگر سجدہ کے اندر سو گیا۔ تو کچھ بھی نہیں، ہاں
اگر پوری رکعت سوتے ہوئے ادا کرے تو پوری رکعت کا اعادہ نہیں پھر پڑھے۔

(عالمگیری۔ در مختار)

سوال: چوتھا فرض نماز کا جو رکوع ہے اس کی حد یہ بتانی گئی ہے کہ کھڑا ہوا آدمی اگر ہاتھ بڑھائے
تو گھٹنوں کو پکڑے۔ کھڑا آدمی کہ جس کی پیٹھا ایسی جھکی ہوئی ہو کہ اس کے ہاتھ ہر وقت رکوع کی حد
تک پہنچ رہے ہوں۔ وہ رکوع کس طرح کرے؟

جواب: ایسا کھڑا رکوع کے لیے سر سے اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: پانچواں فرض نماز کا سجدہ ہے یہ بھی بتلا دیجئے کہ ایک سجدہ فرض ہے یا دوسرا بھی؟

۱۔ صحت الملاط کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ خود کو کلام سنا جائے اگر اس قدر آہستہ پڑھا کہ خود بھی نہ
سنا تو کافی نہ ہوگا۔ اس طرح ہر موقع تکلم میں مسماع لنفسہ ضروری ہے۔ مثل طلاق، حاق، ذبح، سجود
شراذیم وغیرہ کے (عالمگیری)

جواب: دوسرا سجدہ بھی باجماع امت فرض ہے۔ (عالمگیری)
سوال: اگر کسی نے بلا عذر صرف ناک ہی سجدہ میں رکھی اور پیشانی نہیں رکھی تو سجدہ ہوایا
نہیں؟

جواب: اس کا سجدہ نہیں ہوا۔ اسی قول پر فتوے لے رہے مگر صاحب عذر کا سجدہ درست
ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک نے صرف پیشانی پر سجدہ کیا اور ناک سجدہ میں نہیں رکھی اس کیلئے کیا حکم ہے؟
جواب: اس کا سجدہ مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: پیشانی پر عذر کے باعث ناک کے کس حصہ پر سجدہ کرے؟
جواب: اس حصہ پر سجدہ جو سخت ہے اگر صرف نرم جگہ پر کرے جو ناک کا سر ہے سجدہ کرے گا۔
توجائز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کی ناک اور پیشانی دونوں میں عذر ہو تو وہ سجدہ کس طرح ادا کرے؟
جواب: یہ شخص سجدہ کا اشارہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: گھاس پر یا روٹی کی گدی پر سجدہ درست ہے یا نہیں؟
جواب: اگر سجدے کے وقت ناک اور پیشانی قرار پکڑے۔ اس طرح پر کہ اگر مبالغہ کیا جائے
تو سر تپچانہ ہو جائے تو درست ہے ورنہ نہیں۔ اور اسی حکم میں وہ پیال ہے جو اکثر موسم سرما
میں مسجدوں میں بچھاتے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ڈانچا جس کو زمیندار لوگ نگہبانی کھیتوں کے لئے لے لے رہے ہیں اس پر بھی سجدہ درست
ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس پر سجدہ کی جگہ سخت ہے تو سخت کے حکم میں ہے نماز ہو جائے گی ورنہ اس
گھاس کے حکم میں ہے جس کو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: آدمی کی پیٹھ پر بھی سجدہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: عذر کے ساتھ درست ہے بشرطیکہ وہ بھی اسی نماز کو پڑھتا ہو۔ کہ جس کو یہ ادا کر رہا
ہے۔ ورنہ درست نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: وہ کیا عذر ہے جس سے پیٹھ پر سجدہ کرنا درست ہے؟

جواب: وہ عذر تنگی جگہ کا ہے یعنی عیدین اور جمعہ میں جب اس کثرت سے آدمی جمع ہوں کہ عید گاہ اور مسجد میں گنجائش نہ ہو۔ تو اس وقت پیٹھوں پر سجدہ ہو جائے گا۔ (در مختار)

سوال: سجدہ قدموں سے کس قدر اونچی جگہ پر بلا عذر درست ہے؟

جواب: بالشت ایک اونچی جگہ پر سجدہ جائز ہے۔ اگر اس سے زیادہ اونچی جگہ ہوگی تو بلا عذر جائز نہیں۔ (شامی)

سوال: دونوں سجدوں کی حد فاصل کیا ہے؟

جواب: بیٹھنے کے قریب ہو جانا۔ اگر اس سے پہلے دوسرا سجدہ کرے گا تو بوجہ صحیح قول کے سجدہ نہ ہوگا۔ (در مختار)

سوال: ایک شخص ناک اور پیشانی زمین پر رکھنے کے بعد پھر کسی سبب سے مثل کانٹے وغیرہ کے کہ جس سے ناک اور پیشانی کو ضرر پہنچے اٹھا کر پھر دوبارہ ناک اور پیشانی رکھ دے اس صورت میں دو سجدے ہوئے یا ایک؟

جواب: اس صورت میں یہ ایک ہی سجدہ ہوا۔ اسی طرح اگر مقتدی اپنے امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں سے سر اٹھا لیوے اور پھر بھکا دیوے تو بھی ایک رکوع اور سجدہ ہوگا اور نماز درست ہو جائے گی۔ (عالمگیری، در مختار، شامی)

سوال: چٹا فرض نماز کا جو قعدہ اخیرہ ہے یہ فرض نمازوں ہی میں فرض ہے یا واجب اور سنت نمازوں میں بھی فرض ہے؟

جواب: سب نمازوں میں فرض نہیں ہے۔ اسی طرح اور ارکان بھی سب نمازوں میں فرض ہیں سوائے قیام کے کہ وہ نفلوں میں فرض نہیں ہے۔ (عالمگیری - کبیری)

سوال: ساتواں فرض جو اپنے اختیار سے نکلنا ہے یہ فرض متفق علیہ ہے یا نہیں؟

لہٰذا یعنی ایک آدمی نماز سے خارج بیٹھا ہے اس حالت میں نمازی نے اس کی پیٹھ پر سجدہ کیا یا نہ نمازی ہے کہ جس کی نماز اس کی نماز کے خلاف ہے مثلاً سجدہ کرنے والا فرض ادا کرنے والا ہے اور وہ دوسرا شخص جس کی پیٹھ پر سجدہ کیا ہے سنت پڑھ رہا ہے تو ان صورتوں میں سجدہ نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

جواب: یہ فرض متفق علیہ نہیں ہے اور صحیح یہی ہے کہ فرض نہیں۔ (در مختار عالمگیری)
سوال ۱۔ واجبات کیا ہیں؟

جواب: اول فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے معین کرنا دوسرے الحمد شریف کا پڑھنا، تیسرے الحمد شریف کا سورۃ سے پہلے پڑھنا۔ چوتھے پوری الحمد شریف کا ایک دفعہ پڑھنا پانچویں فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب اور سنتوں کی سب رکعتوں میں سورۃ کا ملانا چھٹے ترتیب درمیان دو سجدوں کے ساتویں قومہ، آٹھویں جلسہ نویں تعدیل یعنی اعضاء کا ساکن کرنا مقدار سبحان اللہ کہنے کے رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں، دسویں امام کو جہری نمازوں میں مثل فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، انوار و کرم اور رمضان کے وتر میں پکار کر پڑھنا اور دوسری نمازوں میں مثل ظہر و عصر کے آہستہ پڑھنا گیارہویں پہلا قعدہ تین یا چار رکعت والی نماز میں خواہ نقل ہی ہو۔ بارہویں تشریح دونوں قعدوں میں یعنی اول اور اخیر دونوں قعدوں میں التحیات کا پڑھنا۔ تیرھویں لفظ السلام کے ساتھ نماز سے نکلنا۔ چودھویں تکبیر قنوت پندرہویں قرأت قنوت سولہویں تکبیرات عیدین رترھویں مقتدی کا قرأت سے چپ رہنا۔ اٹھارہویں امام کی تابعداری مقتدی کو کرنا۔ انیسویں سجدہ تلاوت۔ (کبیری شامی)

سوال ۲۔ نماز میں سنتیں کیا کیا ہیں؟

جواب: اول اٹھانا دونوں ہاتھوں کا تحریمہ کے لیے کانوں کی ٹونگ تکبیر سے پیشتر دوسرے تکبیر کے وقت انگلیوں کا قبلہ رخ اور کشاد رکھنا تیسرے امام کو تکبیرات یعنی تحریمہ انتہالی پکار کر کہنا بقدر اس کی حاجت کے اگر تکبیر تحریمہ سے امام کی نیت صرف لوگوں کو ہی خبردار کرنے کی ہوگی۔ اور اپنی نماز نہ ہوگی تو امام کی نماز ہوگی۔ نہ مقتدیوں کی۔ چوتھے نانہ کے نیچے داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر باندھنا پانچویں شتلا یعنی سبحانک اللهم پڑھنا چھٹے اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

۱۔ پس جب کہ امام نے سلام پھیرا اور زبان سے لفظ السلام نکالا تو اس سے پہلے کہ لفظ بیکم امام کی زبان سے نکلے کوئی آکر اقتدار کرے تو یہ اقتدار دست نہ ہوگی۔ کیونکہ السلام کہتے ہی وقت اقتدار ختم ہو جاتا ہے بشرطیکہ امام پر سجدہ سہو نہ ہو۔ (در مختار) ۲۔ یعنی نہ زیادہ کشادہ ہوں نہ بالکل ملی ہوئی بلکہ ان کی حالت پر تپوڑنا چاہیے ۳۔ امام کے سوا مقتدی اور منفرد اپنی آہستہ کہیں کہ خود سن لیں ۱۲ منہ

پڑھنا، ساتویں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا آٹھویں فرض کی پچھلی دو رکعتوں میں صرف الحمد شریف
 پڑھنا۔ نویں آئین کہتا۔ دسویں شمار اور اعوذ اور بسم اللہ اور آئین کو آہستہ کہنا۔ گیارہویں قرأت مسنونہ
 پڑھنا بارہویں تکبیرات انتقالی یعنی رکوع اور سجدہ وغیرہ کے لیے اللہ اکبر کہنا۔ تیرہویں رکوع میں تسبیح
 سُبْحَانَ رَبِّيَ اَعْلٰی تین بار کہنا۔ چودھویں رکوع میں دونوں گھٹنوں کو ہاتھوں کی کشادہ انگلیوں
 سے پکڑنا۔ پندرہویں امام کو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا اور مقتدی کو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا
 اور تنہا کو دونوں کہنا۔ سولہویں سجدوں میں دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنوں کا پہلے پیشانی سے رکھنا
 اور ہاتھوں کی انگلیاں علی ہوئی قبلہ رخ رکھنا۔ سترہویں سجدوں میں تین بار سُبْحَانَ رَبِّيَ اَعْلٰی
 پڑھنا۔ اٹھارہویں جلسہ اور تشہد میں داہن پاؤں کھڑا رکھنا اور بائیں پاؤں پکھانا، ایسواں ہر جلسہ
 میں اور تشہد میں دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا۔ بیسویں اشارہ کرنا سب سے بروقت اَشْهَدُ اَنْ كَاِلَہَا
 کے اکیسویں درود شریف کا پڑھنا۔ قعدہ اخیرہ میں بائیسویں دُعا کا قعدہ اخیرہ میں پڑھنا۔ تیسواں پھرنا
 منہ کا دلہن اور بائیں طرف سلام کے وقت چوبیسویں امام کو فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا،
 پچیسویں امام کو پشت کرنا دوسرے سلام کا بہ نسبت پہلے سلام کے چوبیسویں سلام پھیرنا ان لفظوں
 سے اَلْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (تنویر الابصار در مختار شامی عالمگیری)

سوال: مستجاب نماز کیا ہیں؟

جواب: اول مرد کو وقت تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ آستینوں سے باہر نکال لینا۔ دوسرے دونوں
 قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت کے فاصلہ چھوڑنا۔ تیسرے منفرد کو رکوع اور سجدے میں
 تین بار سے زیادہ تسبیح کہنا۔ چوتھے قیام کے وقت اپنی سجدہ گاہ پر اور رکوع میں دونوں
 پاؤں کی بیٹھ پر اور سجدے میں ناک کے سرے پر اور قعود میں اپنی گود پر اور پہلے سلام
 لے کھڑے پاؤں کی انگلیوں کو بھی قبلہ رخ رکھنا سنت ہے (در مختار) لہٰذا انگلی اٹھانے کا طریقہ مسنون ہم حنیفوں کے
 نزدیک اس طرح ہے کہ بروقت کہنے اشہدان لا اِلهَ اِلَّا اللّٰہُ کے انگلی کلمہ کی اٹھاوے۔ ترہین کی عقدا کی صورت میں یعنی
 خنصر اور نبصر اور وسطی تینوں انگلیوں کو بند کر کے اور شہادت کی انگلیوں کو کھڑا کر کے ادا گوٹھ کے سرے کو شہادت
 کی انگلی اور بیچ کی انگلی کے جوڑ پر رکھے اور جب اَللّٰہُ رَبُّنَا سے کہے اس وقت اس انگلی کو گراوے (شامی کبری)
 لہٰذا ایکسب ختم کرے تو عدد طاق پر ختم کرے مثل پانچ سات نو مرتبہ ۱۲ کے شامی

میں اپنے داہنے شانہ پر اور دوسرے سلام میں بائیں شانہ پر نظر رکھنا پانچویں جماعتی کے وقت منہ بند رکھنا۔ چھٹے جہاں تک ممکن ہو سکے کھانسی والے کا کھانسی کو دفع کرنا۔ (در مختار شامی) سوال: نماز پڑھنے کا وہ طریقہ شروع سے آخر تک جو سلف سے مطابق حنفی مذہب کے جس میں فرض، واجب، سنت اور مستحب سب ادا ہوں بتلائیے؟

جواب: وہ طریقہ یہ ہے کہ جب نمازی نماز شروع کرنا چاہے، تو پہلے قبلہ رخ کھڑا ہو اور درمیان، دونوں قدموں کے فاصلہ چار انگشت کا چھوڑے پھر نیت دل سے کرے۔ اور مطابق نیت کے زبان سے کہے نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے پھر دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھاوے کہ ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں جدا اپنے حال پر ہوں اور انگوٹھے کانوں کی نو کے مقابل ہوں اس وقت تکبیر یعنی اللہ اکبر کہہ کر فوراً دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھے کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھ کر انگوٹھے اور چھنگلی سے نیچے تک پہنچے پر حلقہ کرے اور تین انگلیاں اوپر کلائی کے رکھے اوپر پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَ

یاک بیان کرتا ہوں میں تیری اے اللہ جو تیرے لائق ہے اور حمد بیان کرتا ہوں تیری ایسی جو تیرے قابل ہے اور
تَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ۝ اَعُوذُ بِاللَّهِ

برکت والا ہے نام تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی نہیں ہے معبود سوائے تیرے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ . بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط الْحَمْدُ

ساتھ شیطان راندھے گئے سے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو مہربان رحم کرنے والا ہے۔ کل تعریفیں
لِلّٰهِ سَابِغَاتِ الْعٰلَمِیْنَ لَا الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مُلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ

اللہ واسطے ہیں جو پالنے والا ہے تمام عالم کا مہربان اور رحمت والا۔ مالک دن قیامت کا تیری ہی ہم عبادت کرتے

۱۔ جماعتی نماز میں اگر بحالت قیام آدھے درز رک سکے تو داہنا ہاتھ منہ پر رکھے اور اگر آدھ جگہ سوائے قیام کے
آوے تو بائیں ہاتھ سے روک لے خارج نماز ہر وقت بائیں ہاتھ سے روکے ۱۲

تَعْبُدُوا وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۚ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ
 ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ دکھلا ہم کو سیدھا راستہ اور سیدھا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ ان کا جو غضب کیے
 عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝ آمِينَ ۚ اِنَّا اعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرَةَ
 گئے ہیں۔ اور ان کا جو گمراہ ہیں قبول کر تحقیق عطا کیا ہم نے تجھ کو حوض کوثر۔ پس نماز پڑھا اپنے رب کے لیے
 فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۚ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ۚ
 اور قربانی کر اس کے واسطے تحقیق دشمن تیرا بے نسل رہے۔

یا اور کوئی سورۃ جو صحیح یاد ہو پڑھے۔ پھر رکوع کرے یعنی جھکنے کے ساتھ تکبیر کے اور
 رکوع میں پورا پہنچنے تک تکبیر سے فارغ ہو جائے۔ اسی طرح اور رکن میں بھی کرے۔ رکن کے
 اندر تکبیر نہ کرے۔ جیسے کہ اکثر عادت ہے کہ اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے
 گھٹنوں کو خوب مضبوط پکڑے۔ کشادہ انگلیاں کر کے اور دونوں پنڈلیوں کو سیدھا کھڑا رکھے کمان
 کی طرح نہ جھکائے اور پشت کو پھیلائے اور سرین کو پشت کے برابر رکھے۔ بدوں سر کے ابھارے
 یا سر کے نیچے کرنے کے بلکہ سر بھی پشت کے برابر ہے۔ پھر پڑھے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین
 مرتبہ پھر سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ۚ کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہوا اور مقتدی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتا ہوا
 پھر اللہ اکبر کے جھکنے کے ساتھ اور سجدہ کرے۔ اس طرح کہ اول دونوں گھٹنے زمین پر رکھے پھر
 دونوں ہاتھ زمین پر اس طرح رکھے کہ کہنیاں زمین سے علیحدہ رہیں پھر ناک اور پھر پیشانی سجدہ
 میں دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں اس طرح رہے کہ انگوٹھے کان کی ٹو سے برابر ہو جائیں۔
 اور اپنے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی رکھے تاکہ سب قبلہ کی طرف متوجہ رہیں۔ سجدہ میں پاؤں
 کی انگلیاں نہ اٹھیں ورنہ سجدہ نہ ہوگا۔ پھر پڑھے تین دفعہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلَى پھر
 سجدہ سے سر اور ہاتھ اٹھانے میں رکھنے کے برعکس کرے۔ یعنی پہلے پیشانی اٹھائے پھر
 ناک پھر ہاتھ پھر اطمینان سے جلسہ کرے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا دوسرا سجدہ مثل پہلے کے
 کر کے دوسری رکعت کے لیے بیٹھوں کے بل اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھے ہاتھ ٹیک کر اٹھنا بلاعد
 صحیح نہیں۔ پھر دوسری رکعت ادا کرے۔ اس طرح کہ پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے پھر الحمد شریف
 پھر قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ اللهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يُولَدَ وَلَمْ يُولَدْ ۚ لَمْ يَكُنْ لَهَا كُفُوًا اَحَدٌ ۚ

کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے نہ اس کو کسی نے جمانہ وہ کسی سے بنا گیا اور نہیں ہے اس کے لیے کوئی کفو وہ ایک ہے۔ یا اور کوئی سورۃ پڑھے پھر بعد ختم سورۃ کے مثل پہلی کعت کے رکوع اور قومہ اور سجدہ اور جلسہ اور دوسرا سجدہ کر کے قعدہ میں بائیں پاؤں بچھا کر اور واہتا کھڑا کر کے بیٹھے۔ اس طرح سے کہ کھڑے پاؤں کی اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں قبلہ رخ رہیں۔ اور زانو پر ہاتھوں کی انگلیوں کو ان کی حالت پر رکھے۔ لیکن گھٹنوں کو نہ پکڑے ورنہ انگلیاں قبلہ رخ نہ رہیں گی۔ اور پڑھے۔

التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ

کل عبادت قولی اور کل عبادت بدنی اور کل عبادت مالی اللہ ہی کے واسطے ہے سلام ہے اوپر تیرے

اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ .

اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکت اس کی سلام اوپر بہار۔ سے اور خدا کے نیک بندوں پر

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ

عَبْدًا وَرَسُولُهُ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى

علیہ وسلم بندے اللہ کے اور اس کے رسول ہیں اے اللہ رحمت کاملہ کر تو اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ

اور اوپر ان کی اولاد کے جیسے کہ رحمت نازل کر تو نے اوپر ابراہیم اور اوپر اولاد ان کی کے

إِنَّكَ حَيُّدٌ مُبِيتٌ . اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ ہے اے اللہ برکت نازل کر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور

کہ یہاں انگلی سے اشارہ کرے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ (منہ عقلم وبالذیہ) لے اگر حضور کے اسم شریف

سے پہلے لفظ سیدنا اور داخل کر دیا جائے اور یوں کہا جائے کہ اللہم صلی علی سیدنا محمد تو یہ مستحب ہے۔ اسی طرح

اللہم باریک علی محمد وعلی آل محمد کی بجائے اللہم باریک علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم

علیہ السلام کے نام پاک سے پہلے بھی سیدنا..... کہنا مستحب ہے (در مختار)

عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
 ان کی اولاد پر جیسے کہ برکت نازل کی اور پرا برہیم اور اوپر اولاد ان کی کے تحقیق تو سراہا گیا ہے اور بزرگ
 حَمِيدٌ مُّجِيدٌ ۝ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ
 ہے۔ اسے اللہ تحقیق ظلم کیا میں نے اور نفس اپنے کے ظلم بہت اور کوئی نہیں بخشے گا۔ گناہوں کو سوائے
 الذُّنُوبِ إِلَّا أَنْتَ فَأَعْظِرُّ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي
 تیرے پس بخشش کر میرے لیے مغفرت اپنے پاس سے اور رحم کر میرے اوپر تحقیق تو بخشنے والا
 إِنَّكَ أَنْتَ الْخَفِيُّ الرَّحِيمُ
 رحم کرنے والا ہے۔

یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جناب رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم نے تعلیم فرمائی تھی۔

پھر نیت فرشتوں کے سلام کی کرے داہنی طرف منہ پھیر کر کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور
 اسی طرح مع نیت کے بائیں طرف کہے۔ یہ ترتیب ہے جس میں فرض و سنن سب ادا ہو گئے۔
 سوال: یہ ترکیب دو رکعت والے فرض کی بیان کی گئی ہے اور اگر چار رکعت مثل ظہر اور عصر اور
 عشاء یا تین رکعت مثل مغرب اور وتر کے پڑھنا چاہے تو کس طرح پڑھے؟
 جواب: اسی طرح پڑھے فرق اتنا ہے کہ چار رکعت والے فرض میں اسی قعدہ میں جس پر دو
 رکعت والا فرض ختم ہوا ہے۔ سلام نہ پھیرے کیونکہ اب یہ قعدہ واجب ہے صرف التعمیات
 اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اور ان دو پھیلی رکعتوں میں سوائے الحمد کے اور کچھ نہ پڑھے،
 باقی ساری نماز اسی طرح پڑھے۔

سوال: سنتیں جو چار رکعت والی ہیں کیا وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں؟
 جواب: ہاں وہ بھی اسی طرح پڑھی جائیں گی۔ مگر ان چار رکعت میں الحمد کے بعد سورت ملاوے
 یعنی چاروں بھری پڑھے۔

سوال: ختم نماز کے بعد کس قدر ٹھہرے۔ اور کیا پڑھے؟

لہ نیت دل سے کرے زبان سے نہ کہے اگر مقتدی ہے تو لام کی نیت اور کرے اور اگر کلام ہے تو مقتدیوں کی نیت اور

جواب: امام کو ان نمازوں میں کہ جن کے پیچھے سنتیں ہیں یہ دعا پڑھنی چاہیے **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ**
السَّلَامُ رُودٌ مِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ الْإِكْرَامِ (ترجمہ) اے
 اللہ تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے برکت والا ہے تو اے رب ہمارے اے
 صاحب بزرگی اور اکرام کے۔

اور فوراً اٹھ کھڑا ہو اور اپنی جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ سنتیں ادا کرے اور ان نمازوں
 میں جن کے پیچھے سنتیں نہیں ہیں۔ جیسے فجر اور عصر کی نماز تو اب امام قوم کی طرف منہ کر کے
 بیٹھے یا داہنے یا بائیں منہ کر کے بیٹھے اور امام مقتدی اور منفرد سب بعد نماز ختم تین مرتبہ
 استغفر اللہ پڑھ کر ایک بار کسبت الکرسی اور تینتیس بار سبحان اللہ اور تینتیس بار الحمد للہ اور چونتیس
 بار اللہ اکبر پڑھیں۔ اس کا بہت ثواب ہے پھر سب دعائیں اور وظائف ہم نے اخیر سالہ
 میں درج کئے ہیں۔

سوال: امام اور منفرد اور مقتدی سب اسی طرح نماز پڑھیں یا کچھ تفاوت ہے؟
 جواب: امام اور منفرد تو اسی طرح نماز ادا کریں گے۔ صرف مقتدی نیت میں اقتداء کی نیت
 کہے گا اور رکعت اول میں **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ** پڑھ کر اخیر تک ساکت رہے گا۔ اور جہری نماز
 میں آمین آہستہ اور قومہ میں **رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ** کہے گا۔ باقی سب اذکار مثل امام کے ادا کرے گا۔
 سوال: عورتیں بھی اسی طرح پڑھیں یا کچھ فرق ہے؟

جواب: عورتیں نماز میں بیس باتوں میں مردوں کے مخالف ہیں باقی اسی طرح ادا کریں۔

سوال: وہ بیس باتیں کیا ہیں؟

جواب: اول عورت تحریم میں ہاتھ اٹھائے گی اپنے شانے تک۔ بخلاف مرد کے کہ وہ کانوں کی

لہ آیت الکرسی یہ ہے **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا**
فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ
عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (مہربان
 شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی بعد نماز کے اس کو پڑھے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت حائل ہے (در مختار)

یہ بھی مستحب لکھا ہے کہ آیت الکرسی کے بعد معوذتین اور قل ہو اللہ بھی پڑھے ۱۲

کی لوت تک اٹھائے گا۔ دوسرے عورت آستینوں سے ہاتھ باہر نہ نکالے اور مرد باہر نکالے گا۔ تیسرے عورت قیام میں داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے۔ مرد کھانی پر ہاتھ بہ ترتیب مذکور الصدر باندھے گا۔ چوتھے عورت ہاتھ سینہ پر باندھے۔ مرناف کے نیچے باندھے گا۔ پانچویں عورت رکوع میں کم جھکے مرد زیادہ جھکے گا۔ چھٹے عورت رکوع میں ہاتھ پر سہارا نہ دے۔ اور مرد ہاتھ پر سہارا دے گا۔ ساتویں عورت رکوع میں انگلیوں کو کشادہ نہ رکھے۔ مرد کشادہ رکھے گا۔ آٹھویں عورت رکوع میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لے مرد ان کو زور سے پکڑے گا۔ نویں عورت رکوع میں اپنے گھٹنوں کو جھکائے مرد نہیں جھکائے۔ دسویں عورت رکوع میں سمٹی ہے۔ مرد برخلاف کریگا۔ گیارہویں عورت سجدے میں اپنی بغلیں نہ کھولے سمٹی رہے مرد برخلاف کرے گا۔ بارہویں عورت سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ پکھاوے مرد نہ پکھاوے گا۔ تیرہویں قعدہ میں عورت اپنے دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال کر اپنی سرین پر بیٹھے مرد بائیں پاؤں فرش کرے گا اور داہنپاؤں کھڑا رکھے گا۔ چودھویں قعدہ اور جلسہ میں عورت اپنی انگلیاں ملی رکھے۔ برخلاف مرد کے کہ وہ اپنی حالت پر رکھے گا۔ پندرہویں عورت کی نماز کے آگے سے جب کوئی گزرے گا تو عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے اور مرد سبحان اللہ کہہ کر گزر جانے والے کو متنبہ کر دے گا۔ سولہویں عورت مرد کی امامت نہ کرے گی برخلاف مرد کے کہ وہ اس کی امامت کر سکتا ہے۔ سترھویں عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے اور مرد کے حق میں واجب ہے اٹھارہویں اگر عورتیں جماعت کر اہت تحریمی کے ساتھ ادا کریں گی۔ تو ان کا امام بیچ میں برخلاف مردوں کے کھڑا رہے گا۔ انیسویں عورتوں پر جمعہ اور عیدین نہیں اور مردوں پر واجب ہیں۔ بیسویں عورت پر نماز فجر اندھیرے میں مستحب ہے۔ برخلاف مرد کے کہ اس پر ایسے وقت میں نماز فجر کا پڑھنا مستحب ہے کہ خوب اجالا ہو (شامی)

باب نماز کے مفسدات اور مکروہات کے بیان میں

سوال: نماز کو توڑنے والی کیا چیزیں ہیں؟

جواب: دو قسم کی چیزیں ہیں۔ ایک قسم تو اقوال کی ہے اور دوسری قسم افعال کی (عالمگیری)

سوال: قسم اقوال میں کیا کیا قول ہیں۔ جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب در اول کلام کرنا خواہ قصداً ہو یا سہواً۔ خواب میں ہو یا بیداری میں۔ تھوڑا ہو یا بہت۔
 دوسرے سلام تحیتہ کرنا قصداً ہو یا سہواً۔ برخلاف سلام تحلیلی نماز کے کہ اس سے نماز نہیں جاتی
 جبکہ سہواً ہو۔ تیسرے جواب سلام دینا قصداً ہو یا سہواً۔ چوتھے پھینک کا جواب دینا۔ پانچویں
 بری خبر کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا۔ چھٹے خبر خوش پر الحمد للہ پڑھنا۔ ساتویں
 خبر تعجب پر سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہنا۔ آٹھویں سوائے اپنے امام کے اور کسی کو نماز میں لقمہ
 دینا۔ نویں نماز میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگتے ہیں۔ مثلاً کہے کہ یا اللہ فلا فی عورت سے میرا
 نکاح کر دے یا مجھ کو ہزار دینار دے دے دسویں آہ اوہ یا اُف کہنا۔ گیارہویں قرآن شریف سے دیکھ
 کر نماز پڑھنا مطلقاً۔ بارہویں قرآن کا غلط پڑھنا۔ (عالمگیری۔ تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال در قسم افعال میں کیا کیا فعل ہیں جن سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

جواب در اول عمل کثیر دوسرے جان کر یا بھول کر کھانا یا پینا۔ تیسرے بلا عذر قبلہ کی طرف سے
 سینہ کا پھیرنا۔ چوتھے بقدر دو صفوں کے بلا ضرورت ایک بار چلنا۔ پانچویں امام سے آگے بڑھ
 جانا۔ چھٹے بقدر تین کلموں کے نماز میں لکھنا۔ ساتویں درد اور مصیبت سے رونا۔ آٹھویں بالغ کا
 نماز میں پکار کر سننا۔ نویں نماز میں غیر نمازی کا کہنا ماننا۔ دسویں عورت کا جماعت میں محاذی ہونا۔ چند
 شرطوں کے ساتھ گیارہویں خلیفہ بنانا ایسے کو جو قابل امانہ ہو۔ بارہویں مسجد سے باہر چلا جانا امام کا بدو
 خلیفہ کے تیرہویں حدیث کے بعد نمازی کا مقدار ایک رکن کے مقام حد پر پھرتا (عالمگیری۔ در مختار)
 سوال در کلام کرنا نماز میں جو مفسد نماز بتلایا گیا ہے۔ یہ نہیں معلوم ہوا کہ کلام کس کو کہتے ہیں؟
 جواب در کلام دو حرف یا ایک حرف مطلب سمجھانے والے کو کہتے ہیں۔ مثلاً ق ایک حرف ہے
 عربی میں اس کے نگاہ رکھ کے معنی ہیں تو اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ یا مخاطب کو کہا (او)
 تو اس میں دو حرف ہوئے۔ اس سے بھی نماز ٹوٹ جائے گی۔ یہاں ایک بے معنی سے نماز نہیں
 ٹوٹے گی۔ (در مختار)

سوال در کھنکارنے اور مٹھارنے سے بھی نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

اے اگر کوئی خارج نماز نمازی سے کہے کہ ہٹ جا اور وہ اس کے کہنے سے بلا خیال امر شرعی ہٹ گیا تو نماز ٹوٹ جائے
 گی اور اگر ہٹنے یعنی جگہ دینے میں اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال کر لیا تو نماز فاسد نہ ہوگی ۱۲

جواب: بلا عذر کھنکارنے اور مٹھارنے سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (تنویر الابصار)

سوال: وہ عذر کیا کیا ہیں جن سے کھنکارنا نماز میں درست ہے اور نماز نہیں ٹوٹتی؟

جواب: رانام کو آواز کی درستی کا عذر۔ مقتدی کو امام کی غلطی کی ہدایت کا عذر دوسرے کو اپنی نماز

میں ہونے کے اعلام کا عذر۔ (در مختار - شامی)

سوال: پٹھارا سے نماز ٹوٹ جائے گی یا نہیں؟

جواب: اس سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (عالمگیری)

سوال: سلام تحیت اور سلام تحیل میں کیا فرق ہے؟

جواب: سلام تحیت تو تحفہ ملاقات ہے جو آپس میں مسلمانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اور سلام

تحیل نماز سے باہر آنے کے لیے ہوتا ہے سلام تحیت نماز میں ہر طرح سے مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: سلام تحیل کے لیے بھی جو سہواً ہو کوئی ضابطہ کلیہ مقرر ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں مقرر ہے۔ اگر یہ سلام سہواً اس وقت میں ہو جبکہ اصل نماز میں سہو ہو مثلاً مقیم

اپنے کو مسافر سمجھ کر یا ظہر پڑھنے والا اپنے کو جمعہ والا تصور کر کے دوسری رکعت میں سلام پھیر دے تو

اب اس سلام سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے کہ اصل نماز میں ہی سہو ہو گیا۔ اور اگر وصف

نماز میں محل تحیل پر سہو ہوا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ مثلاً دوسری رکعت کے قعد میں سلام پھیرا۔ اس

خیال سے کہ چوتھی رکعت ہے تو نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح پڑھتا ہے۔ اخیر میں سجدہ سہو کرے

یا جنازہ کی نماز میں چوتھی تکبیر سے پہلے سلام پھیر دیا۔ تو پھر دعا پڑھ کر چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیر دے

اس لیے کہ قیام بھی نماز جنازہ میں محل سلام تحیل نماز ہے۔ ہاں علاوہ ان دو موقعوں کے اور ارکان مثلاً

علاوہ جنازے کی نماز کے اور نمازوں میں بحالت قیام یا رکوع یا سجدہ تحیل نماز کا سلام سہواً پھیرا تو

نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے کہ موقع سلام تحیل نمازوں کے نہیں ہیں۔ یہ ضابطہ سہو کے لیے

ہے۔ عمدًا بلا قید ہر صورت میں مفسد نماز ہے۔ (عالمگیری - در مختار - شامی)

سوال: اس جگہ یہ بھی بتلا دیجئے کہ وہ کون لوگ ہیں جن پر سلام کرنا مکروہ ہے؟

جواب: اکیس آدمی ہیں۔ اول نماز پڑھنے والے پر دوسرے تلاوت قرآن کرنے والے

لہوہ آواز جو زبان اور نالو سے کسی اچھی چیز کا مزہ لینے سے نکلتی ہے ۱۲ (ف)

پر تیسرے وعظ اور ذکر میں مشغول ہونے والے پر چوتھے حدیث اور خطبہ پڑھنے والے پر۔
 پانچویں ان چار چیزوں کی طرف کان لگانے والے پر۔ چھٹے قاضی پر وقتِ قضا یعنی جب قاضی
 حکم دینے کے لیے مسندِ قضا پر بیٹھا ہو تو مدعی اور مدعا علیہ اس کو سلام نہ کریں۔ ساتویں علمِ شرعی،
 میں بحث کرنے والوں پر۔ آٹھویں مؤذن پر۔ نویں تکبیر کہنے والے پر۔ دسویں علمِ شرعی سکھانے والے
 پر۔ وقتِ تعلیم شرعی، گیارہویں اجنبی جوان عورتوں پر بارہویں شطرنج کھیلنے والے پر اور جو لوگ ان
 کی عادت کے مشابہ ہوں۔ مثل جواری شراب خوردگیست کرنے والا۔ کبوتر اڑانے والا۔ گانے
 والا۔ اور باجا بجانے والا۔ ان سب پر بھی سلام مکروہ ہے۔ تیرہویں جو شخص اپنی بیوی سے بوس
 کنار میں مصروف ہو۔ چودہویں کافر پر۔ پندرہویں تنگے پر سولہویں پیشاب پاخانہ پھرنے
 والے پر۔ سترہویں کھانا کھانے والے پر۔ اٹھارہویں بوڑھے مسخرے پر۔ انیسویں جھوٹے پر۔
 بیسویں لوگوں کی عیب جوئی میں مصروف رہنے والے پر۔ اسیسویں گالی بکنے والے پر یہ لوگ ہیں جن
 پر سلام مکروہ ہے۔ ان کے علاوہ سب پر سلام مسنون ہے۔ (غایتہ الاوطار ص ۲۸۷، ۲۸۸)

سوال ۱۔ سلام کس طرح کرے؟

جواب ۱۔ سلام اس طرح کرے السلام علیکم یا سلام علیکم ان دونوں طریقوں کے خلاف سلام
 درست نہیں ہے۔ جیسے اکثر سلام علیکم کہتے ہیں۔ یعنی سلام کے میم کو پیش دے کر یا ساکن
 کر کے یہ ہرگز درست نہیں ہے۔ (در مختار۔ شامی)

سوال ۲۔ وہ کون لوگ ہیں جن پر جواب سلام کا واجب نہیں؟

جواب ۲۔ اول تو وہ شخص ہے جو ان دونوں طریقوں کے سوائے سلام کرے۔ دوسرے نماز
 میں مصروف ہونے والے پر۔ تیسرے قرآن یا دعایا کو یا خطبہ یا تکبیر، یعنی اقامت اذان وغیرہ
 پڑھنے والے پر۔ چوتھے پاخانہ یا پیشاب کرنے والے پر۔ پانچویں لڑکے پر۔ چھٹے متوالے
 پر۔ ساتویں جوان عورت پر۔ آٹھویں اونگھنے والے پر۔ نویں حکم کے خواہاں یعنی مدعی یا مدعا علیہ
 پر۔ دسویں، دیوانہ پر۔ (شامی)

لہذا اسی طرح اس شخص کو بھی سلام نہیں کیا جائیگا جو اجنبی عورتوں کو دیکھتا ہو (شامی)۔ جس وقت سلام کرنے والا بھی بھوکا ہو
 (اور وہ جانتا ہو کہ کھانے سے منع نہ کرے گا تو سلام مکروہ نہیں۔ اس لیے کہ اس سلام سے غرض کھانا کھانے کی ہے۔ (در مختار)

سوال: نماز میں اشارے سے بھی جواب سلام دے یا نہیں؟

جواب: اشارے سے بھی نہ دے۔ (عالمگیری)

سوال: چھینکنے والا اگر نماز میں الحمد للہ کہہ لے تو نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب: ہو جائے گی۔ اور اگر اپنی طرف خطاب کر کے (بِرُحْمِ اللّٰهِ) جواب چھینک بھی دے گا۔ تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ غیر کے لیے جواب دینے میں نماز فاسد ہوگی۔ خواہ وہ جواب چھینک ہو یا سلام یا اور کوئی جملہ قرآن کا کسی سائل کے جواب دینے میں ہو۔ مثلاً کسی نمازی سے دریافت کیا کہ تیرا مال کیا ہے اس نے نماز کی حالت میں اس آیت سے جواب دیا۔

اس کے یہ معنی ہوئے کہ گھوڑے، خچر، گدھے تو نماز فاسد ہوئی۔ (در مختار)

سوال: اگر کسی نے نماز میں اللہ پاک کا نام سن کر کہہ دیا۔ جل جلالہ یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا نام مبارک سن کر کہہ دیا۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرأت سنی اور کہا۔ صدق اللہ ورسولہ، تو ان کلمات سے نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر یہ کلمات بہ نیت جواب کے ہوں گے۔ تو نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: مقتدی جس وقت امام کو لقمہ دے کیا نیت کرے۔ اور لقمہ دینا سوائے تراویح کے اور نمازوں میں بھی درست ہے یا نہیں؟

جواب: لقمہ دینے کی نیت کرے۔ قرأت کی نیت نہ کرے اور سب نمازوں میں لقمہ دینا درست ہے مگر مقتدی کو امام کے رکتے ہی فوراً لقمہ دینا مکروہ ہے۔ اسی طرح بار بار پڑھنے سے مقتدی پر حاجت لقمہ پڑانے کی بھی مکروہ ہے۔ اگر بقدر واجب قرأت پڑھ چکا ہے تو رکوع کرے دوسری آیت کی طرف نہ جائے ورنہ اس کو چھوڑ کر اور سورت شروع کرے (عالمگیری۔ شامی)

سوال: نماز کے مفسدات میں ایک مفسد نماز قرآن کا غلط پڑھنا جو تبلیا گیا ہے یہ نہیں معلوم ہوا کہ وہ کبھی غلطیاں ہیں جن سے نماز فاسد ہوتی ہے؟

لہٰذا یہ لقمہ دینے کی اجازت صرف اپنے امام کے لیے ہے۔ اگرچہ غیر کو لقمہ دینا تو اس لقمہ دینے والی کی نماز جاتی رہے گی۔ اسی طرح اگر امام

اپنے مقتدیوں کے علاوہ کسی اور کا دیا ہوا لقمہ قبول کرے تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اسکے ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی باقی رہے گی۔

رہے گی یا مقتدی غیر سے لقمہ اپنے امام کو لقمہ دے اور امام قبول کرے تو بھی سب کی نماز جاتی رہے گی۔ (عالمگیری۔ در مختار۔ شامی)

جواب ار وہ غلطیاں چند قسم کی ہیں۔ ایک تو غلطی اعراب کی ہے یعنی زبر کی جگہ زیر اور زیر کی جگہ پیش متحرک کی جگہ ساکن اور ساکن کی جگہ متحرک۔ مثلاً وہ کی جگہ مخفف اور مخفف کی جگہ مشدّد مد کی جگہ قصر اور قصر کی جگہ مد کا پڑھنا ہے۔ دوسری غلطی تبدیل حروف کی ہے۔ یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف یا کم و زیادہ یا مقدم و مؤخر کرنا ہے۔ تیسری غلطی تبدیل کلمہ یا جملہ کی ہے۔ یعنی ایک کلمہ کی جگہ دوسرا کلمہ یا ایک جملہ کی جگہ دوسرا جملہ پڑھنا یا کم و بیش یا مقدم و مؤخر کرنا ہے۔ چوتھی غلطی وقف کی ہے یعنی وصل کی جگہ وقف اور وقف کی جگہ وصل کرنا ہے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ ان غلطیوں سے اگر ایسے معنی تبدیل ہوئے ہیں۔ کہ جن کا اعتقاد کفر ہے، تو نماز مطلقاً فاسد ہوگی خواہ وہ غلطی اعراب ہو یا حرف کی یا کلمہ اور جملہ کی مثلاً وَعَصَىٰ اٰدَمُ رَبَّهٖۙ میں میم کو زبر سے اور ربت کو پیش سے پڑھنا یا ان الذین امنوا و عملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ میں بجاے صلحت کے طالحات یا بجاے خیر البریۃ کے شر البریۃ پڑھا تو نماز فاسد ہو جائیگی اس لیے کہ ان تغیرات سے ایسے معنی ہو گئے کہ جن کا اعتقاد کفر ہے پہلے وَعَصَىٰ اٰدَمُ رَبَّهٖ کے معنی یہ تھے۔ اور نافرمانی کی آدم نے اپنے رب کی، اب تغیر زیر اور پیش کے ساتھ یہ معنی ہوئے اور نافرمانی کی آدم کہتے اس کے نے نعوذ باللہ منہا اسی طرح اِنَّ الذّٰیْنَ اٰمَنُوْا کے یہ معنی تھے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور عمل اچھے کئے وہ سب خلقت سے بہتر ہیں اور جملہ خیر البریۃ کی جگہ شر البریۃ کے تغیر سے یہ معنی ہوئے بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کئے وہ لوگ سب خلقت سے بدتر ہیں۔ نعوذ باللہ منہا اور اگر ایسی غلطی نہیں ہے کہ جس کے معنی کا اعتقاد موجب کفر ہے۔ تو صرف اعراب کی غلطی کے لیے مفتی یہ یہ قول ہے کہ نماز فاسد نہ ہوگی۔ اس لیے کہ اکثر لوگ اعراب کی تمیز نہیں رکھتے مثلاً لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ میں ت کو پیش سے پڑھا تو نماز درست ہے اور حروف اور کلمات کی غلطی میں قید ہے کہ اگر حروف اور کلمات کے معنی میں تغیرات فاحش ہوں گے یا بے معنی ہوں گے تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً ہذا الغراب کی جگہ ہذا العبار پڑھنا صریح تغیر حروف ہے غلطی فاحش ہے سرائر کی جگہ سرائیل پڑھنا قاطعین کی جگہ غافلین پڑھنا اور اگر کلمہ یا جملہ کے معنی میں تغیر فاحش نہیں ہوا ہے۔ تو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ ویسا کلمہ اور جملہ قرآن میں ہے یا نہیں اگر نہیں ہے تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر ایسا کلمہ قرآن میں ہے تو نہیں فاسد ہوگی۔ مثلاً یٰٰمٰیْمٰتِمْ کی جگہ یٰٰمٰیْمٰتِمْ

کہ بڑھنا اور اگر کچھ بھی معنی نہیں بگڑے اور ویسا کلمہ قرآن میں بھی نہیں ہے۔ تو طریقہ رحمانیہ کے نزدیک نماز قاسد نہ ہوگی۔ جیسے تو امین کی جگہ قیامین پڑھنا ان مسائل میں متقدمین فقہاء اور متاخرین فقہاء کا فروعات میں بہت اختلاف ہے۔ مگر چونکہ فقہاء متاخرین کے قواعد منضبط نہیں ہیں اس لیے نماز کے باب میں بموجب قول درمختار و فتاویٰ عالمگیری و کبیری قواعد متقدمین کی پابندی میں زیادہ احتیاط ہے۔ اس لیے فقیر نے بھی انہیں قواعد منضبطہ متقدمین کو ہی اختیار کیا ہے۔ اگر زیادہ ضرورت ہو تو بڑھیں کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

سوال: قرأت کو راگنی سے بڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جب کہ کلمہ بدل دیا جائے مقصد نماز ہے اگر حرف مد اور لین میں حد سے زیادہ راگنی ہو تو بھی نماز قاسد ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: مد اور لین کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کے کتنے حروف ہیں؟

جواب: مد اس حرف علت کو کہتے ہیں کہ جس کی پہلی حرکت اس کے موافق ہو اور اس کے تین حروف ہیں۔ ا، و، ای جیسے خالدین میں حرف دال کے نیچے زیر حرف می کے موافق ہے اور خ پر زبر الف کے موافق اور مسلمون میں تم پر پیش واؤ کے موافق ہے اور اگر حرکت حروف علت سے پہلے غیر موافق ہوتی تو اس کا نام لین ہے اس کے حروف دو ہیں۔ وہی جیسے خالدین میں دال پر زبر ردی کے خلاف حرکت ہے اور قول میں واؤ سے پہلے زبر خلاف حرکت واؤ کے ہے۔

سوال: ایسے حروف کے بدلنے میں جیسے کہ س اور ص ص ظ اور ت ہیں جن کی تمیز بمشکل سے ہوتی ہے نماز قاسد نہ ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر دانستہ بدلے گا تو نماز سد ہوگی اور اگر بے اختیار زبان سے نکلے گا۔ یا تمیز حروف کو نہیں جانتا تو نماز قاسد نہ ہوگی (کبیری، عالمگیری)

سوال: ایک شخص معذور یعنی ہکلا اور تو تلا نہیں ہے مگر زبان اس طرح کی ہے کہ حروف صحیح ادا نہیں ہوتے تو وہ کیا کرے؟

جواب: یہ شخص معذور نہ ہوگا۔ جب تک کہ شش بلیغ صحت قرأت کی نہ کرے۔ اور اگر بعد کوشش بلیغ کے بھی زبان پر حروف صحیح جاری نہ ہوں تو معذور ہے نماز اس کی درست ہے اور اگر کوشش

سے بعض حروف میں زبان جاری اور بعض میں نہیں تو اس کو وہ سورتیں اور آیتیں قرآن شریف میں سے تلاش کرنی چاہئیں کہ جن میں وہ حروف نہ ہوں جن میں اس کی زبان رکتی ہے۔ اگر ایسی سورتیں یا آیتیں مل جائیں تو ان سے نماز پڑھتا رہے۔ دوسری سورۃ یا آیت سے نماز فاسد ہوگی اور اگر ایسی سورۃ یا آیت نہ ملے تو اسی سے نماز ادا کرتا رہے مگر امامت نہ کرے۔

سوال: اگر کسی نے کھلی ہوئی نخطا کی اور پھر لوٹا کہ صحیح پڑھ لیا۔ اس کی نماز فاسد ہوئی یا نہیں؟
جواب: اس کی نماز درست ہوئی فاسد نہیں ہوئی۔

سوال: اگر نماز میں بعض وجہ جواز کی ہو۔ اور بعض فساد کی تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ فساد علاوہ قرأت کے ہے۔ تو احتیاطاً فساد کا حکم ہوگا۔ اور اگر قرأت کی وجہ سے ہے تو جواز کا حکم ہوگا۔ اس لیے کہ قرأت کی غلطی سے محفوظ رہنا بہت مشکل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: نماز کے مفسدات افعال میں پہلا فعل عمل کثیر جو مفسد نماز بتلایا گیا ہے۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ عمل کثیر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: عمل کثیر اس کو کہتے ہیں جس کے سبب سے دور کا دیکھنے والا یہ سمجھ لے کہ اس عمل کا کرنے والا نماز کے اندر نہیں ہے بشرطیکہ وہ عمل اصلاح نماز کے لیے نہ ہو۔ خواہ وہ عمل کثیر اختیاری ہو۔ جیسے کپڑے پہننا یا اختیاری نہ ہو جیسے کسی کے دھکے سے نمازی کا چند قدم اپنی جگہ نماز سے ہٹ جانا کہ ان سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ اس لیے کہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے نہیں ہیں۔ اگر وہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے ہے۔ تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ جیسے نماز میں بے وضو ہو جانے سے وضو کو جانا حالانکہ اس فعل سے دور کا دیکھنے والا کبھی نہیں جان سکتا کہ یہ شخص نماز کے اندر ہے مگر چونکہ یہ عمل کثیر اصلاح نماز کے لیے ہے اسلئے مفسد نماز نہیں۔ (درمختار)

سوال: اگر دیکھنے والے کو تردد ہو تو اس کے لیے بھی کیا یہی حکم ہے؟

جواب: نہیں وہ عمل قلیل ہے۔ اس فعل سے نماز نہیں ٹوٹے گی۔ عمل کثیر اور قلیل میں پانچ قواعد ہیں ان سبب میں یہی قول صحیح تر ہے جو کہ بیان کیا گیا ہے۔ (درمختار شامی۔ کبیری)

سوال: مفسدات نماز میں ایک فعل مفسد نماز عورت کا جماعت میں برابر ہونا چند شرکوں سے زیادہ ہے۔ یہ بھی بتلایئے کہ وہ شرطیں کیا ہیں؟

جواب: اول شرط محاذات کی عورت کا قائل جماع ہونا ہے۔ دوسری شرط اس نماز کی شرکت ہے۔ جس میں رکوع اور سجود ہو۔ تیسری شرط مرد اور عورت کا ازدواجی تعلق اور ادا کے شریک ہونا ہے۔ چوتھی شرط اتحاد مکان ہے۔ پس اگر مرد ایسے چوتھے سے پہلے ہو۔ جو قدم آدمی سے اور عورت نیچے ہے تو مرد کی نماز قاسد نہ ہوگی۔ پانچویں شرط دونوں کے درمیان کسی چیز کا حائل نہ ہونا۔ اگر ستون یا ستون کا حائل ہو تو نماز قاسد نہ ہوگی۔ چھٹی شرط اس عورت کا عاقل ہونا ہے۔ اگر دیوانگی یا بے کھڑی ہو جائے گی۔ تو نماز قاسد نہ ہوگی۔ ساتویں شرط امام کی نیت امامت ہے مطلق عورتوں کی یا مخصوص ایک عورت کی کہ جو جماعت میں حاضر ہوتی رہتی ہے۔ اگر امام نیت عورتوں کی نہ کرے گا۔ تو اقتداء عورت کا درست نہ ہوگا اور جب اقتداء درست نہ ہو تو محاذی مرد کی نماز بھی قاسد نہ ہوگی۔ اور نیت کا وقت قبل از نماز ہے اگر درمیان میں عورت کے حاضر ہونے کے وقت نیت کرے گا۔ تب بھی اقتداء عورت کا درست نہ ہوگا۔ آٹھویں شرط دونوں کی نمازوں کی جہت کا ایک ہونا ہے پس اگر عورت اندھیری رات میں تھری

سے تھری میں شرکت کے یہ معنی ہیں کہ مرد و عورت امام کی اقتداء کریں۔ اگر بغیر اقتداء منفرد طور اپنی اپنی نماز پاس ہو کر پڑھیں تو نماز قاسد نہ ہوگی۔ اس لیے اسی صورت میں محاذات شرط ہے جبکہ بحالت اقتداء ہو لیکن مجرد اقتداء کافی نہیں اس محاذات کے مفید ہونے کے لیے اور بھی شرط ہے وہ شرکت فی الادا ہے یعنی نماز امام کے ساتھ بھی ادا کی جا رہی ہو۔ حقیقتاً ہوا تقدیراً پس مسنون کہ جس کی اول نماز ہے کچھ رکعت پڑھنے کے لیے کھڑی ہوئی اسی حالت میں دونوں برابر ہو گئے۔ تو کسی کی نماز قوت نہ ہوگی کہ یہ دونوں اپنی اپنی نمازیں پڑھ رہے ہیں۔ امام کے ساتھ ادا کی نہیں ہو رہی ہے کہ امام کی اقتداء میں دونوں تھے لیکن اس وقت شرکت فی الادا کے متمقق نہ ہونے کے باعث فساد کا حکم نہ دیا جائے گا۔ یہ نسبت لاحق کے اقتداء سے مرد اور عورت دونوں اقتداء میں شریک تھے۔ اتنا نماز میں دونوں کو حدیث ہوا۔ ان کے و منکر نے تک امام نماز سے قانع ہو گیا۔ انہوں نے اپنی اپنی نمازیں باقی ماندہ پڑھنی شروع کیں۔ اس دوران میں اگر عورت مرد کے برابر ہو جائے گی تو نماز ٹوٹ جائے گی۔ کیونکہ اس صورت میں شرکت فی الادا حقیقتاً نہیں۔ لیکن تقدیراً یہ نماز امام ہی کے ساتھ ادا کی جا رہی ہے پس نماز قاسد ہوگی۔ اسی طرح حقیقتاً نہیں۔ لیکن تقدیراً یہ نماز امام ہی کے ساتھ ادا کی جا رہی ہے پس نماز قاسد ہوگی۔ اسی طرح حقیقتاً شرکت فی الادا ہوگی۔ جب بھی نماز قاسد ہو جائے گی۔ یعنی اول سے آخر تک دونوں نے امام کے ساتھ نماز پڑھی یا کوئی بعد میں ان میں سے شریک ہوا۔ اور امام کے ساتھ ادا کرنے ہی کی حالت میں عورت سے کسی رکعت میں محاذ ہو گیا تو نماز قاسد ہو جائے گی۔ (طحاوی ص ۱۹۲ و مالگیری ص ۱۳۲) اگر عورت اور مرد کے درمیان فاصلہ ایک آدمی کا بھی چھوٹا ہوا ہے تو اس قدر فاصلہ سے بھی نماز نہیں ٹوٹے گی۔ (مالگیری)

سے (اٹکل) دوسری طرف کو نماز پڑھے تو مرد کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: ہر برابری میں کون سے عضو کی برابری معتبر ہے؟

جواب: عورت کے قدم کی برابری معتبر ہے۔ یعنی عورت کا قدم مرد کے کسی عضو کے مقابل میں ہو

خواہ عورت اور مرد دونوں برابر کھڑے ہوں یا عورت آگے ہو۔ (شامی)

سوال: یہ حکم غیر عورت کے ساتھ ہے یا بہن اور ماں وغیرہ محرموں کے ساتھ بھی حکم ہے؟

جواب: یہ حکم سب عورتوں کے لیے شامل ہے خواہ اجنبیہ ہو یا محرمہ ہو خواہ ایسی عورت ہو جو

بالفعل قابلِ جماع ہے یا ایسی لڑکی ہو جس کی طرف رغبتِ جماع ہے۔ خواہ ایسی بوڑھی ہو جس سے مرد

نفرت کریں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر عورت مرد کی صف میں کھڑی ہو جائے تو کتنے آدمیوں کی نماز فاسد ہوگی؟

جواب: تین مردوں کی ایک تو وہ جو اس کی داہنی طرف ہو دوسرے وہ جو اس کے بائیں طرف ہو۔

تیسرے وہ جو اس کے پیچھے ہو۔ اور اگر دو عورت ہوں تو دائیں بائیں اور دو پیچھے کے آدمیوں کی

نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر تین عورتیں ہوں تو وہ دائیں بائیں مرد کی نماز فاسد ہوگی۔ اور ان کے پیچھے

کھڑے ہونے والے مردوں میں سے تین تین مردوں کی نماز فاسد ہوتی چلی جائے گی۔ آخر صفوف

تک۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال: اگر عورت نماز اور پڑھتی ہے اور مرد اور پھر برابری ہو تو نماز فاسد ہوتی یا نہیں؟

جواب: اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ مگر مکروہ تحریمی ضرور ہے۔ (شامی)

سوال: کسی کے دانتوں میں کوئی چیز ہو۔ اور وہ نماز میں نکل جائے تو وہ نماز ٹوٹی یا نہیں؟

جواب: اگر وہ چنے کی مقدار سے کم ہوگی۔ اور نکل جائے گا تب تو نماز فاسد نہ ہوگی اور اگر چنے

کے برابر ہے یا زیادہ تو نکلنے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (درمختار)

سوال: کسی کے دانتوں سے خون نماز کی حالت میں نکلا۔ اور وہ اس کو نکل گیا تو کیسا؟

جواب: اگر تھوک پر خون غالب تھا تو نماز فاسد ہوئی اور اگر خون مغلوب تھا تو نماز فاسد

نہیں ہوئی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی نے مسٹائی کھا کر نماز شروع کی نماز میں مسٹاس کا مزہ اٹھا رہا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ ہاں اگر سٹھائی منہ میں ہے یا کوئی چیز مقدار تل کے نماز کے اندر باہر سے منہ میں گئی اور اس کو چبا کر نکل گیا۔ تو نماز فاسد ہو جائے گی (عالمگیری، شامی)

سوال: ایک عورت کا بچہ بحالت نماز دودھ پینے لگ جائے تو عورت کی نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟
جواب: اگر دودھ پستان سے نکلا تو نماز ٹوٹ گئی۔ ورنہ خالی تین چسکیوں کے ساتھ نماز ٹوٹ جائیگی خواہ دودھ پستان سے نکلے یا نہ نکلے۔ (عالمگیری)

سوال: نماز میں کسی کو تے اچائے تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟

جواب: اگر تے نماز میں بلا قصد مصتی کے آئے تو اب یہ دیکھنا چاہیے۔ کہ منہ بھر کر ہے یا نہیں۔ اگر منہ بھر کر ہوئی تو وضو ٹوٹا نماز نہیں ٹوٹی۔ وضو کر کے اسی پر بنا کر سے۔ اور اگر منہ بھر کر نہیں ہوئی۔ تو نہ وضو ٹوٹا نہ نماز اور اگر منہ بھر کر تے کی۔ مگر اس کو نکل گیا۔ حالات تک اس کے باہر ہونے پر قادر تھا۔ تو نماز بھی ٹوٹی اور وضو بھی۔ اور اگر منہ بھر کر نہ تھی۔ اور پھر نکل گیا۔ تو بھی بقول امام رحمۃ اللہ علیہ نماز ٹوٹی اور اسی قول میں زیادہ احتیاط ہے۔ اور اگر عمداً کی تو منہ بھر کے ہونے میں نماز فاسد ہوگی اور اس سے کم میں نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: نماز میں کھجانا کیسا ہے؟

جواب: ایک رکن میں تین بار کھجانا اور ہر بار ہاتھ اٹھانا تو مفسد نماز ہے اور ایک بار کھجانا بلا عذر مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: کیا نمازی کے آگے گذر جانے سے بھی کچھ حائل نماز میں پیدا ہو جاتا ہے؟

جواب: کچھ بھی نہیں ہاں البتہ گزرنے والا گنہگار ہوگا۔ (در مختار)

سوال: نمازی کے آگے گزرنے کی حد کہاں تک ہے؟

جواب: بڑی مسجدوں اور جنگل کے لیے تو یہ ہے۔ کہ جہاں تک سجد کی جگہ دیکھتے ہوئے نمازی کی نظر پڑے اور چھوٹی مسجدوں اور گھروں میں جائے نظر کا اعتبار نہیں۔ بلکہ سامنے سے جس جگہ سے بھی دیوار قبیلہ تک گزرے گا مکروہ ہے۔ بغیر ستون یا آدمی کی آڑ کے نکلنے سے گنہگار ہوگا۔

(عالمگیری، در مختار)

۱۰۔ حضرت شریفیہ میں ہے کہ اگر گزرنے والا جانے کہ اس پر کیا گناہ ہے۔ تو چالیس برس تک ٹھہرا رہے اور نمازی کے سامنے سے نہ گزرے۔ (در مختار)

سوال: اگر وہ شخص نکلیں تو ان میں سے کون گنہگار ہوگا؟

جواب: وہ شخص جو نمازی سے زیادہ قریب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر نمازی اُونچے چبوترے وغیرہ پر ہوتے بھی گزرنے والا گنہگار ہوگا یا نہیں؟

جواب: اگر نمازی اس قدر اُونچی جگہ پر نماز پڑھ رہا ہے کہ گزرنے والے کے اعضاء نمازی کی مقابل نہیں ہوئے تو گزرنے والا گنہگار نہیں اور اگر اعضاء نمازی کے مقابل ہو گئے تو البتہ گنہگار ہوگا۔

(عالمگیری)

سوال: اگر نمازی ایسی جگہ کھڑا ہو ہے کہ راستہ صرف وہی تھا اور گزرنے والے کو ضرورت

گزرنے کی ہے تو اب کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں گزرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔ نمازی پر ہے، نمازی کو چاہیے کہ

جنگل میں اپنے سامنے سترہ جو کہ طویل میں ایک ہاتھ کے مفدار اور موٹائی میں کم از کم بقدر انگلی کے

ہو کہ کھڑا کر لے اور اگر کھڑا نہ کر سکے تو آگے ڈال لے مگر طویل ڈالے عرمتانہ ڈالے امام کا سترہ

مقتدیوں کو کافی ہے۔ پھر اگر کوئی جماعت کے آگے سے گزرے تو گنہگار نہیں۔ اس لیے کہ امام کا

سترہ مقتدیوں کا سترہ ہے۔ (عالمگیری، ثنابی)

سوال: سترہ نمازی کو کتنے ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا کرنا چاہیے؟

جواب: تین ہاتھ کے فاصلہ پر اور اس کو مقابل میں دھبے اُپر رکھے رکھے۔ (در مختار)

سوال: نمازی کے آگے سے کوئی چیز یا ہتھ بڑھا کر لی جائے تو کیسا؟

جواب: اس میں کوئی گناہ نہیں۔ (غایتہ الاوطار)

سوال: وہ کون سے عذر ہیں جن کے سبب سے نماز کا توڑ ڈالنا واجب ہے؟

جواب: اول پانچ اور پیشاب کے دباؤ کے وقت دوسرے فریاد و رسی فریاد خواہ کے لیے

تیسرے جلتے ہوئے اور ڈوبتے ہوئے کے نکالنے کے واسطے، چوتھے اندھے کو کنوئیں میں

گرتے ہوئے دیکھنے کے وقت۔ (در مختار)

سوال: ماں باپ آواز میں دیں تو نماز توڑ دے یا نہیں؟

لے سترہ اس لڑکی کو کہتے ہیں جو نمازی کے آگے اڑ ہو (منہ غفر لہ والہ)

جواب: اگر فرض نماز ہے تو بدوں فریاد خواہی کے نماز نہ توڑے۔ اور اگر نماز نفل ہے۔ تو مطلق پکارنے پر جواب دینا واجب ہے۔ بشرطیکہ ماں باپ کو یہ علم نہ ہو کہ وہ نماز میں مشغول ہے۔ اور اگر علم کے ساتھ ماں باپ پکاریں اور پھر بیٹا بیٹی جواب نہ دیں۔ تو مضائقہ نہیں۔ اور اسی حکم میں مُرید اور شاگرد بھی داخل ہیں۔ (شامی)

سوال: وہ عذر کون سے ہیں جن سے نماز کا توڑنا جائز ہے؟

جواب: اول سانپ بچھو کے مارنے کے لیے دوسرے مقیم کو سواری کے بھاگ جانے کے سبب تیسرے بخوف تلف ہونے ایسی چیز کے جس کی قیمت پانچ آنے ہو۔ خواہ وہ چیز نمازی کی ہو یا دوسرے کی۔ (غایتہ الاوطار)

سوال: وہ کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تحریمہ ہوتی ہے؟

جواب: ۱۔ سدل یعنی کپڑے کی دونوں طرفیں چھوڑ دینا بدوں پہننے معمول کے (یعنی دوپٹہ یا چادر کو اپنے دونوں مونڈھوں سے لٹکا دے اور اسی میں داخل ہے یہ صورت کہ کرتہ یا انگڑکھا کی آستین گردن پر رکھ کر پیچھے کو ڈال لیوے۔ اسی طرح کہ جس سے ہاتھ سب نکلے رہیں۔ کنکریوں کا مقام سجدہ سے بلا عذر ہٹانا۔ کپڑے کا بلا عذر اٹھانا۔ اگر چہ مٹی میں بھرنے کے سبب سے ہو۔ آستین یا دامن پڑھائے ہوئے نماز پڑھنا۔ نمازی کا اپنے کپڑے اور بدن اور ڈاڑھی سے عبث فعل کرنا ایسی چیز کا منہ میں رکھنا جس سے قراءت واجبیہ ادا نہ کر سکے۔ اور اگر ایسی ہو جو قراءت مفروض کو مانع ہو۔ تو مفسد نماز ہے۔ انگلیوں کا نماز میں چٹھانا ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا جس کو تشبیک کہتے ہیں۔ ہاتھوں کا نماز میں کوہ پر رکھنا۔ نماز میں منہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا۔ نماز میں مثل کتے کے بیٹھنا۔ یعنی دونوں سرین پر بیٹھنا۔ اور ڈانو کھڑا کر کے دونوں گھٹنے چھاتی سے لگا کر ہاتھ زمین پر ٹیکنا۔ یا دونوں پاؤں کھڑے کر کے ان کی ایڑیوں پر بیٹھنا۔ اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا۔ نمازی کا کسی آدمی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا۔ اسی طرح دوسرے آدمی کا بھی نمازی کی طرف منہ کر کے بیٹھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اپنے آپ سے حنائی لینا یا بالوں کا جوڑا

لٹھو جو فعل منفیہ نماز نہیں وہ عبث ہے بلکہ یہ فعل خارج نماز مکروہ نہیں جب کہ حاجت ہو۔ (در مختار) بلکہ کولہ پر ہاتھ رکھنا خارج نماز مکروہ تنزیہی ہے۔ (در مختار)

باندھ کر نماز پڑھنا تنہا امام کا چوترا پر ایک ہاتھ اُونچے اور مقتدیوں کا نیچے بلا عذر کھڑا ہونا۔ نمازی کا اس کپڑے کو پہننا جس میں تصویریں جانداروں کی ہوں۔ اسی طرح نمازی کے سر پر یا سامنے یا دائیں بائیں تصویروں کا ہونا مکروہ تحریمی ہے۔ رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں طمانیت کا چھوڑنا یا خانہ اور پیشاب کی حاجت کے وقت نماز پڑھنا چادر کو بدن پر اس طرح لپیٹنا کہ کہیں سے ہاتھ باہر نہ نکلے۔ عامرہ یا گپڑی کو اس طرح باندھنا کہ بیچ میں سے سر کھلا رہے۔ ڈھانا باندھ کر نماز پڑھنا۔ جس سے ناک، اور منہ ڈھک جائے۔ کرتہ ہوتے صرف، یا جامہ سے نماز پڑھنا۔ مقتدی کو امام کے پیچھے قراوت کا پڑھنا۔ (تنویر در مختار شامی۔ مطاوی)

سوال ۱۔ وہ کیا چیزیں ہیں جن سے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب: ایسے میلے کھیلے کپڑوں سے نماز پڑھنا جن کو دوسروں کے پاس نہ جائے۔ بشرطیکہ اور کپڑے موجود ہوں۔ اکیلا امام کا محراب کے اندر بلا عذر کھڑا ہونا۔ چادر وغیرہ کو داہنی بغل کے نیچے سے لے کر بائیں مونڈھوں پر اس کے دونوں کنارے ڈالنا۔ بلا عذر چارزانو یعنی آلتی پالتی مار کو بیٹھنا۔ جمائی کے وقت منہ کا کھلا رہنا۔ آنکھوں کا بند کرنا اور اگر خشوع کے لیے کرے تو جائز ہے۔ سبحان اللہ وغیرہ کا انگلیوں سے یا تسبیح لے کر شمار کرنا۔ اگر انگلیوں کے پوروں کو دبا کر شمار

۱۷ امام کا ایک ہاتھ مقتدیوں سے اُوچا کھڑا ہونا مکروہ تحریمی ہے اور ظاہر روایت کے موافق مقتدیوں سے امام کا تیسرا ہونا حدیث سے ہے۔ (شامی)

۱۸ مکانوں میں مطلق تصویروں کا رکھنا مکروہ ہے ہاں اگر تصویریں ذلت کے ساتھ ہوں۔ جیسے پاؤں کے نیچے یا سر کے ہونے تو مکروہ نہیں۔ (کذا فی الشامی)

۱۹ ایسا عامرہ باندھنا جس کے بیچ میں سے کھلا رہے۔ خارج نماز بھی مکروہ ہے۔ اکثر زمیندار قوم اس فعل مکروہ میں بہت مبتلا ہیں۔ ان کو زیبا ہے کہ ایسی پگڑی تہ باندھا کریں کہ اگر محراب سے امام باہر کھڑا ہو اور سجود محراب کے اندر کرے تو مکروہ نہیں ہے (در مختار)۔ جو جمائی نماز میں خود بخود آوے۔ اگر وہ ارکان میں سوائے قیام کے آوے تو بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے اور اگر قیام میں آوے تو داہنے ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے اور خارج نماز ہمیشہ بائیں ہاتھ کی پشت منہ پر رکھے۔ قیام کی حالت میں اگر بائیں ہاتھ کی پشت سے رو کے گا۔ تو دو حرکتیں ہوں گی۔ اس لیے حرکت قلیل ایک ہاتھ ہی کو جائز رکھے۔ (مالگیری)

کرے گا تو مکروہ نہیں۔ بہر عمل قبیل بدون عذر کے کرنا۔ بلا عذر ہاتھوں کو کنا یا آستین سے عمل قبیل کے ساتھ ہوا کہ تباہی تنگ سر نماز پڑھنا بلا عذر خشوع اور اگر ٹوپی یا عمامہ گر جائے۔ تو اس کا عمل قبیل کے ساتھ اٹھا کر پھر رکھنا افضل ہے۔ سجدہ میں پاؤں کا ڈھکتا۔ دائیں بائیں طرف کو مچھک جانا۔ دائیں یا دائیں پاؤں پر بلا عذر زور ڈالنا۔ نماز میں خوشبو کا سونگھنا۔ سجدہ وغیرہ میں اپنے پاؤں اور ہاتھوں کی انگلیاں قبیلہ کی طرف سے پھیرنا۔ مسجد میں اپنی نماز کے لیے جگہ خاص مقرر کرنا۔ انگڑائی لینا رکوع میں گھٹنے پر اور سجدہ میں زمین پر بلا عذر ہاتھ نہ رکھنا۔ دونوں ہاتھ کانوں سے اوپر اٹھانا یا موتدھوں سے نیچے رکھنا۔ پیٹ، کورائوں سے ملانا۔ بغیر امام کے صفوں کا کھڑا ہو جانا۔ امام کا اس قدر جلدی ازکان نماز میں کھڑا ہو جانا۔ کہ مقتدی اذکار سنو کہ کوادانہ کر سکیں۔ کبھی چھتر کا بلا ضرورت ہٹانا۔

(عالمگیری اطمیناوی)

سوال: ایک شخص نماز زمین پر پڑھ رہا ہے۔ دوسرے شخص نے کپڑا یا مصلے اس کے سامنے ڈال دیا تو اس پر سجدہ کرنا کیسا؟

جواب: جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: رام کو جمعہ اور ظہر اور عصر کی نماز میں ان سورتوں کا پڑھنا جن میں سجدہ ہے کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: نمازوں میں ایک آیت کا بار بار پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: فرض نمازوں میں عذر و نسیان کے ساتھ مضائقہ نہیں۔ ورنہ مکروہ ہے۔ اور نفل نماز میں مکروہ بھی نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اکثر لوگ سجدہ میں جانے کے وقت دونوں ہاتھوں سے پا جامہ کو پڑھایا کرتے ہیں ان کی نماز درست ہے یا نہیں؟

جواب: ایک قول کے موافق جو عمل کثیر میں ہے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے اس قول میں عمل کثیر کی تعریف یہ ہے کہ جو فعل دو ہاتھوں سے کیا جاوے، ورنہ مکروہ ہونے میں کلام نہیں جو اس سے احتیاط رکھتی چاہیے۔

باب امامت کے بیان میں

سوال: امامت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: امامت سرداری کو کہتے ہیں۔ اور امام قوم کے پیشوا اور سردار کو کہتے ہیں۔

سوال: امامت کے قسم کی ہوتی ہے؟

جواب: دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک امامت کبریٰ جو لوگوں کو دین و دنیا میں مصالح کی حفاظت کے لیے بطور نیابت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوتی ہے۔ دوسرے امامت صغریٰ کہ وہ مقتدی کی نماز کا امام کی نماز سے چند شرطوں کے ساتھ وابستہ ہونے کا نام ہے۔

سوال: وہ شرطیں کیا ہیں؟

جواب: اول شرط مقتدی کو اقتدار کی یت کرنا ہے۔ دوسری شرط امام اور مقتدی کی جگہ کا ایک ہونا ہے۔ اگر امام سواری پر ہو اور مقتدی پیادہ ہو یا برعکس یا امام دوسری سواری پر ہو، اور مقتدی دوسری پر یا امام ایک مکان میں اور مقتدی دوسرے مکان میں تو ان صورتوں میں بوجہ نہ ہونے اتحاد مکان کے اقتدار صحیح نہیں۔ تیسری شرط دونوں کی نماز کا ایک ہونا ہے۔ اگر امام اور فرض پڑھتا ہے۔ اور مقتدی دوسرا یا امام نفل پڑھتا ہے۔ اور مقتدی فرض تو بوجہ ایک نماز نہ ہونے کے اقتدار صحیح نہیں۔ چوتھی شرط امام کی نماز کا مقتدی کے گمان میں صحیح ہونا ہے۔ اگر مقتدی کی دانست

۱۔ اقتدار کی شرطوں سے پہلے یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ امام جس کی اقتدار کی باقی ہے۔ اس کا امامت صحیح ہونے کے لیے کیا شرطیں ہیں۔ سو آگاہ ہونا چاہیے وہ چھ شرطیں ہیں اول یہ کہ امام مسلمان ہو۔ سب شیخین وغیرہ سے کافر نہ گیا ہو۔ دوم

یہ کہ بالغ ہو۔ تیسرے یہ کہ عاقل ہو۔ چوتھے یہ کہ مرد ہو۔ پانچویں کہ اتنی قرأت جانتا ہو کہ جس سے نماز صحیح ہو۔ چھٹے غد

سے محفوظ ہو۔ یعنی اخراج ریح اور دائمی نکسیر وغیرہ کا کوئی مرض نہ ہو۔ یہ ہیں چھ شرطیں جو امامت کے لیے ضروری

ہیں۔ لیکن مقتدی بھی اگر امام جیسا ہی صاحب عذر ہو تو البتہ صاحب عذر امام بن سکتا ہے یا اقتدار کرنے والی

عورتیں ہوں تو ان کی امامت کے لیے مرد ہونا شرط نہیں عورت بھی امامت کر سکتی ہے۔ نابالغ بچے ہوں تو ان کے

امام کا بالغ ہونا کوئی ضروری نہیں نابالغوں کی بالغ بھی امامت کر سکتا ہے لیکن ایک بالغ آزاد غیر معذور مرد مسلمان کی امامت

نہیں کر سکتا اگر وہ شیخین میں نہ کہ وہ بالا چھ شرطیں پائی جائیں گی (نور الایضاح۔ مراتی الفلاح شامی)

میں امام کی نماز صحیح نہیں تو اقتدار بھی صحیح نہیں۔ پانچویں شرط امام سے مقتدی کا بلحاظ ایڑیوں کے آگے نہ بڑھنا۔ یعنی اگر مقتدی امام سے آگے بڑھ جائے گا تو اقتدار صحیح نہیں رہے گا۔ اگر بوجہ طول ہو۔ مچے پاؤں کے انگلیاں آگے نکل جائیں تو اقتدار صحیح ہے چھٹی شرط مقتدی کا امام کے ایک رکن سے دوسرے رکن میں جانے کو جانتا ہے۔ خواہ خود دیکھ کر جانے یا آواز سن کر جانے یا دوسرے کو دیکھ کر جانے۔ ساتویں شرط مقتدی کا امام کے حال کو جانتا ہے یعنی یہ کہ امام مقیم ہے یا مسافر یہ جانتا نماز سے پہلے ہو یا تیغیے اگر ایسی صورت ہو کہ امام نے بھول کر سلام پھیرا یا سفر کے سبب سے تو اقتدار صحیح نہیں ہاں اگر امام مسافر بعد سلام متنبہ کر دے تو درست ہے۔ آٹھویں شرط مقتدی کا کل ارکان میں شریک رہنا ہے۔ اگر کسی رکن کو بالکل چھوڑ دے یا پہلے ادا کر دے تو اقتدار صحیح نہیں ہوا۔ نویں شرط نماز کی شرائط اور ارکان کی بجا آوری میں مقتدی کا امام کی مانند یا کمتر ہونا ہے۔ یعنی اگر امام رکوع اور سجدہ کرنے والا ہے۔ مقتدی بھی ایسا ہی ہے یا امام اشارے سے نماز پڑھتا ہے۔ اور مقتدی بھی اشارے سے تو بوجہ مانند ہونے ادا ایسی ارکان کے ان دونوں صورتوں میں مقتدی کی اقتداء صحیح ہے نہ کہ برخلاف صورت میں یعنی اگر امام اشارہ سے نماز پڑھنے والا ہو اور مقتدی رکوع اور سجدہ سے ثواب اقتدار صحیح نہیں۔ (در مختار شامی)

سوال: نابالغ کا اقتداء تراویح میں بھی صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: رتوں مختار کے موافق کسی نماز میں نابالغ کے پیچھے بالغ کی نماز صحیح نہیں۔ خواہ فرض ہوں یا عید کہ نماز کسوف و خسوف کی ہو یا تراویح کی ہو اس لیے کہ لڑکے نابالغ کے ذمہ کوئی نماز نہیں اس کو صرف عادت ڈالنے کے لیے نماز کا حکم قبل از بلوغ دیا گیا ہے اور اگر لڑکے کی نماز بالفرض نفل بھی ہو تو اقتداء مفترض کی مستنفل کے پیچھے لازم آتی ہے اور یہ صحیح نہیں ہے نفل سوبالغ کی نفل نابالغ کی نفل سے قوی تر ہے کیونکہ بالغ کی نفل شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے۔ پس اس صورت میں بناء القوی علی الضعیف لازم آئے گی۔ اس لیے تراویح وغیرہ میں بھی اقتدار نادرست رہا۔ (شامی و طحاوی)

سوال: ہم حنفیوں کے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے یا مؤذنی کا؟

جواب: ہمارے نزدیک امامت کا ثواب زیادہ ہے۔ (تتویر الابصار)

سوال: امامت کے لیے زیادہ حق کس کو حاصل ہے؟

جواب: سب سے پہلے وہ شخص امامت کے لیے اولیٰ ہے جو نماز کی صحت اور فساد کے مسائل زیادہ جانتا ہو۔ بشرطیکہ متقی بھی ہو اور قرارتِ مسنونہ سے بھی واقف ہو اگر اس بات میں دو آدمی برابر ہوں تو جو قاری ہو یعنی علم تجوید جانتا ہو وہ امام بنایا جاوے اگر اس صفت میں بھی برابر ہوں تو صاحبِ درع مستحق امامت ہے۔ پھر زیادہ عمر والا اگر ان باتوں میں بھی برابر ہوں تو ان سب باتوں میں پہلے ہونے کا لحاظ کیا جائے گا۔ اگر اس لحاظ میں برابری ہو تو خوش خلقی کو فضیلت دی جائے گی۔ پھر زیادہ سب میں خوبصورتی کو پھر جو از روئے حسبِ شرف ہو پھر نسب کی رو سے فضیلت ہوگی۔ یعنی سید سب میں فاضل ہوگا۔ اگر دونوں سید ہوں۔ پھر جس کی آواز سب سے اچھی ہو وہ مقدم کیا جائے گا۔ پھر جس کی پیروی زیادہ حسین ہو اور یہ بات لوگوں میں یا ہمسایوں میں شہرت ہو جانے سے معلوم ہو جاتی ہے۔ اور یہ فضیلت اس وجہ سے ہے کہ اس شخص میں عفت زیادہ ہوگی۔ پھر مستحق امامت زیادہ مال والا جو حلال سے پیدا کرے۔ پھر جاہ والا۔ پھر جس کے کپڑے سب سے اچھے ہوں۔ پھر جس کا سب سے سربڑا ہو۔ جب چند اشخاص ایک امر شرعی یا عادی میں ایک دوسرے کے مزاحم ہوں تو کسی کو بلا تریح مقدم نہ کیا جائے۔ بصورتِ جملہ امور شرعی یا عادی میں مساوی ہونے کے قرعہ ڈالا جائے۔ جس کے نام قرعہ نکلے وہ شخص امامت کرے یا مقصدیوں کو اختیار دیا جائے۔ جس کو چاہیں پسند کریں۔ اگر اولیٰ کے ہوتے مقتدی ادنیٰ کو امام بنا لیں گے تو برا کریں گے۔ (تنویر الابصار در مختار شامی)

سوال: ایسا امام تو اس زمانہ میں ملنا مشکل ہے تو کیا ہمارے اوپر سے بوجہ نہ ملنے ایسے امام کے جماعت ساقط ہو جائے گی۔ جیسے کہ مذہبِ امامیہ میں جماعت ساقط ہو گئی؟

جواب: بھائی یہ بحث تو فضیلت میں ہے نہ استفاضہ جماعت میں اہل سنت والجماعت کا تو یہ عقیدہ ہے کہ اصل نماز فاجر اور فاسق کے پیچھے بھی ہو جاتی ہے۔ برخلاف روافض کے اس لیے کہ ان کو جماعت کی حکمتوں اور برکتوں کے حاصل کرنے سے محرومی اور اہل سنت کو نہیں۔

سوال: وہ حکمتیں اور برکتیں جماعت کے اندر کیا ہیں؟

جواب: باہمی مسلمانوں میں اتحاد اور الفت کے سلسلہ کا منتظم رہنا جاہل کا عالم سے مسائل کا سیکھنا ہمسایوں

لہ متقی اس کو کہتے ہیں جو ظاہری گناہوں اور دین پر مصلحتوں ہونے سے بچا ہوا۔ منہ غفر اللہ لہ ولوالدیہ،

لہ صاحب درع وہ ہے جو مشتبہ چیزوں سے بھی بچے۔ غفر اللہ لہ ولوالدیہ۔

اور اہل شہر کا حال دریافت ہوتا۔ نماز میں دل لگنا۔ کلمات امت کے انوار قلبیہ سے مستنیر ہونا۔ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ مستعمل نہیں۔

سوال: جماعت کا حکم کتنے آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے؟

جواب: پنجوقتہ فرضوں میں امام کے ساتھ ایک آدمی اگرچہ وہ سمجھدار لڑکا ہی ہو۔ اور جمعہ میں امام کے سوا تین آدمیوں کے ساتھ جو قابل امامت ہوں جماعت کا حکم ہے۔ (در مختار شامی۔ عالمگیری)

سوال: جماعت مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے یا گھروں میں بھی ہو جاتی ہے؟

جواب: گھروں میں بھی ہو جاتی ہے۔ مگر مسجدوں کا ثواب تو مسجدوں کے ساتھ ہی مخصوص ہے اور یہ ثواب علاوہ جماعت کے ثواب کے ہے۔ (در مختار شامی)

سوال: مسجدوں کے ثواب کی تشریح بیان کیجئے؟

جواب: محلہ کی مسجد میں گھر کی نماز سے پچیس نماز کا ثواب زیادہ ہے۔ اس طرح محلہ کی مسجد سے جامع مسجد میں پانچ سو نماز کا ثواب زیادہ ملتا ہے۔ بیت المقدس کی مسجد میں پانچ ہزار کا ثواب ہے اسی طرح مدینہ منورہ کی مسجد میں پچاس ہزار نماز کا ثواب حاصل ہے اور مکہ معظمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے۔ (غایتہ الاوطار)

سوال: کیا اور کوئی مسجد ہے ایسی جس میں محلہ کی مسجد اور جامع مسجد سے بھی زیادہ ثواب ہے؟

جواب: ہاں وہ مسجد ہے جس میں کسی کا پیر یا استاد رہتا ہو اور یہ بالاتفاق فضیلت خاص اسی شخص کے حق میں ہے۔ (در مختار)

سوال: اگر محلہ کی مسجد میں جماعت نہ ہوتی ہو۔ اور مسجد میں جا کر نماز جماعت سے پڑھا کرے یا اپنے محلہ ہی کی مسجد میں نماز پڑھے؟

جواب: ایسی صورت میں محلہ والے کو محلہ کی مسجد کے سوا دوسری مسجد میں نہ جانا چاہیئے خواہ جامع مسجد ہی کیوں نہ ہو۔ اس لیے کہ اس پر اسی مسجد کا ہے پس اسی مسجد میں اذان کہے اور تنہا نماز پڑھے اور یہ نماز اس مسجد کی اس کے حق میں دوسری مسجدوں کی جماعت سے بہتر ہے۔ (شامی)

سوال: اگر محلہ میں دو مسجدیں ہوں تو نماز کے لیے کون سی حققدار زیادہ ہے؟

لے کیونکہ اس میں دو فضیلتیں ہیں۔ ایک نماز کی دوسری سے درس و فیض تعلیم سے مستفیض ہونے کی۔ (شامی)

جواب: جو اس کے مکان کے قریب تر ہو (در مختار)

سوال: اگر دونوں کا فاصلہ برابر ہو تو کس میں نماز پڑھے؟ جواب: جو مسجد پرانی ہو۔ (در مختار شامی)

سوال: اگر کوئی مسجد سے اذان کے بعد بلا نماز ادا کئے چلا جائے تو کیسا؟

جواب: مکروہ ہے مگر امام اور مؤذن کا دوسری مسجد میں واسطے پڑھانے نماز کے چلا جانا مکروہ نہیں۔

سوال: مسجدوں میں کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟ (عالمگیری - شرح وقایہ)

جواب: اول سوال کرنا۔ دوسرے سائل کو دینا اس حال میں کہ جب لوگوں کی گردنوں پر پھلانگتا ہو۔

گمشدہ چیز کی تلاش کرنا۔ چوتھے لغو اشعار پڑھنا۔ پانچویں آوازوں کا بلند کرنا۔ یعنی چیخنا۔ چھٹے وضو

کرنا۔ ساتویں کھانا اور سونا سوائے متکف کے اٹھویں لہسن اور پیاز اور مثل اسی کے کھا کر آنا۔ نویں

خرید و فروخت کرنا۔ دسویں لوگوں سے باتیں کرنے کی غرض سے جانا اور پھر دنیا کی باتیں کرنا۔ اور اگر اس

نیت سے نہ جائے اور پھر باتیں دنیاوی ہو جائیں تو مضائقہ نہیں۔ (در مختار شامی)

سوال: پنجوقتہ فرض نمازوں میں جماعت سے نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: واجب ہے اگر بلا غرض جماعت ترک کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (در مختار تنویری)

سوال: وہ عذر کیا کیا ہیں؟

جواب: بیماری، اپاہج ہونا، مینہ اور کچھڑ کا ہونا۔ شدت کا جاڑا پڑنا۔ سخت اندھیری ہونا۔

کے وقت اندھی کا آنا۔ اپنے مال پر چوروں کا یا قرض خواہ یا ظالم یا قافلہ کے چلے جانے کا خوف ہونا۔

کی خدمت کرنا۔ اس کھانے کا سامنے آجانا۔ جس کی طرف سے اس کا نفس مشتاق ہے۔ علم فقہ کی مشغولی اور

شیخوخت جس کے باعث مسجد تک نہ پہنچ سکے۔ یہ عذرات ہیں جن کے سبب سے ترک جماعت

سے گنہگار نہیں ہوتا بلکہ دل میں حسرت ہونے کی وجہ سے ثواب جماعت ملتا رہتا ہے۔ ہاں علاوہ ان

عذرات کے اگر جماعت ترک کرے گا۔ تو گنہگار ہوگا۔ (تنویر الابصار در مختار)

سوال: جمعہ اور عیدین میں جماعت کیسی ہے؟

جواب: ان میں جماعت ہونا شرط ہے۔ بغیر جماعت کے یہ نمازیں درست نہیں۔ (در مختار تنویر الابصار)

۱۰ یعنی ہر چیز جس سے بدلوانے کیونکہ اس سے ملائکہ اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ جائز نہیں اسی طرح جو

شخص اپنی بدزبانی سے لوگوں کو تکلیف پہنچاتا ہو اس کو بھی مسجد میں آنے سے روکا جاسکتا ہے۔ (در مختار شامی)

سوال: ہر تراویح میں جماعت کیسی ہے؟ جواب: ہر سنت کفایہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: رمضان شریف میں وتروں کے اندر جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال: کسوف اور خسوف کی جماعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسوف میں جماعت سنت ہے نہ خسوف میں۔ (شامی۔ در مختار)

سوال: نقل نمازوں میں جماعت کیسی ہے؟

جواب: بلانے کے ساتھ نادرست ہے اور اگر بلا بلائے دو تین آدمی جمع ہو جائیں تو جائز ہے

اور تین سے زیادہ بغیر بلانے کے ساتھ بھی جماعت مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اس زمانہ میں عورتوں کا مسجد میں حاضر ہو کر شریک جماعت ہونا کیسا؟

جواب: بسبب ظہور فساد کے مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر فجر اور عشاء کی جماعتوں میں بوڑھی عورتیں شریک ہو جائیں تو کیسا؟

جواب: اس زمانہ میں کسی نماز میں بھی عورت کا خواہ جوان ہو یا بوڑھی مسجدوں میں آنا خالی کراہت سے

نہیں۔ اسی پر فتوے ہے۔ (عالمگیری)

سوال: وہ کون ہیں جن کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟

جواب: اول مجنون دائمی۔ دوسرے مدہوش، تیسرے نابالغ۔ چوتھے عورت۔ پانچویں جُنُنِ ا

چھٹے معذور۔ ساتویں مسبوق۔ آٹھویں لاحق۔ نویں بدعتی جیسے رافضی، قدری جہمی مشبہ وغیر مقلد وغیرہ۔

اتنے آدمی امام ہونے کے قابل نہیں۔ (عالمگیری وغیرہ)

سوال: وہ کون ہے جس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے؟ جواب: وہ فاسق ہے۔ (شامی)

۱۰ سورج گرہن کو کہتے ہیں، منہ غفر لہ ۱۱ چاند گرہن کو کہتے ہیں ۱۲ منہ غفر اللہ لہ ولو اللہ لہ منہ معذور اپنے جیسے معذور کے

پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے مثلاً تو تلاً ہکلا یا وہ شخص کہ جس کو عارضہ سلسل البول کا ہے تو وہ ایسے ہی معتدیوں کی امامت کرے

صحیح پڑھنے والوں کی تو تلاً اور ہکلا امامت نہیں کر سکتا۔ اسی طرح سلسل البول والا نکیر دالے کی امامت نہیں کر سکتا (عالمگیری شامی)

۱۳ ضابطہ یہ ہے کہ جو اہل بدعت اور صاحب ہوا اپنے خیالات اور معتقدات میں حد کفر تک پہنچ گئے ان کے پیچھے نماز جائز

نہیں اور جن کے عقائد حد کفر تک نہیں پہنچے۔ ایسے بدعتی کے پیچھے نماز ہو جائے گی۔ لیکن مع الکرہت ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: تاسق کس کو کہتے ہیں؟ جواب: فاسق وہ ہے جو گناہ کبیرہ کرے۔

سوال: ذرہ کون ہیں۔ جن کے پیچھے نماز مکروہ تنزیہی ہوتی ہے؟

جواب: ذرہ یہ آدمی ہیں۔ غلام، جاہل، ولد الزنا، کم عقل، مغلوب، مبروص، یعنی برص والا۔ مجذوم یعنی جنام والا، اور یہ کراہت تنزیہی بھی اس وقت ہے جبکہ اور کوئی ان سے بہتر اس جگہ موجود ہو ورنہ پھر یہ کراہت بھی نہیں۔ (درمختار شامی)

سوال: مسجد میں ایک دفعہ جماعت مع اذان اور اقامت کے ہو تو پھر اس میں دوسری جماعت کرنا کیسا؟

جواب: اگر یہ مسجد محلہ کی ہو جس میں امام اور مؤذن اور نمازی معین ہیں تو جماعت ثانی محراب سے ہٹ کر بغیر دوسری اذان کے بالاتفاق وبالاجماع جائز ہے۔ دوسری اذان کے ساتھ ایسی مسجد میں جماعت ثانی مکروہ تحریمی ہے۔ اگر یہ مسجد ایسی ہے جس میں نہ امام مقرر ہے نہ مؤذن نہ نمازی تو اس میں دوسری اذان کے ساتھ جماعت ثانی بلا کراہت درست ہے۔ (عالمگیری شامی)

سوال: امام کے لیے کیا کیا باتیں مکروہ تحریمی ہیں؟

جواب: اول نماز کا قرات اور اذکار میں قدر مسنونہ سے زائد طول دینا خواہ قوم راضی ہو یا نہ ہو دوسرے صرف اجنبیہ عورت کی امامت کرنا ایسی جگہ میں جہاں امام کی محرمہ عورتوں میں سے کوئی نہ ہو۔ تیسرے امام کا صف کے بیچ میں کھڑا ہونا۔ بشرطیکہ وہ صف دو مقتدیوں سے زیادہ کی ہو اور اگر دو مقتدیوں کے بیچ میں کھڑا ہوگا تو مکروہ تنزیہی ہوگی۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: ایک مقتدی کس طرف کو کھڑا ہو؟

جواب: امام کی داہنی جانب کھڑا ہو۔ اس طرح کہ اس کے پاؤں کا ٹخنہ امام کے ٹخنہ سے آگے نہ ہو بائیں طرف کھڑا ہونا۔ ایک مقتدی کو مکروہ تنزیہی ہے۔ (درمختار شامی)

سوال: ایک مقتدی امام کے برابر کھڑا ہے۔ پھر دوسرا شخص آیا۔ اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: یہ شخص اس مقتدی کو پیچھے کھینچ لے خواہ نیت باندھ کر کھینچے یا بے نیت باندھے اور اس

لے یعنی بے وقوف، جو معاملات اور تصرفات میں عقل نہیں رکھتا ہو۔ اور شریعت کے موافق میں لین دین نہ کر سکتا ہو (درمختار)

۳۔ یہ حکم صرف مکان ہی کے لیے ہے مسجد کے لیے نہیں۔ بشرطیکہ مسجد کا دروازہ کھلا ہوا ہو (غایتہ الاوطار)۔ اسی طرح

نہ کوئی مرد ہو پس کوئی مرد ہو یا کوئی محرم عورت یا بیوی ہو تو اب یہ جماعت مکروہ نہیں ۱۲ منہ

ہٹنے میں مقتدی اصلاح نماز کی نیت کرے۔ اگر یہ نیت نہ ہوگی تو نماز فاسد ہوگی۔ اور اگر وہ پہلا مقتدی اپنی جگہ سے نہ ہٹے گا اور پیچھے مقتدیوں کے ساتھ صف ہو جائے گی تو بالاتفاق نماز مکروہ ہوگی۔

سوال: اگر کہیں ایسی جگہ ہو کہ مقتدی کو پیچھے ہٹنے کی جگہ نہیں ہے تو کیا ہونا چاہیے؟

جواب: اس وقت میں امام ایک ڈگ میں آگے بڑھ جائے۔ (ردالمحتار)

سوال: ایک شخص ایسے وقت میں جب کہ صف بھر چکی تھی تو اب یہ شخص اکیلا کھڑا ہو یا کیا کرے؟

جواب: اس شخص کو امام کے رکوع میں جانے تک انتظار دوسرے مقتدی کا کرنا چاہیے۔ اگر اس وقت

تک کوئی اور مقتدی سیر نہ آئے۔ تو اول صف یا دوسری صف میں سے کسی مسئلہ جاننے والے کو کھینچ

لے۔ اور اگر ایسا شخص نہ ہو تو نہ کھینچے اکیلا امام کے پیچھے سیدھ میں کھڑا ہو جائے۔ اس وقت میں

اکیلا کھڑا ہونا مکروہ نہیں۔ (شامی)

سوال: صفوں میں سب سے بہتر صف از روئے نزول رحمت کونسی ہے؟

جواب: پہلی صف پھر دوسری صف پھر تیسری صف علیٰ ہذا اگر جنازہ کی نماز میں اس کے برعکس ہے

سوال: وضو والے کا اقتدار تیمم والے کے پیچھے اور عذر والے کا اقتدار اسی جیسے عذر والے کے

پیچھے پاؤں دھونے والے کا پاؤں یا جبیرہ پر مسح کرنے والے کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے

کا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کے پیچھے صحیح آدمی کا کبڑے اور ایسے لنگڑے کے پیچھے جو پورے

پاؤں پر کھڑا نہ ہو سکے۔ نفل پڑھنے والے کا فرض پڑھنے والوں کے پیچھے مقیم کا مسافر کے پیچھے اور

مسافر کا مقیم کے پیچھے اقتدار جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ان سب کا اقتدار جائز ہے مگر علاوہ فجر و مغرب کے مسافر کا اقتدار پیچھے مقیم کے بعد وقت

نکلنے کے جائز نہیں۔ (تنویر الابصار عالمگیری - کسیری)

سوال: صف میں امام کے پیچھے کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے جو صحت اقتدار کے لیے ضروری ہے؟

جواب: مسجد خواہ بڑی ہو یا چھوٹی اور عید گاہ یا جنازہ گاہ میں تو چاہے کہیں اقتدار کرے نماز جائز

ہے۔ مگر جنگل میں دو صفوں کے فاصلہ کی مقدار پر اقتدار صحیح نہیں۔ (عالمگیری در مختار شامی)

سوال: مسجد کی چھت پر اقتدار صحیح نہیں۔ (عالمگیری - در مختار شامی)

جواب: اگر مقتدیوں کو امام کا سال مشتبہ نہ ہوتا ہو تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام شہرا و عام پر جنازہ وغیرہ کی نماز پڑھادے تو مقتدیوں میں اور اس میں کس قدر فاصلہ ہونا چاہیے؟

جواب: جب امام ایسے راستہ میں کھڑا ہو اور لوگ راستہ کے اندر اس کے پیچھے صف باندھیں تو امام اور مقتدیوں میں اس قدر فاصلہ ہونا چاہیے کہ گاڑی نہ گزرے۔ اور اگر اس قدر فاصلہ چھوڑا کہ گاڑی گزر جائے تو اقتدار صحیح نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: صفوں میں ترتیب کس طرح ہونی چاہیے؟

جواب: اس طرح ہونی چاہیے کہ اول صف مردوں کی ہوان کے پیچھے صف لڑکوں کی پھر ان کے پیچھے خنثیہ کی۔ پھر عورتوں کی، پھر لڑکیوں کی ہو۔ اس ترتیب سے صف آراستہ کریں اور مقتدیوں پر لازم ہے کہ جب نماز پر کھڑے ہوں تو برابر کھڑے ہوں، درمیان کے فاصلہ کو بند کر لیں۔ اور مونڈھے سے مونڈھا برابر کر لے۔ اور امام صف کے بیچ کے مقابلہ میں آگے کھڑا ہو۔ اگر دائیں بائیں کھڑا ہوگا تو مخالفت سنت کی لازم آئے گی۔ پھر امام کے پیچھے مقابلہ میں وہ شخص کھڑا ہوگا جو جماعت میں سب سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو چھوڑ دے تو مقتدی بھی چھوڑ دے۔ اور امام کی تابعداری کرے؟

جواب: وہ پانچ چیزیں ہیں۔ اول عیدین کی تکبیریں۔ دوسرے پہلا قعدہ۔ تیسرے تلاوت کا سجدہ چوتھے سہو کا سجدہ پانچویں قنوت (شامی)

سوال: وہ کیا کیا چیزیں ہیں کہ اگر امام ان کو ادا کرے تو مقتدی ان کے ادا کرنے میں امام کی تابعداری نہ کرے؟

جواب: وہ چار چیزیں ہیں اول عیدین کی تکبیرات میں زیادتی کرنا۔ یعنی اگر امام سولہ سے زیادہ تکبیرات کے کہے تو مقتدی اس کا ساتھ نہ دیں۔ دوسرے چار سے زیادہ کرنا تکبیر کا جنازہ کی نماز میں تیسرے زیادہ کرنا کسی رکن کا یعنی دو سے زیادہ سجدہ کرنا۔ یا دوبارہ رکوع کرنا۔ چوتھے، پانچویں

لہ مقتدی اگر امام کی آواز نہیں سنتا اور تکبیروں کی آواز سنتا ہے تو اب سولہ سے زیادہ میں بھی متابعت

درست ہے۔ (دکبری)

جواب: مقتدی مدرك وہ ہے جس نے پوری نماز اول سے آخر تک امام کے ساتھ ادا کی۔ اور مقتدی لاحق وہ ہے جس کی کل یا بعض رکعت بعد اقتدار تحریمہ کے کسی عذر سے فوت ہو جائیں۔ اور مسبوق وہ ہے جس کی اقتدار سے پہلے امام سب یا بعض رکعتیں پڑھ چکا ہو اور یہ آخر رکعت کے رکوع کے بعد یا پہلی یا دوسری رکعت میں ملا ہوا ہو، اور مسبوق لاحق وہ ہے کہ جو مثلاً دوسری رکعت میں امام کے ساتھ شریک ہو۔ اور پھر تیسری یا چوتھی رکعت میں سو گیا۔ یا حدث ہو گیا۔ اور امام کے دور کن ادا کرنے یا پوری نماز کے ادا کرنے کے بعد بیدار ہوا یا وضو سے فارغ ہوا۔
(در مختار شامی)

سوال: مسبوق اپنی بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب: جس طرح گئی ہے اسی طرح ادا کرے۔ مثلاً ظہر کی نماز میں مسبوق نے چوتھی رکعت امام کے ساتھ پائی تو اب بعد سلام امام کے ان تینوں رکعتوں کو جو فوت ہوئی ہیں۔ اسی طرح ادا کرے کہ اول رکعت میں سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور اَعُوذُ اور بِسْمِ اللَّهِ اور الْحَمْدُ شریف اور سورت پڑھ کر رکوع کرے۔ پھر قومہ کر کے اور دونوں سجدوں کے بعد تشهد کے لیے بیٹھے۔ کیونکہ تشهد دو رکعتوں کے بعد ہوتا ہے۔ پس تشهد کے حق میں ایک رکعت جو امام کے ساتھ ادا کی وہ اور ایک یہ جو بعد امام کے ادا کی لے لی گئی ہے۔ پھر تشهد کے بعد دوسری رکعت کو کھڑا ہو۔ اس میں بھی قراوت پڑھے، مگر تشهد کے لیے نہ بیٹھے۔ تیسری رکعت کو کھڑا ہو جاوے۔ اور تیسری جو مع رکعت امام کے چوتھی ہے خالی پڑھے، غرض مسبوق اپنی بقیہ نماز کو اس طرح ادا کرے جیسے کہ اس کی فوت ہوئی ہے۔ یعنی دو بھری اور ایک خالی پڑھے۔ (در مختار)

سوال: لاحق اپنی نماز کو کس طرح ادا کرے؟

جواب: لاحق بروقت بیداری اس رکن کو کہ جس میں اس کا امام موجود ہے۔ اپنی ترتیب نماز چھوڑ کر نہ مل جائے۔ بلکہ اسی ترتیب سے ادا کرے، جس طرح امام ادا کر گیا ہے۔ مثلاً یہ پہلی رکعت کے سجدہ میں سو گیا۔ اس کو حدث ہو گیا۔ اور اس کے جاگنے اور وضو سے فارغ ہونے تک امام دوسری رکعت کے قعدہ میں جا پہنچا تو اب اس مقتدی لاحق کو یہ کرنا چاہیے کہ سجدہ دوبارہ ادا کر کے پھر تمام ارکان بالترتیب ادا کرے۔ گو اس کا امام آگے بڑھتا جائے یہاں تک کہ امام نماز سے باہر ہو جائے تب بھی

یہ لاحق اپنی ترتیب نہ چھوڑے۔ بلکہ اپنی ترتیب کے ساتھ امام کی پیروی کئے جہلے۔ اسی کا نام اقتدار ہے۔ اس لیے کہ لاحق مثل مدرک کے ہے۔ یعنی نہ تو فوت شدہ رکعتوں میں قرأت پڑھے گا۔ اور نہ سجدہ سہواپنے سہو سے کرے گا۔ (در مختار)

سوال: مسبوق لاحق اپنی نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب: مسبوق لاحق پہلے اپنی اس رکعت کو ادا کرے جو اقتدار کی حالت میں فوت ہوئی۔ پھر اس رکعت کو ادا کرے۔ جو اقتدار سے پہلے فوت ہوئی ہے۔ مثلاً دوسری رکعت میں اس نماز کی جو چار رکعت والی ہے ایک شخص اگر ملا۔ اور تیسری رکعت میں اس کو حدیث ہو گیا یا سو گیا۔ تو اب بعد وضو یا بیداری پہلے تیسری رکعت کو بلا قراوت کرے۔ اگر امام اس کو اخیرہ قعدہ تک مل جائے تو خیر ورنہ سب رکعات جو اس کا امام کر گیا ہے۔ اخیر قعدہ تک یہ بھی تبعاً ادا کرے۔ بعد ادا ایگی قعدہ اخیرہ دور رکعت جو اقتدار سے پہلے فوت ہوئی۔ اس کو ادا کرے۔ اس رکعت میں بحالت مسبوق سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ اور اَعُوذُ بِسْمِ اللَّهِ اور الحمد شریف اور سورۃ سب پڑھے۔ اس رکعت میں جس میں مسبوق ہے قرأت کے حکم میں منفرود کی مانند ہے۔ اور ان رکعتوں میں جس میں لاحق تھا۔ حکماً امام کے پیچھے ہے۔ اس لیے قراءت نہیں پڑھے گا۔ مقدار قراوت خاموش رہے گا۔ (عالمگیری)

سوال: مسبوق اگر امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہو کر اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو کیسا؟

جواب: مسبوق اگر امام کے قدر تشہد بیٹھنے سے پیشتر یہ قیام یا قراوت سے فارغ ہو جائیگا۔ تب تو اور بلا عذر نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور اگر قدر تشہد بیٹھنے کے بعد بلا عذر سلام سے پہلے کھڑا ہو گیا۔ تو اگرچہ عذر نماز ہو جائے گی۔ لیکن کروہ تحریمی ہوگی۔ اور اگر عذر کے ساتھ قعدہ کے بعد قبل از سلام امام کھڑا ہو گیا تو جائز ہے۔

(شامی۔ عالمگیری)

سوال: وہ عذر کیا ہیں کہ جن کے سبب سے مسبوق مقتدی کو امام کے سلام سے پہلے کھڑا ہونا اور

اپنی بقیہ نماز کو ادا کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ قدر تشہد امام کے ساتھ بیٹھ گیا ہو؟

جواب: وہ عذر یہ ہیں۔ اول خوف بے وضو ہو جانے کا۔ دوسرے خوف وقت کے جاتے رہنے

لہ مطلق وقت کے جاتے رہنے کا خوف معذور کے حق میں عذر ہے کہ اُس کے واسطے وقت کا جانا ناقص وضو اور غیر معذور کے

حق میں صرف وقت فجر اور جمعہ اور عیدین جانے کا خوف عذر ہے نہ مطلق وقت جانے کا خوف (در مختار۔ عالمگیری)

کا تیسرے وقت پورا ہو جانے مدتِ مسح کا چوتھے خوف گزرنے آدمیوں کا اسکے سامنے سے (درمختار)
سوال: اگر مسبوق غدرات مذکورہ میں سے کسی غدر کے ساتھ بقدر تشہد بیٹھ کر اپنی بقیہ نماز کیلئے
کھڑا ہو گیا۔ اور پھر معلوم ہوا کہ امام نے سجدہ سہو کیا۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مسبوق نے جب تک اپنی نماز کا سجدہ نہیں کیا ہے۔ عود کر کے امام کے ساتھ سجدہ سہو میں
شریک ہو جائے اور اگر سجدہ سے اپنی رکعت کو متقید کر لیا ہے تو اپنی نماز کے اخیر میں سجدہ سہو اپنے
امام کا ادا کرے۔ اور یہ حکم نماز کے اخیر میں سجدہ سہو کرنے کا استحسانا دیا گیا ہے۔ (تنویر درمختار)
سوال: اگر یہ حکم تو سجدہ سہو کا معلوم ہوا۔ اور اگر امام کے ذمہ سجدہ صلیبی اور سجدہ تلاوت ہو اور
مسبوق کو بعد کھڑے ہونے کے معلوم ہو تو کیا کرے؟

جواب: اب اس وقت بھی جب تک اپنی رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے عود کر کے امام کی متابعت
کرے یعنی امام کے ساتھ سجدہ صلیبی اور سجدہ تلاوت مع سجدہ سہو کے ادا کرے۔ پھر اپنی نماز پڑھے
اور اگر عود نہ کرے گا تو نماز فاسد ہو جائیگی۔ اور اگر رکعت کو سجدہ سے متقید کر لیا ہے۔ تو خواہ عود کرے یا نہ کرے۔
دونوں صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر مسبوق نے امام کے ساتھ امام سے پہلے سہو اسلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہوگی یا نہیں؟
جواب: اس صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر مسبوق کا امام پانچویں رکعت کے لیے کھڑا ہوا اور مسبوق نے اس کا اتباع کیا۔ تو اس
کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام اخیر قعدہ کر کے کھڑا ہوا ہے تب تو مسبوق کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لیے کہ مسبوق
نے علیحدہ ہو جانے کے موقع میں اقتدار کیا۔ اور اگر امام نے قعدہ اخیرہ نہیں کیا ہے تو نماز مسبوق کی اس
وقت تک فاسد نہ ہوگی جب تک امام سجدہ پانچویں رکعت کا نہ کرے۔ بعد پانچویں رکعت کے سجدہ
کے مسبوق اور کل متقیدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال: مسبوق کو بعد سلام امام کے کس وقت اپنی بقیہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھنا چاہیے؟
جواب: جب امام دونوں طرف سلام پھیرے۔ اور یہ معلوم ہو جائے کہ اب امام کے ذمہ کوئی سجدہ

نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ہر مسبوق بعد تشهد پڑھنے کے امام کے سلام پھیرنے تک کیا کرے؟
جواب: ہر مسبوق کو لازم ہے کہ امام کے قعدہ اخیرہ میں اس طرح آہستہ آہستہ تشهد پڑھے کہ امام کے سلام کے قریب فارغ ہو۔ اور اگر امام سے پہلے تشهد پڑھے تو صرف اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تکرار کیا کرے یا چُپ رہے۔ (عالمگیری)

سوال: ہر مسبوق دوسری رکعت میں اس وقت شریک ہوا جبکہ امام جہر سے قرائت پڑھ رہا ہے اور کوشنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا چاہیے یا نہیں؟
جواب: نہ نہیں چاہیے۔ اس لیے کہ قرآن کا سُناؤ واجب ہے اور شنا کا پڑھنا سنت ہے تو واجب کے مقابلہ میں اس کو ترک کرے۔ اسی طرح وہ شخص بھی کہ جو اول میں بروقت پڑھنے قرائت کے شریک جماعت ہوا ہو ترک کرے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال: یہ حکم توجہی نماز کا ہوا اور اگر سری نماز مسبوق دوسری رکعت میں شریک ہو تو بھی شنا پڑھے یا نہیں؟
جواب: بہتر یہ ہے کہ اس وقت بھی پڑھے جبکہ شریک ہوا ہے اور جب اپنی رکعت علیحدہ پڑھے اس وقت بھی پڑھے۔ (کبیری)

سوال: ہر مسبوق اگر امام کو رکوع یا سجدہ میں پاوے تو بھی شنا پڑھے یا نہیں؟
جواب: اگر اس کو ظن غالب ہو کہ میں شنا پڑھ کر رکوع یا سجدہ میں ضرور مل جاؤں گا تب تو پڑھ کر شریک ہو۔ ورنہ شنا کو ترک کر کے رکوع میں شریک ہو جائے۔ (عالمگیری)
سوال: اگر مسبوق نے قعدہ میں امام کو پایا تو بھی شنا پڑھے یا نہیں؟
جواب: قعدہ میں بغیر شنا پڑھے مل جائے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام کو نماز میں حدیث ہو جائے تو کیا کیا جائے؟
جواب: فوراً ہٹ کر اسی رکن میں اپنا خلیفہ مقرر کرے۔ اور ہٹنے کی صورت یہ ہے کہ جھکا ہوا ناک پر ہاتھ رکھے ہونے اپنی جگہ سے علیحدہ ہوتا کہ لوگوں کو معلوم ہو کہ امام کی نکیر پھوٹی ہے۔ (عالمگیری)
سوال: خلیفہ کو اگر یہ نہیں معلوم ہوا کہ امام کس رکن کو چھوڑ کر چلا ہے۔ اور مجھ کو اس کی جگہ کونسا رکن

ادا کرنا چاہیے۔ تو امام اپنے خلیفہ کو کس طرح اس وقت میں ہدایت کرے؟
 جواب: امام پہلی صف میں سے ایسے شخص کو جس میں ابتداء سے صلاحیت امام ہونے کی ہو اور مسائل
 خلیفہ ہونے کے بھی جانتا ہو طلب کر کے ہر ایک مقام کی علیحدہ علیحدہ ہدایت کرے مثلاً اگر قرات چھوٹی
 ہے۔ تو منہ پر ہاتھ رکھ دے۔ اور اگر ایک رکعت رہی ہے تو ایک انگلی اٹھائے اور دو رکعت رہی ہیں تو دو
 اور اگر تین رکعت رہی ہیں تو تین انگلیاں اٹھائے۔ اور اگر رکوع رہا ہے تو گھٹنوں پر ہاتھ رکھ دے اور اگر
 سجدہ رہا ہے۔ تو پیشانی پر۔ اور اگر سجدہ تلاوت چھوٹا ہے تو پیشانی پر اور زبان پر انگلی رکھ دے۔ اور
 اگر سجدہ سہو باقی ہے تو دل پر ہاتھ رکھ۔ اور جب خلیفہ کو حال معلوم ہو تو پھر ان اشاروں کے ساتھ
 ہدایت کی کوئی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: کیا خلیفہ کے پیچھے امام پھر اپنی اسی نماز کو پڑھ سکتا ہے؟
 جواب: ہاں بعد فرائع وضو پڑھ سکتا ہے۔ اس کو بنا رکھتے ہیں۔

سوال: کیا بنا منفرد اور مقتدی کو بھی درست ہے۔ یا صرف امام ہی کو جائز ہے؟

جواب: ہاں سب کو جائز ہے۔ مگر منفرد کو افضل بنا دے۔ اور امام اور مقتدی
 کو افضل بنا دے۔ اس لیے کہ مقتدی اگر بنا نہ کرے گا تو جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا؟

سوال: کیا بنا کرنے کے لیے کچھ شرطیں ہیں؟

جواب: ہاں شرطیں ہیں بغیر ان شرطوں کے بنا درست نہیں۔ اول شرط یہ ہے کہ ایسا حدث ہو کہ
 جو موجب وضو ہو اور اس میں اس کا اختیار بھی نہ ہو۔ دوسری شرط یہ ہے کہ نماز کے بدن سے حد کا ہونا
 اگر خارج سے بدن پر نجاست مانع صلوٰۃ آگے تو بنا درست نہیں تیسری یہ ہے کہ حدث کثیر الوقوع ہو۔
 نادر الوقوع نہ ہو۔ جیسے کہ بے ہوشی کہ یہ حدث نادر الوقوع ہے۔ اس پر بنا درست نہیں۔ چوتھی شرط یہ
 ہے۔ کہ نماز فاسد ہوگی۔ پانچویں شرط یہ ہے کہ چلنے کی حالت میں کوئی رکن نہ ادا کرے۔ مثلاً جب وضو کو
 گیا پھر لوٹنے کے وقت قرات پڑھنا ہوا یا تو بنا درست نہیں۔ چھٹی شرط یہ ہے کہ کوئی فعل نماز کے مخالف
 نہ کرے۔ مثلاً کھانا کھالے گا یا پانی پی لے گا۔ یا اور کوئی حرکت مانع صلوٰۃ کر بیٹھے گا تو نماز ٹوٹ جائیگی

لہذا امام اور مقتدی کو بنا اسی وقت افضل ہے کہ اس جماعت کے سوا اور کوئی جماعت نہ مل سکے اور اگر دوسری جماعت مل سکے

تو ان کے لیے بھی استیفاء افضل ہے۔ (عالمگیری)

اور بناء صحیح نہ ہوگی۔ ساتھیں شرط یہ ہے کہ بلا ضرورت نہ چلے۔ مثلاً وضو کے لیے پاس پانی کے ہوتے ہوئے دور چلا جائے۔ اس صورت میں بھی بنا نہ ہوگی۔ آٹھویں شرط یہ ہے کہ بلا عذر دیر نہ لگائے۔ نویں شرط یہ ہے کہ کوئی حدت پہلا ظاہر نہ ہو جائے۔ اگر اس وقت کوئی اور حدت پہلا ظاہر ہو گیا تو نماز ناسد ہو جائے گی۔ اسی طرح نماز فائتہ کا یاد آنا ہے۔ صاحب ترتیب کو دسویں شرط یہ ہے کہ امام اور مقتدی کے درمیان آڑ نہ ہو۔ یہ شرطیں ہیں جن کے ساتھ بناء جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اور کسی امام کی امامت سے قوم ناخوش ہو تو اس امام کو بحالت ناخوشی قوم امامت کرنا کیسا؟
جواب: اگر قوم کی ناخوشی امر شرعی کے سبب ہے تب امام کو امامت کرنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر کسی امر دنیاوی کی وجہ سے ناخوشی ہو تو معتبر نہیں۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: اگر امام اور مقتدیوں کے درمیان کسی نماز کے رکن ادا ہونے اور نہ ہونے میں اختلاف ہو مثلاً قوم کہے کہ تین رکعت پڑھی گئی ہیں۔ اور امام کہے کہ چار تو کس کا قول معتبر ہے؟
جواب: اگر امام کو چار رکعت ہونے کا یقین ہے تو امام ہی کا قول معتبر ہے۔ قوم کے کہنے سے نماز کا اعادہ نہ ہوگا۔ اور اگر امام کو شک ہو تو پھر مقتدیوں کا قول معتبر ہوگا۔ اور وہ نماز دوبارہ پڑھی جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر مقتدیوں میں باہم اختلاف ہو۔ بعض کہیں تین رکعت پڑھی ہیں۔ اور بعض کہیں چار تو اب کیا کیا جائے؟

جواب: اس صورت میں جس فریق کے ساتھ امام ہوگا۔ اسی کا قول معتبر ہے خواہ ایک ہی آدمی کے ساتھ امام ہو۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک شخص کو مقتدیوں میں سے یقین ہے کہ تین رکعت ہوئی ہیں۔ اور ایک کو یقین ہے کہ چار رکعت اور امام اور باقی مقتدیوں کو شک ہے تو اب کیا کیا جائے؟

لہ یعنی وضو کرنے گیا تھا کہ اثناء وضو میں موزہ کی مدت مسح ختم ہو گئی ہے یا صاحب عذر تھا اور وضو کرتے ہوئے وقت بیکل گیا تو ان صورتوں میں حدت سابق ظاہر ہونے کی وجہ سے بنا نہیں کر سکتا۔ از سر نو نماز پڑھے (عالمگیری) لہ یعنی وضو کرتے کے بعد یہ مقتدی اسی مقام سے اقتدار کرے بشرطیکہ امام اور اس کے درمیان کوئی آڑ نہ ہو جو جواز اقتدار کے لیے مانع ہو۔ در نہ امام کے پاس اگر اقتدار کرے اور اس مقتدی کے وضو تمام کرنے تک امام نازع ہو گیا تو اسی مقام پڑھے عود نہ کرے۔

(عالمگیری)

جواب: کچھ بھی نہ کیا جائے۔ اسی نماز پر رہیں جو پڑھ لی گئی ہے۔ البتہ اس مقتدی پر جس کو تین رکعت ہونے کا یقین ہے۔ لازم ہے کہ اپنی نماز کا اعادہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک مقتدی کو یقین ہے کہ امام نے تین رکعت پڑھی ہیں۔ اور باقی قوم اور امام کو شک ہے تو کیا کیا جائے؟

جواب: اس صورت میں ایک مقتدی کے یقین پر اور اس کی مخالفت پیدا نہ ہونے پر احتیاطاً نماز کا اعادہ کریں۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کو ایک رکعت امام کے ساتھ ملی۔ آیا یہ شخص جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا نہیں ہے جماعت سے ثواب پانے والا ہے خواہ دو رکعت والے فرض میں سے ایک رکعت ملی ہو یا تین چار رکعت والے فرض میں سے۔ (شامی)

سوال: ایک شخص نے تین رکعت جماعت سے پڑھی۔ اور ایک رکعت اس کی قوت ہوئی۔ آیا یہ بھی جماعت سے نماز پڑھنے والا ہوا یا نہیں؟

جواب: یہ شخص بالاتفاق جماعت سے نماز پڑھنے والا ہے۔ (عالمگیری)

سوال: جماعت میں رکعت کا پانے والا کب تک ہو سکتا ہے؟

جواب: جب تک امام رکوع سے سر نہ اٹھائے۔ اگر مقتدی کے جھکنے سے پہلے امام نے سر اٹھایا تو رکعت کا پانے والا نہ ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص فرض نماز علیحدہ ادا کر رہا تھا کہ اتنے میں جماعت اسی فرض کی کھڑی ہوئی۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر یہ فرض فجر اور مغرب کے ہیں۔ تو ان کو توڑ کر جماعت سے نماز پڑھے۔ بشرطیکہ دوسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو۔ اور اگر دوسری رکعت کا سجدہ کر لیا ہے۔ تو پھر ان فرضوں کو نہ توڑے انہیں

کو پورا کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایسا اتفاق ظہر اور عصر اور عشاء کے فرضوں میں واقع ہو تو کیا کرے؟

جواب: ان فرضوں میں اول رکعت کے سجدہ سے پہلے ان کو قطع کر کے شریک جماعت ہو جائے اور اگر دوسری رکعت میں ہے تو اس رکعت کو نہ توڑے قعدہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ اور شریک جماعت

ہو جائے۔ تاکہ یہ دو رکعت نفل ہو جائیں۔ اور فرض جماعت کے ساتھ ہو جائیں۔ اور اگر ظہر وغیرہ کے فرض نماز کی تیسری رکعت میں تھا کہ جماعت کھڑی ہو گئی۔ تو تیسری رکعت کے سجدہ سے پہلی تین رکعتوں کو توڑ کر جماعت میں شریک ہو جائے۔ اور اگر سجدہ تیسری رکعت کا بھی کر لیا ہے تو اب اپنی نماز کو نہ توڑے چاروں رکعت پوری کرے پھر اس کو اختیار کرے چاہے ظہر اور عشاء میں جماعت سے پڑھے چاہے نہ پڑھے اگر جماعت سے نماز پڑھیں گے تو نفل کا ثواب ملے گا کیونکہ فرض نماز اس کے بدلے ہو چکی اور عصر اور مغرب اور فجر میں بصورت پڑھ لینے اپنی علیحدہ فرض نماز کے پھر جماعت سے نہ پڑھے۔ اس لیے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نہیں اور نماز مغرب کے بعد نفل کا وقت ہے مگر شرکت جماعت سے تین رکعت نفل کی ہوں گی۔ اور تین رکعت کی نفل درست نہیں۔ اس لیے مغرب میں بعد ادائیگی فرض شریک جماعت نہیں ہو سکتا۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: یہ احکام فرض نماز توڑنے کے لیے جماعت میں شریک ہونے کے لیے معلوم ہوئے اور اگر کوئی سنتیں پڑھ رہا ہو اور جماعت کھڑی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: سنتوں میں سے اگر ایسا اتفاق فجر کی سنت پڑھنے کی حالت میں ہو تو جب تک قعدہ اخیرہ جماعت کے ملنے کی امید ہو۔ اس وقت تک اس سنت کو قطع نہ کرے اور فجر کی سنت کے سوا اور سنتیں میں تو اب یہ دیکھنا چاہیے کہ پہلی دو رکعتوں کے پڑھنے کی حالت میں جماعت کھڑی ہوئی ہے تو دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے کہ پچھلی دو رکعتوں میں جماعت کھڑی ہوئی ہے۔ خواہ تیسری رکعت ہو یا چوتھی چاروں رکعتیں پوری کر کے سلام پھیر دے پھر شریک جماعت ہو دے۔ (کبیری۔ عالمگیری۔ شامی)

سوال: چار رکعت والی سنت کہ جس کو اول شفعہ میں قطع کی تھی۔ اب بعد جماعت فرض کے دو رکعت قضا کرے یا چار رکعت؟

جواب: چار رکعت قضا کرے۔ دو رکعت کہ جن کو قطع کر کے شریک جماعت ہوا تھا علیحدہ نفل ہو جائیں گی۔ سنت ہونے کا حکم چار رکعت کے ساتھ ہی ہے۔ (در مختار کبیری)

سوال: ایک شخص مسجد میں ایسے وقت داخل ہوا جب کہ جماعت فرض کی ہو رہی تھی اور سنتیں اس کے ذمہ ہیں تو اب یہ شخص سنتوں کو کس طرح ادا کرے؟

جواب: اگر اس شخص کے ذمہ فجر کی سنت ہے تو پہلے اس سنت کو ادا کرے بشرطیکہ اس کو جماعت

کے قعدہ اخیرہ میں مل جانے کی امید ہو اور اگر یہ امید نہ ہو تو مجبوراً پھر ترک کر کے شریک جماعت ہو یہ حکم مخصوص فجر کی سنت کے ساتھ ہی ہے۔ اور اگر ظہر اور جمعہ کی سنت اس کے ذمہ ہے تو ان سنتوں کو ایسے وقت جب کہ جماعت ہو رہی ہے شروع ہی نہ کرے اسی طرح جمعہ کے عطیہ کے وقت بھی سنت جمعہ نہ پڑھے۔ (عالمگیری - کبیری)

سوال: پھر ان سنتوں کو کس وقت پڑھے؟

جواب: بعد فرضوں کے پڑھے، سوائے فجر کی سنتوں کے۔ (در مختار)

سوال: بعد فرضوں کے پچھلی سنتوں سے پہلے پڑھے یا پیچھے؟

جواب: پیچھے مگر فجر کی سنت قضا ہونے کے بعد نہیں پڑھی جاتی ہے۔ (شامی)

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ تو بعد جماعت کے قضا کرے اور فجر کی سنت قضا کرے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ سنت ظہر اور جمعہ کی ادائیگی کا وقت بعد جماعت کے موجود ہے۔ اور

فجر کی سنت کا وقت بعد جماعت کے با اتفاق نہیں رہتا طلوع آفتاب۔ ہاں اگر بعد طلوع آفتاب کے یہ

سنت قضا پڑھے۔ تو اس کو منع بھی نہ کیا جائے۔ ایسے کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بعد طلوع آفتاب اس

سنت کا قضا پڑھنا بہتر ہے۔ (کبیری - عالمگیری - در مختار)

سوال: عصر اور عشاء کی سنتوں کا حال معلوم نہ ہوا کہ ان کو بھی قضا ہونے پر پڑھے یا نہیں؟

جواب: ان سنتوں کی قضا نہیں اس لیے کہ یہ سنتیں مؤکدہ نہیں ہیں۔ ظہر اور جمعہ کی مؤکدہ سنتیں بھی قوت

کے اندر قضا ہو سکتی ہیں۔ بعد وقت کے ان کی بھی قضا نہیں۔ (کبیری، در مختار)

باب وتر اور سنت مؤکدہ اور غیر مؤکدہ نمازوں کے بیان میں

سوال: وتر واجب ہے یا سنت؟ جواب: واجب ہے۔ (در مختار - عالمگیری - کبیری)

سوال: وتر کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب: تین رکعت ہیں۔ ایک سلام کے ساتھ اور یہ تین رکعتیں الحمد و سورۃ کے ساتھ پڑھی جاوے گی۔ (در مختار)

سوال: وتر میں قنوت کس وقت پڑھے؟

جواب: تیسری رکعت میں جبکہ قنوت سے فارغ ہو جائے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر وتر سہواً قضا ہو جائے تو قضا کرے یا نہیں؟ جواب: اور اسکی قضا واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: وتر میں قنوت پڑھنا کیسا؟ جواب: واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: دعا قنوت تہجد میں پڑھی جاتی ہے؟

جواب: دعا یہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَخْفِرُكَ وَتُوْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلٰیكَ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے بخشش چاہتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں، اور

وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرِكُ

تجھ پر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری تعریف کرتے ہیں بھلائی سے اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہم تیرا حق

مَنْ يَفْجُرُكَ ط اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نَصِيْبِيْ وَ نَسْبِيْ وَ دِيَارِيْ

اور ہم چھوڑتے ہیں اس کو جو تیری تافروانی کرے۔ اے اللہ! ہم تجھی کو پوجتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجد کرتے

نَسْعِيْ وَ نَحْمِدُكَ وَ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَ نَخْشَى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ

ہیں اور تیری طرف چلتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں تیری رحمت کی اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے۔ بے شک

بِالْكَفٰرِ مُدْجِقٌ

تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

سوال: اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو قنوت میں بجائے اس کے کیا پڑھے؟

جواب: یہ دعا پڑھے۔ رَبَّنَا اِنَّمَا فِي الدُّنْيَا حَسْبُنَا وَ فِي الْاٰخِرَةِ حَسْبُنَا عَذَابُ

الْتَّارِ - اے رب ہمارے دے ہم کو دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی اور بچا ہم کو عذابِ دوزخ سے۔

اور اگر اس کو بھی یاد نہ کر سکے تو تین دفعہ اَللّٰمُ اغْفِرْ لَنَا پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: مسبوق کس وقت قنوت پڑھے؟

جواب: امام کے ساتھ قنوت پڑھے۔ اپنی باقی نماز میں نہ پڑھے (عالمگیری)

سوال: یہ حکم تو اس مسبوق کا ہے جس کو قنوت امام کے ساتھ ملے اگر ایسا مسبوق ہے جس کو نہ ملے

مثلاً وتر کی تیسری رکعت میں بحالت رکوع امام کے ساتھ ملا تو اب کس وقت پڑھے؟

جواب: یہ شخص قنوت کسی وقت بھی نہ پڑھے۔ کیونکہ رکوع کی حالت میں شریک ہونے سے جب پوری

رکعت کا پانیوالا ہو چکا تو قنوت کا پانیوالا بھی ہو گیا اب دوبارہ ادا کرنے قنوت کی ضرورت نہیں (در مختار)

سوال: اگر حنفی نے وتر شافعی کے پچھے پڑھے اور امام نے اپنے مذہب کے موافق قومہ میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس کو بھی قومہ میں ہی بوجہ متابعت امام قنوت پڑھنی چاہیے۔ بشرطیکہ امام نے وتر کی تین رکعت

ایک سلام سے پڑھی ہوں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر شافعی امام نے فجر کی نماز میں قنوت پڑھی تو حنفی مقتدی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس وقت حنفی مقتدی کو قنوت نہیں پڑھنا چاہیے ہاتھوں کو چھوٹے خاموش کھڑا رہے۔ (عالمگیری)

سوال: وتر میں کون سی سوزہ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: پہلی رکعت میں سَبَّحِ اسْمَہُ اور دوسری میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ

اللہ کا پڑھنا مستحب ہے ورنہ جو یاد ہو پڑھے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی کو دوسری رکعت وتر میں یقین ہو کہ یہ تیسری رکعت ہے اور اس نے قنوت پڑھ لی

اور پھر معلوم ہوا کہ وہ رکعت دوسری تھی۔ تو اب پھر تیسری رکعت میں دوبارہ قنوت پڑھے یا نہیں؟

جواب: بے شک دوبارہ قنوت پڑھے۔ (درمختار)

سوال: اگر کسی کو ہر ایک رکعت میں وتر کی شک ہو کہ یہ تیسری رکعت ہے وہ کیا کرے؟

جواب: سب رکعتوں میں دعا قنوت پڑھے اور ہر ایک رکعت کے بعد قعدہ بھی کرے۔ (عالمگیری)

سوال: مؤکدہ سنتیں کون سی ہیں؟

جواب: فجر کی دو سنت، ظہر اور جمعہ کے فرضوں سے پہلے چار سنت اور پھر بعد فرض ظہر کے دو سنت

اسی طرح بعد فرض جمعہ کے چار سنت، مغرب کے فرض کے بعد دو سنت اور عشاء کے فرض کے بعد

دو سنت اور بیس رکعت تراویح کی رمضان میں یہ سب سات سنت مؤکدہ ہیں۔ اگر کوئی ان کو بلا عذر ترک

کرے گا تو گنہگار ہوگا۔ (درمختار عالمگیری)

سوال: ان سنتوں میں سب سے زیادہ مؤکدہ کونسی سنت ہے پھر اس کے بعد کونسی ہے بالترتیب بتا کیجئے؟

جواب: فجر کی سنت سب سے زیادہ مؤکدہ ہے۔ چنانچہ بعض فقہاء کے نزدیک وجوب کے مرتبہ کو پہنچی

ہوتی ہے اس کے بعد مغرب کی سنت کا مرتبہ ہے پھر ظہر اور جمعہ کی سنت کہ جو فرضوں کے بعد کی ہیں۔ پھر

عشاء کی وہ سنت جو فرض کے بعد کی ہے۔ اس کے بعد ظہر اور جمعہ کی ان سنتوں کا مرتبہ ہے کہ جو فرضوں

پہلے ہیں۔ (عالمگیری تنویر الابصار)

سوال: ان سنتوں میں کوئی سنت ایسی بھی ہے کہ جس میں کسی سورت مخصوصہ کا پڑھنا سنت ہے؟
جواب: ہاں ہے اور وہ فجر کی سنت ہے کہ اس میں پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں سورہ
اخلاص پڑھنا سنت ہے۔ (عالمگیری)

سوال: چار رکعت والی سنتوں کو اگر دو سلاموں سے پڑھے تو بھی سنتیں شمار ہوں گی یا نہیں؟
جواب: ہرگز نہیں۔ ان سنتوں کو ایک سلام ہی کے ساتھ پڑھے جب ہی سنت شمار ہوں گی۔ (عالمگیری)

سوال: غیر مؤکدہ سنتیں جن کو نفل کہتے ہیں۔ وہ کون سی ہیں؟
جواب: عصر سے پہلے چار رکعت عشاء کے فرض سے پہلے چار رکعت دو رکعت سنت مؤکدہ عشاء
کے بعد چار رکعت ایک سلام سے مغرب کے فرض کے بعد چھ رکعتیں جمعہ کی پچھلی مؤکدہ چار سنتوں کے بعد
دو رکعت یہ سب مستحب ہیں۔ (عالمگیری در مختار)

سوال: عصر کی پہلی اور عشاء کی پچھلی نفلوں کو اگر بجائے چار رکعت کے دو پڑھ لے تو کیسا؟
جواب: درست ہے مگر افضل چار ہی ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: جو سنتیں کہ فرضوں سے پہلے ہیں اگر ان کو پڑھے کسی ایسے کام میں مشغول ہو جائے کہ جو خلا نماز
ہے جیسے کھانا اور پینا اور دنیاوی کام بلا ضرورت کرنا تو کیا ان سنتوں میں کچھ نقصان آجاتا ہے؟
جواب: ہاں نقصان آجاتا ہے بعض فقہاء کے نزدیک سنت ہی باطل ہو جاتی ہے اور بعض کے نزدیک
ثواب جاتا رہتا ہے۔ اس کا بہت خیال رکھنا چاہیے اکثر لوگ اس میں مبتلا ہیں۔ (عالمگیری تنویر الابصار)

سوال: کیا ان نفلوں کے سوا کہ جن کا ذکر اوپر آیا ہے۔ اور بھی نوافل ہیں؟
جواب: ہاں علاوہ ان کے اور بہت سے نوافل ہیں؟

سوال: ان کو بھی بتلا دیجئے کہ وہ کون کون سے نوافل ہیں؟

جواب: وتر کے بعد کے نفل تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، اشراق، چاشت، تہجد، سفر کے جاتے وقت سفر
سے واپسی کے وقت صلوٰۃ التیسیح، نماز استخارہ، نماز حاجت، نماز حفظ الایمان، نماز آسانی، صغیرہ و غیرہ،
نماز آسانی، سوال منکر و نکیر، نماز ہر ہفتہ کی وغیرہ وغیرہ۔

سوال: اس نفل کی کے رکعت ہیں جو وتر کے بعد پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس کو رات کا اٹھنا گراں ہو۔ اس سے کہو کہ دو رکعت نفل بعدوتر کے پڑھے۔ اگر رات کو اٹھ کر تہجد کا پڑھنا میسر آیا فہما، ورتہ دو رکعت اس کو تہجد سے کافی ہوں گی۔ (مشکوٰۃ)

سوال: اس میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟
جواب: ہاں مستحب ہے، پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ کا پڑھنا اور دوسری رکعت میں سورۃ کا پڑھنا۔ (مشکوٰۃ)

سوال: تحیۃ الوضو کی رکعت ہیں؟ جواب: دو رکعت ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: تحیۃ الوضو کی رکعتوں میں کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: ہاں ہے اول رکعت میں سورۃ کافروں اور دوسری میں سورۃ اخلاص کا پڑھنا مستحب ہے۔ اسی طرح بعد غسل کے بھی دو رکعت کا پڑھنا مستحب ہے۔ (شامی)

سوال: تحیۃ الوضو کے پڑھنے کا کب تک ثواب ہے؟

جواب: جب تک اعضا وضو کے پانی سے خشک نہ ہوں۔ (درمختار)

سوال: تحیۃ المسجد کی رکعت ہیں؟ جواب: اس کی بھی دو ہی رکعت ہیں (عالمگیری)

سوال: تحیۃ المسجد کی رکعتوں میں بھی کوئی سورت خاص کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: اس کے لیے کسی خاص سورۃ کا پڑھنا مستحب نہیں جو پہلے وہ پڑھے۔

سوال: ان رکعتوں کو مسجد جاتے ہی بیٹھنے سے پہلے پڑھے یا بعد میں بھی پڑھ لے؟

جواب: افضل تو یہی ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھ لے۔ اور اگر بھول وغیرہ سے

بیٹھنے کے بعد بھی پڑھ لے۔ تو درست ہے۔ (درمختار شامی)

سوال: اشراق کی رکعت ہیں؟

جواب: اشراق کی دو رکعت بھی ہیں اور چار رکعت بھی۔ (غنیۃ المظاہرین)

سوال: کیا اشراق کی رکعتوں میں بھی خاص سورتوں کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے؟

جواب: ہاں رکھتا ہے۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیتہ الکرسی تین بار سورۃ اخلاص سات بار اور دوسری

لے اگر کوئی تحیۃ المسجد نہ پڑھے تو چار مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے۔ (شامی)

رکعت میں بعد فاتحہ کے والشمس اور عیسری رکعت میں بعد فاتحہ کے والسماء والطارق اور چوتھی رکعت میں بعد فاتحہ کے آیتہ الکرسی ایک بار اور قل هو اللہ تین بار اس کے ثواب کی انتہا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو معاف فرما کر فرماتا ہے کہ اسے بندے اب تو از سر نو عمل کر۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: اشراق کی نماز کا ثواب بھی بتلا دیجئے؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی ادا کرے نماز فجر جماعت سے اور پھر بیٹھا رہے اور ذکر الہی میں مصروف رہے۔ طلوع آفتاب تک پھر پڑھے دو رکعت تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔ اور تمام گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ برابر کف دریا کے ہوں اور اگر چار پڑھے تو شام تک کفایت کرتا ہے اللہ پاک اس کو تمام آفتوں اور شرور اور تقصیروں سے۔

(شرح سفر السعادت، غنیۃ الطالبین)

سوال: چاشت کی کئی رکعت ہیں؟

جواب: چاشت کی چار رکعت بھی ہیں۔ اور بارہ رکعت بھی۔ (تنویر الابصار)

سوال: چاشت کی نماز کا ثواب بھی بتلا دیجئے؟

جواب: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی بارہ رکعتیں منجھے یعنی چاشت کی پڑھے گا۔ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل تیار ہوگا۔ اور رقیع افلاس کے لیے بھی یہ نماز مجربات سے ہے۔ (مشکوٰۃ شرح سفر السعادت)

سوال: تہجد کی کئی رکعت ہیں؟

جواب: کم تر رکعت تہجد کی دو ہیں اور اوسط چار اور آٹھ اور زیادہ بارہ رکعت ہیں (عالمگیری، مالایہ منہ)

سوال: تہجد میں کون کون سی سورتیں پڑھنا بہتر ہیں؟

جواب: سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ نساء، سورہ مائدہ، سورہ جمعہ، سورہ یسین، سورہ اخلاص

سورہ مزمل کا پڑھنا بہتر ہے، سورہ اخلاص کے پڑھنے کا ایک خاص طریقہ جو مشائخ عظام سے منقول

ہے وہ یہ ہے کہ اول رکعت میں بارہ مرتبہ دوسری میں گیارہ مرتبہ اسی طرح ہر ایک رکعت میں ایک ایک

قل ہو اللہ کم کرتا جائے اخیر میں ایک قل ہو اللہ پڑھ کر نماز ختم کر دے۔ (تفسیر عزیزی)

سوال: سفر میں جاتے وقت کئی رکعت پڑھے؟

جواب: دو رکعت پڑھے پھر سفر کرے۔ (در مختار)

سوال: اس کا کیا ثواب ہے؟

جواب: اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی نے اپنے گھر والوں میں دو رکعتوں سے بہتر نائیب نہیں چھوڑا۔ بن لوہہ سفر کے ارادے کے وقت اپنے گھر والوں میں پڑھتا ہے۔ (شامی)

سوال: سفر سے واپسی کے وقت کس طرح پڑھے؟

جواب: دو رکعت پڑھے۔ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ سفر سے واپس چاشت کے وقت تشریف لاتے تھے نہ رات میں اور تشریف لاتے ہی مسجد میں قدم نہجہ فرما کر دو رکعت پڑھتے اور بیٹھ جاتے۔ (شامی)

سوال: صلوٰۃ التیساع کی رکعت ہیں؟

جواب: چار رکعت ہیں۔ ایک سلام کے ساتھ۔ (شامی)

سوال: یہ نماز کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: اس طرح پڑھی جاتی ہے کہ اول رکعت میں ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ پڑھ کر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَرَامَاتُ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے پھر عَزَّوَجَلَّ اور بِسْمِ اللَّهِ اور الحمد اور سورۃ پڑھ کر دس بار پھر اسی کلمہ کو پڑھیں پھر رکوع کرے اور رکوع میں بھی دس بار اسی کو پڑھے پھر قوسہ میں دس بار سجدہ میں دس بار پھر جلسہ میں دس بار پھر دوسرے سجدہ میں دس بار اسی طرح چاروں رکعتوں میں پچھتر پچتر بار پڑھے کل تین سو کلمے ہو جائیں گے۔ (عالمگیری، در مختار)

سوال: کیا اس نماز میں بھی سورتیں معین ہیں؟

جواب: ہاں ہیں۔ پہلی رکعت میں اَلْهٰكِمُ النَّكَاشِرُ دوسری میں وَالْعَصْرُ تیسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ چوتھی میں قُلْ هُوَ اللَّهُ اور ایک روایت کے موافق پہلی رکعت میں اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زُلْزُلًا رُبِيًّا وَالْعَادِيَاتُ فِيْهَا میں اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَجُوهَتِيْ فِيْ قُلْ هُوَ اللَّهُ پڑھے۔ (شامی، ہاشمیر، مالاباد)۔

سوال: اس نماز کا کون سے وقت پڑھنا افضل ہے؟

جواب: ظہر سے پہلے پڑھنا افضل ہے۔ اور یوں چاہئے۔ پڑھے تو رات کو نوا، دن کو سوائے اوقاتِ مکروہہ۔ (شامی، عالمگیری)

سوال: اگر اس نماز میں سہو ہو جائے تو مسجد سہو میں بھی تسبیح پڑھے یا نہیں؟

جواب: لا حرج ولا ضرر الا بالله العلیٰ العظیم اور پڑھے کہ اتویا ان ثوابہ علی کل حال۔ (فاقیہ الاولیاء)

سوال: اس نماز کا ثواب بھی بتلا دیجئے؟

جواب: اس نماز کے سبب سے نمازی کے تمام گناہ پہلے اور پچھلے پرانے اور نئے دانستہ اور نادانستہ چھوٹے اور بڑے پوشیدہ اور ظاہر سب بخش دیئے جاتے ہیں اس نماز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے چچا کو سکھلایا تھا اور بعد بیان فرمائے فضائل مذکورہ کے اخیر میں یہ بھی فرمایا کہ اگر تمہارے گناہ کف سمندر کے برابر ہوں تو بھی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے گا (غایتہ الاوطار - کبیری)

سوال: نماز استخارہ کی کئی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ان رکعتوں کو کب پڑھے اور کس طرح پڑھے؟

جواب: جب کوئی مہم پیش آئے اور اس کے کرنے اور نہ کرنے میں تردد ہو تو تازہ وضو کر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد تم نماز کے یہ دُعا استخارہ کی پڑھے۔ اور اس کے اول اور آخر الحمد و درود شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَجِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ

اے اللہ تحقیق تجھ سے بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کے ساتھ اور قدرت مانگتا ہوں۔ تیری قدرت کے ساتھ اور

فَضْلِكَ الْعَظِيمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَحْدٌ سِوَاكَ وَتَعْلَمُ وَ

تیرا بڑا افضل مانگتا ہوں۔ بے شک تو قادر ہے۔ اور میں قادر نہیں ہوں اور تو جانتا ہے۔ اور میں

لَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ الْعَلَمُ الْغُيُوبِ ط اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا

نہیں جانتا ہوں اور تو بہت جانتے والا ہے۔ چھپی ہوئی باتوں کا۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے۔

الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدِرْ لِي وَ

اس کام کو اچھا میرے لیے دین اور میری دنیا میں اور میرے انجام کار

يَسِّرْهُ لِي فَتَسَّرَ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ

میں تو اس کو مقدر کر میرے لیے اور اس کو میرے لیے آسان کر پھر اس میں

مَشْرُوعٌ لِي فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْني

مجھے بے بہت سے اور اگر تو جانتا ہے اس کام کو مجھ کے لیے دین اور دنیا میری اور میرے انجام کار بھلا تو

عَنْهُ وَاقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ تَرَى أَرْضِي بِهٖ .

پھر دے اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے اور مقدر کر مجھے واسطے بھلائی جہاں ہو پھر مجھ کو اس کے ساتھ راضی کر دے۔
بروقت کہنے لفظ ہذا لامر کے اپنے کام کو دل میں یاد کرے یا زبان سے بجائے ہذا لامر کے اپنے مدعا کو ظاہر
کرے۔ صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سب
کاموں میں استخارہ تعلیم فرمایا کرتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورۃ سکھایا کرتے تھے (شامی حصین - مالابدمنہ)
سوال: در نماز حاجت کی کئی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت بھی ہیں۔ اور چار بھی۔ (در مختار)

سوال: پھر ان رکعتوں کو کس وقت پڑھے۔ اور کس طرح پڑھے؟

جواب: بعد عشاء کے اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی تین بار۔ اور باقی

رکعتوں میں بعد الحمد کے قل هو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے۔

اور بعد نماز حمد و صلوة پڑھ کر اس کو دعا پڑھے۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ بردبار کرم کرنے والے کے۔ اللہ مالک عرش بزرگ کا۔ سب تعریفیں ہیں اللہ پروردگار

رَبِّ الْعَالَمِينَ ط أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَدَسَاتِ أَلِيمِ مَغْفِرَتِكَ

عالم کو میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور وہ باتیں جو موجب تیری رحمت کی اور وہ کام جن سے ضروری ہوتی ہیں مغفرت

وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَسَلَامَةٍ ط لَنْدَسَعْرِي ذَمًّا لِأَخِيهِ

اور پناہ مانگتا ہوں نینمت ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ تو میرے لیے کوئی گناہ مگر بخشنے تو اس کو اور نہ کوئی نعم

وَلَا هَمًّا إِلَّا قَرَجَتَهُ وَحَاجَتَهُ هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

ناروہ کر کہو لے تو اس کو اور نہ کوئی حاجت کہ وہ تجھ کو پسند ہے مگر برلاوے تو اس کو اے سب مہربانوں۔ سے مہربان زیادہ۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس کو کوئی حاجت تھی اللہ تعالیٰ یا کسی بندے سے ہو تو پاپا بیٹے کہ اس نماز کو

۱۵ بہتر ہے۔ کہ سات مرتبہ استخارہ کرے پھر جو قلب میں آکر پڑھے اسی میں بہتر ہے بعض مشائخ سے سموع ہے کہ اس دعا کو

پڑھ کر بادھنوت بد رنج ہو کر سو جائے اگر خواب میں پسیدی یا سبزی دیکھے تو بکھے کہ اس میں بہتری ہے اور اگر سیاہی یا سُرخ دیکھے تو اس

کام میں بھلائی نہیں اجتناب کرے۔ (شامی)

بتزکیب مذکورہ پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا ہوگی۔ (شامی)

سوال: نماز استخارہ اور نماز حاجت میں کیا فرق ہے؟

جواب: نماز استخارہ حاجت آئندہ کے لیے ہے اور یہ نماز حاجت موجودہ کیلئے (غایتہ الاوطار)

سوال: نماز حفظ الایمان کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں۔

سوال: یہ دو رکعت کس وقت اور کس طرح پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: بعد مغرب اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ شریف سات مرتبہ

اور سورہ فلق ایک مرتبہ اور دوسری رکعت میں سات مرتبہ قل ہو اللہ اور ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس پڑھے

بعد ختم نماز کے سجدہ میں جا کر تین مرتبہ دعا پڑھے یا حییٰ یا قیوم مرتبہ علیٰ الایمان (فوائد القواد)

سوال: یہ نماز کس کام کے لیے ہے؟

جواب: حفاظت ایمان کے لیے ہے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کا ایمان دنیا سے سلامت جاتے کار

سوال: ضغطہ قبر کی آسانی کیلئے کتنی رکعت ہیں؟ جواب: دو رکعت ہیں۔ (راحت القلوب)

سوال: یہ دو رکعت کس وقت اور کس طرح پڑھے؟

جواب: جمعہ کی رات میں اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف پندرہ مرتبہ اذا زلزلت الارض

پڑھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ آپ کے پاس کوئی چیز ایسی بھی ہے کہ

جس سے قبر کے عذاب میں آسانی ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہے اور پھر یہ نماز تعلیم فرمائی۔ (راحتہ القلوب)

سوال: منکر اور نیکر کے سوال سے بے خوف کرنے والی کون سی نماز ہے؟

جواب: وہ نماز یہ ہے کہ جمعہ کی رات میں دو رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ

پچاس مرتبہ پڑھے۔ (راحتہ القلوب)

سوال: ہر مہینے کی نقل نمازوں میں پہلی محرم شریف کی تغلیب معہ فضائل بیان کیجئے اس لیے کہ اسی

مہینے سے سال شروع ہوتا ہے؟

جواب: اس ماہ محرم میں اول تو چاند رات کو ہی دو رکعت نقل حضرت خواجہ نواجگان خواجہ بہار الدین نقشبند

راہے زور رکھنے والے اسے قائم رکھنے والے ثابت رکھ تو مجھ کو ایمان پر۔

رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھے بعد سلام کے کہے سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ اس نماز کا بھی بہت ثواب ہے۔ ایک نماز اور پڑی فضیلت حاصل کرنے والی اسی رات میں ہے جس کو حضرت قطب الدین بختیار کاکی نے حضرت خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے اوراد میں لکھا دیکھا وہ بھی دوہی رکعت ہیں۔ ہر رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ یسین ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ دوسری روایت میں چھ رکعتیں آئی ہیں۔ ہر ایک رکعت میں بعد سورہ فاتحہ دس مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بہشت میں دو ہزار محل عطا فرمائے گا۔ ہر محل میں ہزار دروازے یا قوت کے ہوں گے۔ ہر دروازہ پر ایک تخت زبرجد سبز کا ہو گا۔ اس تخت پر سوز پھٹی ہوگی۔ اور چھ ہزار بلائیں اس نمازی سے دور کی جاتی ہیں۔ اور چھ ہزار نیکی اس نمازی کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں، پھر اول روز دو رکعت نقل پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف تین مرتبہ قل ہو اللہ شریف پڑھے۔ بعد سلام ہاتھ اٹھا کر اس دُعا کو پڑھے۔

اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ الْأَبَدُ الْقَدِيمُ هَذِهِ سَنَةٌ جَدِيدَةٌ أَسْأَلُكَ فِيهَا الْعَصِيْمَةَ

اے اللہ تو ایسا ہے جس کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا یہ دنیا برس ہے تجھ سے پناہ مانگتا ہوں۔ اس برس میں نگہبانی من الشیطان الرجیم وَالْأَمَانَ مِنَ السُّلْطَانِ الْجَائِرِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ وَمِنْ

شیطان راندے گئے سے اور امان ظالم بادشاہ سے اور ہر شریر کے شر سے اور بلاؤں اور آفتوں اِبْلَاءِ يَأْوِي الْآفَاتِ وَأَسْأَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلَى هَذِهِ النَّفْسِ الْأَمَّارَةِ بِالسُّوْجِ

سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے مدد اور انصاف اس نفس پر جو برائی سکھاتا ہے۔ اور مانگتا ہوں مشغول اس چیز کی وَالْإِسْتِعَالَ بِمَا يَقْرَبُ بَيْتِي إِلَيْكَ يَا بَدْرُ يَا رَدْفُ يَا رَحِيمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

تو مجھ کو نزدیک کرے تیری طرف اے نیک کارا اے مہربان اے رحم کرنے والے اے صاحب بزرگی اور انعام کے اس نماز کو جو کوئی پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اوپر دو فرشتے مٹوکل کرے گا تاکہ وہ مدد کریں۔ اس کے کاروبار میں اور شیطان لعین کتاب ہے کہ افسوس میں ناامید ہوا اس شخص سے تمام سال کو (راختہ القلوب، جو اہر نعیمی) سوال اور عاشوری کی رات نماز بھی نبلا دیکھئے؟

جواب: اس رات میں بہت نمازیں آئی ہیں دو رکعت روشنی قبر کے لیے اسی رات پڑھی جاتی ہیں۔ اور اس کی ترکیب یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے تین بار قل ہو اللہ احد پڑھے جو کوئی اس

نماز کو اس رات میں بتدریج مذکورہ ادا کرے گا۔ حق تعالیٰ قیامت تک اس کی قبر کو روشن رکھے گا۔ ایک نماز نفل چار رکعت کے ساتھ اسی رات عاشورائی میں پڑھی جاتی ہے۔ اس میں ہر رکعت میں بعد الحمد شریف سورہ اہلص پچاس مرتبہ پڑھی جاتی ہے۔ پچاس برس کے گناہ پچھلے سال کے اور پچاس برس کے آئندہ سال کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (جو اہر عیسیٰ)

سوال: ہر دسویں تاریخ ماہ محرم یعنی عاشورے کے دن کی نفلیں بھی تہا دیئے گئے؟

جواب: یہ دن بھی عبادت کا ہے۔ مگر مختصر سی نفلیں تبدائی جاتی ہیں جو کوئی چھ رکعت نفل ادا کرے ہر رکعت میں چھ سورتیں پڑھے یعنی الشمس، انا انزلنا۔ اذ از لزلت الارض۔ قل ہو اللہ فلق، ناس، بعد نماز کے فارغ ہونے کے سجدہ میں جا کر نفل یا ایہا الکفرون پڑھے۔ اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا۔ روا ہوگی۔ دوسری نماز یہ ہے کہ چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچاس بار قل ہو اللہ پڑھے۔ اللہ تعالیٰ پچاس برس کے پچھلے گناہ اور پچاس برس کے آئندہ کے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے لیے ہزاروں نور کے جنت میں اُدپر کے گروہ میں تیار کرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین، راحة القلوب)

سوال: اس عاشورے کے دن سوائے نفلوں کے اور بھی کچھ کیا جاتا ہے؟

جواب: ہاں کیا جاتا ہے۔ ایک تو روزہ رکھا جاتا ہے اور اس روزہ رکھنے والے کو ہزار حج اور ہزار عمرہ اور ہزار شہیدوں اور ساتوں آسمانوں کے رہنے والے کا ثواب ملتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ نویں، دسویں، گیارہویں، تین دن روزہ رکھے۔ روزہ دو دن تو رکھے تاکہ بیہودگی مشابہت لازم نہ آئے۔ دوسرے عیال پر کھانے میں وسعت کی جاتی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن کھانے میں وسعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے دسترخوان کو سال بھر تک وسیع رکھے گا۔ تیسرے اس دن مسلمانوں کو کھانا کھلانے اور روزہ افطار کرانے میں بہت ثواب ملتا ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی عاشورے کے دن ایک روزہ دار کو افطار کرادے۔ اس نے تمام امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ افطار کرادیا۔ اور ان کے پیٹ بھر دیئے۔ چوتھے اس دن تیمم کے سر پر ہاتھ پھیرا جاتا ہے۔ ہاتھ پھیرنے والے کے لیے جنت میں ہر سال تیمم کے سر کے عوض درجہ بلند کیا جاتا ہے۔ اور بہت سی باتیں ہیں جن کا یہ رسالہ مستعمل نہیں۔

(غنیۃ الطالبین اشعۃ المصائب)

سوال: روزہ نماز کون سی ہے جو حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے جس کی نسبت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ

عند نے فرمایا تھا کہ جب تک ہم اس کا عوض قیامت میں نہ دلو الیں گے۔ اس وقت تک ہماری آنکھ تم سے ملانے کے قابل نہیں ہے؟

جواب: وہ نماز چار رکعت نفل کی ہے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ اخلاص پندرہ مرتبہ پڑھے اور بعد ختم نماز کے اس کا ثواب حضرت حسنین علیہما السلام کی ارواح مبارکہ حضور میں پیش کرے۔ بہتر یہ ہے کہ اول محرم سے عشرہ تک یہ عمل جاری رہے۔ اس نماز کے پڑھنے والے کی صاحبزادگان سید کوئین علیہما السلام دن قیامت کے شفاعت فرمائیں گے۔ حضرت شبلی علیہ الرحمۃ عاشورہ تک اس کو ہر روز پڑھ کر بخشا کرتے تھے۔ ایک دن شبلی علیہ الرحمۃ نے خواب میں دیکھا کہ حضرت امام حسین سید الشہداء علیہ السلام نے شبلی کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ شبلی نے عرض کیا کہ حضور مجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں۔ ہماری آنکھیں تمہارا احسان سے شرمندہ ہیں۔ جیت تک کہ ہم قیامت میں اس کا بدلہ نہ دلو الیں گے۔ اس وقت تک ہماری آنکھ ملانے کے قابل نہیں ہے۔ (جو اہر غیبی)

سوال: دوسرا مہینہ سال میں صفر ہوتا ہے۔ اس مہینہ کا حال معہ نفلوں کے بیان کیجئے؟

جواب: یہ مہینہ نزولِ بلا کا ہے۔ تمام سال میں دس لاکھ اسی ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ ان میں سے نو لاکھ بیس ہزار بلا کا خاص ماہ صفر میں نزول کرتی ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جو کوئی ماہ صفر کے گزرنے کی خوشخبری سنا دے میں اس کو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت دوں۔ حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام لغزش ہوئی۔ تو اسی مہینہ سے ہوئی۔ حضرت جلیل علیہ السلام آگ میں ڈالے گئے۔ تو اول تاریخ صفر کی تھی۔ مہتر ایوب علیہ السلام جو مبتلائے بلا ہوئے تو اسی مہینہ میں ہوئے۔ حضرت زکریا بھی وجر جیس ویونس و حضرت محمد سید الانبیاء علی نبینا وعلیہم السلام سب مبتلائے بلا اسی مہینہ میں ہوئے۔ حضرت بابل بھی اسی میں شہید ہوئے۔ اسی لیے شب اول ماہ صفر میں بعد نماز عشاء ہر مسلمان کو چاہیے کہ چار رکعت اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ پندرہ بار سورہ کافرون اور دوسری میں اسی قدر قل ہو اللہ قیسی میں اسی قدر سورہ فلق، چوتھی میں اسی قدر سورہ ناس کو پڑھے۔ بعد سلام کے چند بار ایتا ک نعبد و ایتا ک نستعین کہے۔ پھر ستر مرتبہ درود شریف پڑھے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا اور ہر آفت سے محفوظ رکھے گا اور ثواب عظیم عطا فرمائے گا۔ (ذراحتہ القلوب)

سوال: اس ماہ کی آخری چار شبہ کی نماز بھی بتلا دیجئے؟

جواب: بعد صبح غسل کر کے وقت چاشت دو رکعت نفل گیارہ گیارہ بار قل ہو اللہ کے ساتھ پڑھے

بعد سلام کے تر بار یہ درود شریف

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاعْتَصِمِ بِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَرِّفْ عَنِّي سُوءَ هَذَا الْيَوْمِ رَاعِصِمْنِي مِنْ سُوءِهَا وَنَجِّنِي

اے اللہ دو رکعت نفل سے برائی اس دن کی اور بچالے تو اس کی برائی سے اور نجات دے مجھ کو اس چیز سے کہ
عَمَّا صَابَ فِيهِ مِنْ نَحْوَسَاتِهِ وَكَرْبَاتِهِ بِفَضْلِكَ يَا دَا فِعَ الشَّرِّ وَرَدِ

جو پہنچے اندر اس کے نحوست اور سختیوں سے اپنے نفل سے اے شہدوں کے در کرنے والے اور اے
يَا مَالِكَ النَّشُورِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْأَجْمَادِ

مالک قیامت کے اے سب مہربانوں سے مہربان صلوة اور برکت اور سلامتی نازل فرمائے اللہ تعالیٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(راحتہ القلوب - جواہر نبوی)

اور آپ کی آل پر جو بہترین مخلوق ہیں۔

اس کے علاوہ دو رکعت نفل اور بھی ہیں اس طرح کہ دو رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے تین

تین تین بار قل ہو اللہ پڑھے۔ بعد سلام الم نشرح والتین۔ اور اذا اجاد اور سورہ اخلاص ان سب کو اسی مرتبہ
پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اس کے دل کو غنی کر دے گا۔ (جواہر نبوی وغیرہ)

سوال: ہر مہینہ سال کا ربیع الاول ہے۔ اس مہینہ کا حال معہ نفلوں کے بیان کیجئے؟

جواب: یہ مہینہ عرس شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور پیدائش کا بھی ہے۔ بارہ روز

تک روح مبارک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہدیہ اس نماز کا بھیجتا ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین، رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین بھی ان رکعتوں کا ثواب ہدیہ روح اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا کرتے تھے۔

اور وہ بیس رکعت ہیں ہر رکعت میں ایک ایک بار قل ہو اللہ پڑھی جاتی ہے اگر روز قرہ بارہ دن تک تو نیت نہ

ہو تو دوسری تاریخ اور بارہویں کو تو ضرور ہی بیس رکعت تبرکب مذکورہ الصدر پڑھ کر روح پر فتوح حبیب اکرم

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ پہنچائے کہ اس نماز کے پڑھنے والوں کو حضور روحی فداه صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے خواب میں بشارت جنت کی دی ہے اور حضور کا دیکھنا اور بشارت دینا بعد وفات مثل زندگی کے

ہے۔ (جواہر نعیمی وغیرہ)

سوال: کیا اس مہینہ ربیع الاول میں کوئی خاص درود شریف خاص عدد کے ساتھ بھی آیا ہے؟

جواب: ہاں آیا ہے ایک تو یہ ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اس درود شریف کی نسبت لکھا ہے کہ جو کوئی اس مہینہ کی تمام تاریخوں میں ایک ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے بعد نماز عشاء کے تو ضرور اس کو خواب میں نیارتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی۔ دوسرا درود شریف یہ ہے۔ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جو کوئی اس درود شریف کو سو لاکھ مرتبہ اس مہینہ میں پڑھے۔ تو شرف زیارت روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ کتاب الاوراد میں لکھا ہے کہ جب چاند ربیع الاول کا نظر آوے۔ اس رات کو سورہ رکعت نفل پڑھے۔ دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین تین بار پڑھے۔ جب فارغ ہو تو بعد کل نفلوں کے یہ درود شریف پڑھے۔ ایک ہزار مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاٰخِرِيِّ رَحْمَةً اللّٰهِ وَبَرَكَاتِهِ بارہ دن تک پس دیکھے گا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں۔ مگر بعد عشاء کے اس کو پڑھا کرے۔ اور با وضو سویا کرے۔ (فضائل الشہود)

سوال: چوتھا مہینہ سال کا ربیع الآخر ہے اس میں کئی رکعت نفل پڑھی جاتی ہیں معہ فضائل بیان کیجئے؟

جواب: اس مہینہ کی پندرہ سوئیں۔ آئیسویں تاریخوں میں چار رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل ہو اللہ پانچ مرتبہ پڑھے لکھی جاتی ہیں۔ اس کے لیے ہزار نیکی اور نحو ہوتی ہیں ہزار بدی۔ اور پیدا ہوتی ہیں چار حوریں۔ (جواہر نعیمی)

سوال: پانچواں مہینہ سال کا جمادی الاولیٰ ہے اس میں کئی رکعت نفل پڑھے معہ ان کے فضائل بیان کیجئے؟

جواب: اس مہینہ کی پہلی رات میں چار رکعت ادا کرے۔ ہر رکعت میں قل ہو اللہ گیارہ مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ نوے ہزار برس کی نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں درج کر دیتا ہے اور نوے ہزار برس کی بدیاں اس کے نامہ اعمال میں سے دور کرتا ہے۔ (جواہر نعیمی)

سوال: چھٹا مہینہ جمادی الاخریٰ کا ہے اس کے نفل بھی معہ فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب: اس مہینہ کی اول تاریخ میں چار رکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں سورہ اخلاص تیرہ مرتبہ پڑھے ایک لاکھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک لاکھ بدیاں دور ہوتی ہیں دوسری نماز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہے

رسالہ فضائل الشہود میں ہے کہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اس مہینہ کی شب اول میں بارہ رکعت نفل ادا کیا کرتے تھے اس نماز کے لیے کوئی سورۃ خاص نہیں ہے۔

سوال: رسالتوں مہینہ سال کا رجب ہے اس کے فضائل اور نفلین معہ ثواب کے بیان کیجئے؟

جواب: یہ مہینہ بڑی عظمت والا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی پانچ مہینہ رجب کا اور اس کی پندرہویں اور آخر تاریخ میں غسل کرے گا تو گویا اس نے گناہوں سے ایسی طہارت حاصل کی جیسے اٹھارہ ماہ کے پیٹ سے پیدا ہوا اس مہینہ کی پانچ راتیں افضل ہیں واسطے عبادت کے ایک تو اول اور ایک وسط اور تین اخیر کی اس مہینہ کی ۲۷ تاریخ کو معراج شریف بھی ہوئی تھی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس ماہ میں تین رکعتیں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار پڑھے تو معاف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ اور اس کے لیے ہر دن شہید بدر کے برابر عمل اٹھایا جائے گا۔ تمام مہینہ روزہ رکھنے والوں اور سال بھر نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب عطا کیا جائے گا۔ اور یہ بھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جبریل نے مجھ کو خبر دی ہے کہ نہیں پڑھتا اس نماز کو مگر مؤمن اور نہیں چھوڑتا اس نماز کو مگر منافق اور مشرک۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اس نماز کی کہ کس طرح پڑھوں اس نماز کو تو فرمایا سلمان پڑھ۔ اول شب رجب میں دس رکعت اور ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ تین بار اور بعد ختم نماز کے ہاتھ اٹھا کر یہ پڑھ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُ لَمَّا نِعْمَ لِمَا أُعْطِيَ وَلَا مَعْطَى لِمَا مَنَعَتْ وَلَا يَنْفَعُ ذَلِكَ الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ اور پھر رجب پندرہویں رات ہو تو پڑھ دس رکعتیں ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار اور قل ہو اللہ ایک بار بعد ختم نماز کے ہاتھ اٹھا کر پڑھ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْمَاءُ أَحَدًا أَحَدًا صَدًّا فَرَدًّا وَإِنَّا لَنَجِدُ مَا نَجِدُ وَلَا

وَلَدًا پھر دس رکعتیں اخیر ماہ رجب میں پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۃ کافرون تین بار اور سورۃ انخلاص تین بار پھر ہاتھ اٹھاوے اور پڑھے لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْنَا

مُحَمَّدٌ وَعَلَىٰ آلِهِ الطَّاهِرِينَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پھر انگ تو اپنے رب سے حاجت اپنی قبول کی جاوے گی دعا تیری اور کہ لگا اللہ تعالیٰ درمیان تیرے اور دوزخ کے ستر خندق ہر ایک خندق کی چوڑائی پانچ سو برس کی راہ ہوگی۔ اور لکھے گا۔ اللہ تعالیٰ تیرے واسطے بدلے ہر رکعت کے ثواب ہزار ہزار رکعت کا۔ جب کسی یہ حدیث مسلمان نے تو روئے ہوئے خدا کے شکر کے لیے اس کثیر ثواب کے انعام پر سجدہ میں گر پڑے اسی مہینہ میں جمعہ کے دن نماز جمعہ اور عصر کے درمیان چار رکعت ایک سلام سے پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیت الکرسی ۷ بار اور سورہ اخلاص پانچ بار پڑھے بعد سلام کے پچیس بار پڑھے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ اور سُبْحَانَ اللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ غَفَّارٌ الدُّنُوبِ وَسِتَّارٌ الْغُيُوبِ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ۔ اور سو مرتبہ درود

شریف پڑھے پھر حاجت طلب کرے ضرور قبول ہوگی۔ غنیۃ الطالبین رسالہ فضائل المشہور

سوال: رات ہے لیلة الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے۔ اور لیلة الرغائب کو بتلائیے کہ کس کو کتنے ہیں۔ اور پھر یہ بتلائیے کہ اس مہینہ میں کتنی رکعتیں پڑھی جاتی ہیں؟

جواب: لیلة الرغائب اسی مہینہ میں ہوتی ہے اور اس مہینہ کے پہلے جمعہ کی رات کا نام لیلة الرغائب ہے اس رات میں بعد مغرب کے بارہ رکعت نفل چھ سلام سے ادا کی جاتی ہیں۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے اتنا انزلنا میں بار اور اخلاص بارہ بار پڑھے بعد فرائع ستر بار پڑھے اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ پھر سجدہ میں جا کر ستر بار پڑھے سُبْحَانَكَ وَسُبْحَانَكَ وَالرُّوحِ اور پھر اسکا اور کہے نَبِّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْ دَعَاؤُكُمْ تَعْلَمُ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْعَظِيمُ سو مرتبہ اور پھر دوسرا سجدہ۔ اسی طرح کرے جو دعائے مانگے گا قبول ہوگی۔ اسی مہینہ میں روزے بھی رکھے جائیں۔ ان کے فضائل بھی بے شمار ہیں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مہینہ رجب میں ایک دن ہے۔ اور ایک رات جو کوئی روزہ رکھے۔ اس میں اور عبادت کرے پس ہونے واسطے اس کے ثواب مانند اس کے کہ روزے رکھے۔ اس نے سو برس تک پس وہ رات ستائیسویں اور دن ستائیسواں ہے اگر اس مہینہ کے روزے اور نمازوں کے فضائل پورے پورے لکھے جاویں تو ایک رسالہ مستقل ہووے۔ لہذا اسی پر اکتفا کیا گیا۔ ان نفلوں کو عبادت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے۔ (کبیری۔ غنیۃ الطالبین)

سوال: آٹھواں مہینہ سال کا شعبان کا ہے اس کے بھی فضائل معہ نوافل اور اسکے ثواب کے بیان کیا ہے؟

جواب اشعبان کے مہینہ کی بھی حدیثوں میں بہت بڑی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مہینہ کو اپنی طرف منسوب فرمایا ہے اور آپ شعبان میں روزہ رکھنے کو بہت دوست رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینہ میں بعد رمضان کے زیادہ تر شعبان کے مہینہ سے روزے نہیں رکھتے تھے پس جس طرح کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب پیغمبروں سے افضل ہیں، اسی طرح آپ کا مہینہ بھی سب مہینوں سے افضل ہے چنانچہ دوسری حدیث میں ہے کہ رجب کی فضیلت باقی مہینوں پر مانند بزرگی قرآن کے ہے سب کلاموں پر اور فضیلت شعبان کی مانند میری بزرگی کے ہے سارے پیغمبروں پر اور رمضان کی بزرگی مانند خدا کے ہے ساری مخلوق پر۔ اسی لیے مسلمانوں کو چاہئے کہ کثرت نوافل اور نماز روزہ سے اس مہینہ کو ابلور کھیں۔ دو چار مختصر نمازیں جو اس مہینہ کی ہیں۔ وہ یہ ہیں شعبان کی اول رات میں بارہ رکعت ادا کریں، ہر رکعت میں سورہ اخلاص پندرہ بار پڑھیں کہ اس کا بہت بڑا ثواب ہے اس مہینہ میں پندرہویں شب کی بہت ہی بزرگی ہے کہ اترتے ہیں فرشتے رحمت کے اور نازل ہوتی ہے رحمت الہی اس پر جو کوئی عبادت کرتا ہے اور بخشا ہے اللہ تعالیٰ گناہ صغیرہ اور کبیرہ ان کے جو اس رات میں عبادت کرتے ہیں اور اس رات میں نیکیوں کو اور بدوں کو اللہ تعالیٰ بخشا ہے مگر نو آدمی نہیں بخشے جاتے ہیں۔ (۱) جادوگر (۲) منجم (۳) کینہ و درد (۴) ماں باپ کا تکلیف دینے والا (۵) شراب خورد (۶) زانی (۷) ستا با سحر رکھنے والا (۸) قطع رحم کرنے والا (۹) ظلم سے مال لینے والا۔ جو کوئی اس پندرہویں رات شعبان میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں پچاس بار سورہ اخلاص پڑھے اور پندرہویں دن روزہ رکھے معاف کرے گا اللہ تعالیٰ گناہ اس کے پچاس برس کے۔ اس مہینہ میں ہر جمعہ کی رات کو چار رکعت نفل ہر رکعت میں تیس بار سورہ اخلاص پڑھے تو پایا اس نے ثواب حج اور عمرہ کا اور آٹھ رکعت ایک سلام کے ساتھ ہدیہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی اس مہینہ کے ساتھ مخصوص ہے جو کوئی شعبان کے مہینہ میں آٹھ رکعت نفل ہر رکعت میں گیارہ گیارہ بار نفل ہو اللہ شریف ایک سلام کے ساتھ پڑھے اور اس کا ثواب روح پر فتوح حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخشے اس کے حق میں حضرت سیدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ہرگز قدم نہ رکھوں گی۔ جنت میں جب تک کہ اس کی شفاعت نہ کر لوں گی۔

سوال: ۹۔ نوافل مہینہ سال کا رمضان المبارک ہے۔ اس مہینہ کے فضائل معہ نمازوں اور اس کے ثوابت بیان کیجئے؟

جو اب در رمضان شریف کا مہینہ سب مہینوں سے افضل اور اعلیٰ ہے جیسا کہ اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا۔ اسی واسطے اس مہینہ میں اُمتِ موحیہ پر روزے فرض ہوئے۔ اس مہینہ کا نام تو ریت میں (حط) اور انجیل میں (طاب) اور قرآن شریف میں رمضان، حط اس لیے فرمایا کہ یہ گناہوں کو کھوتا ہے۔ طاب اس لیے کہا کہ روزہ دار اس مہینہ میں گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے اور قربت بھی فرمایا اس واسطے کہ بندوں کو اس مہینہ میں اللہ پاک کے ساتھ تہایتِ قربت ہوتی ہے اور رمضان ماخوذِ رمضان سے ہے اور رمضان اس بارش کو کہتے ہیں کہ جو خریف سے پہلے ہو۔ پس اس مہینہ میں اول دس تاریخوں میں رحمت برستی ہے۔ اور دوسری دہائی میں مغفرت اور تیسری دہائی میں دوزخ سے آزادی اور مناقبِ محمدی میں لکھا ہے کہ رمضان شریف میں پنہاں رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اول فراخیِ رزق، دوسرے زیادتیِ زرو مال تیسرے جو کھانا کھایا جاتا ہے۔ وہ سب عبادت میں لکھا جاتا ہے۔ چوتھے کل اعمال نیک دو چند ہو جاتے ہیں۔ پانچویں کل فرشتے زمین آسمان کے روزہ دار کے لیے بخشش مانگتے ہیں۔ چھٹے شیاطین بند کیے جاتے ہیں۔ ساتویں دروازے رحمت کے کشادہ ہوتے ہیں۔ آٹھویں جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے بند کیے جاتے ہیں۔ نویں ہر رات میں سات لاکھ گناہگار دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں۔ یعنی ۷۹ لاکھ دسویں ہر جمعہ کی رات اس قدر دوزخ دوزخ سے آزاد ہوتے ہیں کہ جتنے سات دن میں آزاد ہوتے ہیں۔ گیارہویں آخر رات رمضان میں تمام گناہ روزے داروں کے بخشے جاتے ہیں۔ بارہویں ہر روز بہشت کو آراستہ کیا جاتا ہے۔ تیرہویں روزہ داروں کو خوشنودی اللہ پاک کی حاصل ہوتی ہے۔ اس مہینہ کا فرض دوسرے مہینہ کے ستر فرضوں کے برابر ہے۔ اور نفل دوسرے مہینہ کے فرضوں کے برابر ثواب میں ہے۔ اس مہینہ کے آخر دہائیہ میں شبِ قدر بھی ہوتی ہے۔ اس رات کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے بہتر ہے۔ اور یہ رات بھی سب راتوں میں افضل ہے۔ اترتے ہیں زمین پر جبرائیل علیہ السلام اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے جو سدرۃ المنتہیٰ کے رہنے والے ہوتے۔ ان کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں۔ گاڑتے ہیں۔ اپنے جھنڈوں کو چار مقام پر کعبہ شریف کے نزدیک روضہ شریف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک۔ مسجد بیت المقدس کے نزدیک۔ طور سینا کی مسجد کے نزدیک پھر جبرائیل علیہ السلام سے کہتے ہیں کہ پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں پھر کوئی مکان اور کوئی حجرہ اور کوئی گھر اور کوئی کشتی نہیں ہوتی ہے۔ جس میں مومن مرد یا مومنہ عورت

ہو۔ مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں۔ لیکن اس گھر میں نہیں جاتے جس میں رحمت سے مانع چار چیزیں
 کتا ہو یا مور یا شراب یا جنسی ہو۔ حرام شے یا تصویر ہو، اور طلوع فجر تک یہ فرشتے رہتے ہیں اور
 امت مرحومہ کے لیے استغفار کیا کرتے ہیں۔ اور تمہیں اپنے پروردگار کی کرتے ہیں۔ حدیث
 شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی رمضان کی راتوں میں قیام کرے ایمان کے ساتھ اور با امید ثواب تو
 اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ سو نماز تراویح قیام لیل میں داخل ہے، اس کے علاوہ
 اور جس قدر چاہے نفل پڑھے خصوصاً شب قدر میں شب بیداری کا بڑا ثواب ہے۔ شب قدر
 میں جو جاگتا ہے۔ اس کے پاس فرشتے آتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں۔ اور وقت دعا کرنے
 کے آہن کتے ہیں۔ اور اس رات میں چار آدمیوں کی اس امت میں بخشش نہیں ہوتی ایک تو وہ
 جو ہمیشہ شراب پیوے۔ دوسرا وہ ہے جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے۔ تیسرا وہ ہے جو اپنے
 رحم کو قطع کر دے۔ چوتھا وہ ہے جو مسلمانوں سے دنیاوی عداوت رکھے پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ تراویح
 دیگر نوافل سے رمضان کی راتوں کو آباد رکھیں۔ خصوصاً شب قدر میں علاوہ تراویح کے ان نوافل کو بھی ادا کیا
 کریں۔ ستائیسویں شب کو چار رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَیْکَ بَارِئِلَہِ اللّٰہِ سَائِسِ
 مرتبہ پس باہر آیا۔ یہ شخص اپنے گناہوں سے گویا وہ پیدا ہوا آج ہی اپنی ماں سے اور عطا کرے گا۔ اس کو اللہ
 تعالیٰ ہزار محل جنت میں ایک روایت یہ ہے کہ جو شخص پڑھے دو رکعت ستائیسویں شب کے نوافل شبقدر
 کو پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَیْکَ بَارِئِلَہِ اللّٰہِ سَائِسِ اس کو عطا کرے گا۔ ثواب
 شبقدر کا اور اس کے روزے قبول کرے گا۔ اور اس کو ثواب دیں علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام
 اور حضرت ایوب اور حضرت داؤد اور حضرت نوح علی نبینا علیہم الصلوٰۃ والسلام کا عطا کیا جاوے گا اس کو
 جنت میں مشرق سے مغرب تک ایک شہر اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ستائیسویں رمضان کو
 چار رکعت پڑھے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ اَیْکَ بَارِئِلَہِ اللّٰہِ سَائِسِ اور پڑھے اور بعد سجدہ میں جا کر
 اَیْکَ بَارِئِلَہِ اللّٰہِ سَائِسِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ بعد اس کے جو دعائے قبول ہوگی اور عطا کرے گا
 اللہ تعالیٰ اس کو بے اتہان نعمت اور کل گناہ اسکے بخش دیئے جائیں گے اور شبقدر کی دعا یہ ہے اللّٰہُمَّ اِنِّکَ عَفُوٌّ
 الْعَفْوُ قَاعِفٌ عِنِّیْ یَا عَفُوٌّ یَا عَفُوٌّ یَا عَفُوٌّ۔ اس مہینہ کی فضیلت تو بہت ہے مگر مختصر کیا اس

ذکر کو بسبب طوالت کے۔ (غنیۃ الطالبین، فضائل الشہور)

۱۶ رمضان المبارک کے فضائل اور ہر قسم کے روزوں کے مفصل مسائل کے لیے کن دین کتاب الصیام دیکھئے (ف)

سوال: اس مہینہ رمضان شریف میں اب تک نماز تراویح کا بیان نہیں آیا یہ بھی بتلا دیجئے کہ تراویح میں جماعت کیسی ہے اور نفس تراویح کیسی ہے؟

جواب: تراویح میں جماعت سنت کفایہ ہے اور خود تراویح سنت مؤکدہ ہے (تنویر الابصار در مختار)

سوال: تراویح سنت مؤکدہ مردوں کے حق میں ہے یا عورتوں کے حق میں بھی سنت مؤکدہ ہے؟

جواب: عورتوں کے حق میں بھی سنت مؤکدہ ہے۔ (در مختار)

سوال: تراویح کا وقت کب تک ہوتا ہے؟

جواب: تراویح کا وقت عشاء کے بعد سے فجر تک خواہ وتر سے پہلے ہو یا پیچھے اسی قول کو ہدایہ

اور محیط وغیرہ میں بھی صحیح کہا ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی کی تراویح رہ جائیں اور امام و تروں کے لیے کھڑا ہو جائے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اس قول کے موافق و تراہم کے ساتھ جماعت سے پڑھ لے بعد میں وہ تراویح پڑھ لے۔ جو

قوت ہو گئی ہو۔ ہاں دوسرے قول کے موافق نہیں پڑھ سکتا۔ جس میں وقت تراویح کا ما بین عشاء اور وتر

کے ہے۔ (در مختار)

سوال: تراویح اگر وقت سے قضا ہو جائیں تو پھر کس وقت پڑھے؟

جواب: اس میں بھی دو قول ہیں۔ ایک قول کے موافق تو پھر ان کی قضا نہیں۔ اس لیے کہ سنت مؤکدہ

ہونے کا حکم بعد نکل جانے وقت کے ان پر نہیں رہا۔ اور دوسرا قول یہ ہے کہ دوسری تراویح تک تہا

قضا پڑھے۔ (تنویر، شامی)

سوال: ایک شخص بغیر فرض پڑھے ہوئے جماعت تراویح میں شریک ہو گیا۔ آیا اس کیلئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی تراویح درست نہیں۔ کیونکہ نماز تراویح تابع نماز عشاء کے ہے۔ پہلے اس کو

عشاء کی نماز ادا کرنی چاہیے تھی۔ (عالمگیری)

سوال: عشاء کے فرض کی جماعت نہ ہوئی تو تراویح کی جماعت بھی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں ہو سکتی اس لیے کہ تراویح کی جماعت فرض کی جماعت کے تابع ہے (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: ایک شخص فرض کی جماعت میں شریک نہ ہو سکا اور اس نے فرض تہا پڑھے۔ اب یہ شخص

تراویح کی جماعت میں شریک ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں ہو سکتا ہے۔ (درمختار)

سوال: اگر ایک شخص نے فرض عشاء کے جماعت سے ادا کئے اور تراویح جماعت سے نہیں پڑھی آیا۔
یہ شخص وتر بھی جماعت سے پڑھ لے یا نہیں؟

جواب: ہاں پڑھ لے۔ (درمختار، شامی)

سوال: اگر ایک شخص نے فرض نماز تنہا پڑھی۔ یہ شخص بھی وتر جماعت سے پڑھے یا نہیں؟

جواب: ہاں یہ شخص وتر جماعت سے پڑھ لے۔ (صغیری)

سوال: اگر ایک گروہ نے فرض عشاء کے تو جماعت سے ادا کیے مگر تراویح جماعت سے ادا نہیں
کی آیا یہ گروہ جماعت وتر کی بھی پڑھ سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں جماعت وتر بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اس لیے کہ وتر کی جماعت تراویح کی جماعت
کے تابع ہے۔ (شامی)

سوال: تراویح کے سوا اور نفلوں میں جماعت کرنا کیسا ہے مثل لیلۃ الرغائب اور صلوات قدر وغیرہ کے؟
جواب: بجز تراویح کے ان سب میں جماعت مکروہ ہے۔ (درمختار)

سوال: اگر آپ نے تو پہلے باب الامامت میں دو تین آدمیوں سے بشرطیکہ بے بلائے ہوئے جمع
ہوں۔ نفلوں کی جماعت جائز بتلاقی ہے۔ اگر ان نفلوں میں بھی دو تین آدمیوں سے جماعت ہو
جائے تو کیسا؟

جواب: اگرچہ دو تین آدمیوں کی اقتدار بے بلائے نفل میں درست ہے مگر جماعت کا ثواب نہیں
ملتا ہے اور جب کہ جماعت کا ثواب ہی نہیں ملا تو پھر دو تین آدمیوں کے ساتھ بھی نفلوں کا پڑھنا
بے سود ہے۔ (شامی)

سوال: اگر اکثر نمازی تراویح میں سستی کی وجہ سے امام کا انتظار رکوع میں جانے کا کرتے ہیں۔ اور رکوع
کے جانے تک اتنی دیر بیٹھے رہتے ہیں۔ یا اونگھا کرتے ہیں۔ یہ فعل کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: تراویح کا بیٹھ کر پڑھنا بلائے کیسا ہے؟ جواب: مکروہ ہے۔ (درمختار)

سوال: تراویح کی رکعتیں کتنی ہیں؟

جواب: ہر بیس رکعتیں ہوتی ہیں۔ پانچ ترویحوں کے ساتھ ہر ترویجہ میں چار رکعتیں دو سلاموں سے ہوتی ہیں۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: ان پانچ ترویحوں کے اندر بیٹھنا کیسا ہے؟ جواب: مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال: ترویحوں میں بیٹھ کر کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس میں کوئی مختار ہے، خواہ تسبیح پڑھے، خواہ قرآن پڑھے، خواہ نقلیں پڑھے۔ خواہ خاموش رہے۔ (عالمگیری، در مختار)

سوال: تراویح میں قرآن پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: ہر ایک بار پڑھنا تو سنت ہے اور دومرتبہ کا پڑھنا فضیلت رکھتا ہے اور تین دفعہ کا پڑھنا افضل ہے۔ (در مختار)

سوال: اگر قوم ایک قرآن کے سننے سے بھی کُستی کرے تو قرآن ختم کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: ہر قوم کی کُستی کی وجہ سے ایک قرآن کا ختم نہ چھوڑا جائے اس لیے کہ قرآن مجید میں کچھ اُپر چھ ہزار آیتیں ہیں اور شمار تراویح کی رکعتوں کے چھ سو ہیں۔ اگر مہینہ تیس دن کا ہو تو اس حساب سے ہر رکعت میں دس آیتیں ہوں گی۔ دس آیتوں کا ہر رکعت میں پڑھنا اور سننا کچھ دشوار نہیں ہے (شامی)

سوال: ہمارے زمانہ میں جو حفاظ بعوض قرآن سنانے کے اجرت ٹھہرا لیتے ہیں یہ کیسا ہے؟

جواب: قرآن شریف سنانے کے عوض میں اجرت لینا ناجائز ہے۔ قرآن کو تو اللہ تعالیٰ کے واسطے سنائیں۔ اگر اپنے آنے اور جانے کے عوض یا پابندی وقت کے بدلہ میں ٹھہرایا جائے تو مضائقہ نہیں فقہائے متاخرین نے قول اجرت کے لیے یہ حیلہ لکھا ہے۔ (در مختار)

سوال: ایک مسجد میں اگر تراویح کی نماز دومرتبہ پڑھی جائے تو کیسا؟

جواب: مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ نَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَنَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَنَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ
 يَا مَرْدَايِمُ مَبْرُورٌ قَدْ وَسَّ رُبْنَا وَرَمَتْ الْمَلِيكَتَا الرَّوْحَ لَا إِلَهَ
 وَالْعِظْمَةُ وَالْقُدْرَةُ وَالْكِبْرِيَاءُ وَالْجَبْرُوتُ. سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْأَحْمَدِ الَّذِي لَا
 الْعِزَّةُ

سوال: ہر ایک امام دو جگہ پوری پوری تراویح پڑھاوے تو کیسا؟
جواب: نادرست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایویح کو اگر دو امام پڑھاویں تو کیسا؟

جواب: افضل تو یہی ہے کہ ایک امام سب تراویح پڑھاوے۔ اگر دو امام پڑھائیں تو مستحب ہے کہ ہر ایک امام پورا تراویح پڑھ کر جدا ہووے۔ (عالمگیری)

سوال: فرض اور وتر تو ایک امام پڑھاوے اور تراویح دوسرا آیا یہ بھی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرض اور وتر کی امامت خود کیا کرتے تھے۔ اور تراویح ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ پڑھایا کرتے تھے؟

سوال: اگر تراویح کی دو رکعتیں قرأت کی غلطی یا کسی اور سبب سے فاسد ہو جائیں تو جو اس میں قرآن پڑھ لیا گیا ہے۔ کیا اس کو بھی پھر سے پڑھے؟

جواب: ہاں اس قرأت کو پھر سے پڑھے تاکہ ختم قرآن صحیح نماز میں ادا ہو۔ (عالمگیری)

سوال: جہاں کہیں ختم قرآن نہ ہو۔ وہاں تراویح کا پڑھنا بہتر کونسی سورتوں سے ہے؟

جواب: الم ترکیف سے پڑھنا بہتر ہے کہ اس میں بھول کر رکعتوں کی بھی نہیں ہوتی اور یاد کرنے میں دل بھی نہیں بٹتا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام بلا غدر بیٹھ کر تراویح پڑھاوے اور مقتدی کھڑے ہوئے اقتدا کریں تو یہ اقتدا صحیح یا نہیں؟
جواب: صحیح ہے۔ (عالمگیری)

سوال: امام نے دوسری رکعت تراویح کے اندر قعدہ سہواً نہیں کیا۔ تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو اب اس کو کیا کرنا چاہیئے؟

جواب: تیسری رکعت کے سجدہ تک اگر یاد آجائے لوٹ جائے اور قعدہ دوسری رکعت کا کر کے سلام پھیرے۔ اور اگر تیسری رکعت کے سجدہ کرنے کے بعد یاد آیا تو اب ایک رکعت اور ملائے اس صورت میں قیاس چاہتا تھا کہ نماز فاسد ہو جائے مگر استحساناً فساد نماز کا حکم نہیں دیا گیا۔ اور یہ چار رکعتیں قائم مقام دو رکعتوں کے ہوں گے اس مسئلہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ کثیر الوقوع ہے۔ (عالمگیری)

سوال: یہ جواب تو اس سوال کا ہے جبکہ امام نے قعدہ نہ کیا ہو اور اگر قعدہ بقدر تشہد دوسری رکعت

کار کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر امام دوسری رکعت کا قعدہ کر کے تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اس نے چار رکعت تراویح کی ادا کر لی۔ تو اب یہ چاروں ہی رکعت شمار میں آئیں گی۔ (عالمگیری)

سوال: درمیان مہینہ سال کا شوال ہے اس کے بھی فضائل معونہ نفلوں کے اور اس کے ثواب کے بیان کیجئے؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ پہلی رات شوال میں جس کی صبح کو عید ہوتی ہے۔ چند ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ ندا کرتے ہیں کہ اے اللہ کے بندو خوشخبری ہو تم کو اس بات کی کہ بخشید یا تم کو اللہ تعالیٰ

نے اس واسطے کہ رکھے تم نے روزے رمضان کے اور اگر کھو تم چھ روزے شوال میں بھی تو دے گا تم کو اللہ تعالیٰ بڑا مکان جنت میں کہ نہ دیکھا۔ ایسا مکان کسی کو اگر کسی شخص کو کہ جس نے تمہارے موافق عمل کیا ہو۔

دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی چھ روزے شوال کے رکھے لکھا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں

ثواب تمام امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جگر پائی اس نے ساتھ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ

عنه کے جنت میں ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو بعد رمضان کے چھ روزے شوال کے رکھے اس نے تمام

سال کے روزے رکھے اور ثواب ملتا ہے چالیس شہیدوں کا بد کے شہیدوں میں سے یہ تو اس ماہ کے روزوں

کی فضیلت ملنا چاہیے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اول رات شوال میں یا دن میں بعد نماز عید

کے چار رکعت اپنے گھر میں پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص اکیس مرتبہ پڑھے۔ پس

کھولے گا۔ اللہ تعالیٰ واسطے اس کے آکھوں دروازے بہشت کے اور بند کرے گا واسطے اس کے ساتوں

دروازے و درخ کے اور نہیں مرے گا۔ وہ شخص جب تک اپنا مکان جنت میں دیکھ لے گا۔ دوسری روایت

یہ ہے کہ پڑھے ماہ شوال میں آٹھ رکعت رات کو یا دن کو اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ اخلاص پچیس بار

پڑھے پھر سلام کے بعد تتر مرتبہ سبحان اللہ اور تتر مرتبہ درود شریف پڑھے اللہم صل علی محمد النبی

الاهی و علی السوا و صحابہ و بارک و سلم۔ پس کھولے گا۔ اللہ تعالیٰ واسطے اس کے دروازے رحمت

اور حکمت کے اس کے دل میں اور بنادے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے بڑا مکان جنت میں کہ نہ ہو گا۔

اس سے بڑا مکان کسی کا اور روا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی ستر حاجتیں دنیا میں (رسالہ فضائل الشہور)

سوال: رسال کا گیارہواں مہینہ ذیقعدہ ہے اس کے اندر بھی عبادت کرنیکا ثواب بتلائیے؟

جواب: حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی روزہ رکھے ایک دن ذیقعدہ کے مہینہ میں لکھا ہے

عہ پورے سال میں ہر قسم کے فرض اور نفل روزوں کی تحقیق اور تفصیل رکن دین کتاب الصیام میں دیکھیں (ف)

اللہ تعالیٰ اس کے پورا عت میں ثواب حج کے قبول ہونے کا اور ہر دم کے ساتھ ~~کلمہ~~ کے نلام کا
دوسری حدیث میں آیا ہے کہ بزرگ جانو ذیقعدہ کے مہینہ کو کہ یہ اول مہینہ ہے۔ یہیں ہرام سے ایک
حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینہ کے اندر ایک ساعت کی عبادت بہتر ہے۔ ہزار برس کی عبادت سے
اور فرمایا کہ اس مہینہ میں دو شنبہ یعنی پیر کے دن روزہ افضل ہے۔ ہزار برس کی عبادت سے نقل نمازوں بار
میں حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ جو کوئی اول رات ذیقعدہ میں چار رکعت پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد
کے ۲۲ بار سورہ اخلاص پڑھے تو اس کیلئے اللہ تعالیٰ جنت میں چار ہزار مکان یا قوت سرخ کے بناویگا
اور ہر مکان کے اندر چار ہر کے تخت ہوں گے اور اوپر ہر تخت کے ایک حور بیٹھی ہوگی کہ پیشانی اس کی آفتاب
سے زیادہ روشن ہوگی، ایک روایت میں ہے کہ ہر رات میں ذیقعدہ کی دو رکعت نوافل پڑھے۔ ہر رکعت میں
بعد الحمد کے سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس نے حاصل کیا۔ ثواب ہر رات کو ایک شہید اور ایک حج
کا اور جو کوئی پڑھے ہر جمعہ میں اس مہینہ کی چار رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے ۴ بار قل ہو اللہ لکھتا ہے۔
اللہ تعالیٰ واسطے اس کے ثواب حج اور عمرے کا اور فرمایا کہ جو کوئی پنجشنبہ کے دن اس مہینہ میں سو رکعت
پڑھے۔ ہر رکعت میں دس بار سورہ اخلاص بعد الحمد کے پڑھے تو اس نے ثواب بے انتہا پایا۔

(ہکذائی رسالہ فضائل الشہور)

سوال ۳۰ سال کا بار ہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ اس کے فضائل معہ نوافل وغیرہ کے بیان کیجئے؟
جواب ۳۰ سال کا بار ہواں مہینہ ذوالحجہ ہے۔ اس کے فضائل معہ نوافل وغیرہ کے بیان کیجئے؟
بہت ہی کچھ فضیلت آئی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ دنیا کے دنوں میں سب سے بزرگ
دن دس دن ذوالحجہ کے ہیں دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مہینوں کا سردار رمضان ہے۔ اور سب سے
زیادہ از روئے حرمت کے ذوالحجہ ہے۔ اس مہینہ میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
خالص دوستی پائی پھر اپنا مال مہمانوں کے لیے اور اپنی جان آگ کے لیے اور اپنا بیٹا قربانی کے لیے اور
اپنا دل رحمن کے لیے خرچ کیا۔ اور ان ہی دنوں میں حضرت ابراہیم حضرت اسمعیل علیہما السلام نے
بیت اللہ شریف کی بنیاد ڈالی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ایک روزہ اس مہینہ کا برابر ہے
ایک سال کے روزوں کے اور کھڑا ہونا واسطے عبادت کے اس مہینہ کی دس راتوں میں برابر ہے ثواب
بے شہد کے پس بہت کرو اس مہینہ کے دس دنوں میں تمیز اور تسبیح و تہلیل اور تکبیر یہ مہینہ واجب

ادائے حج کا ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اول دن ماہ ذوالحجہ کے روزے رکھے گویا
اُس نے جہاد کیا اللہ کی راہ میں دو ہزار برس تک اس طرح کہ نہ آرام کیا اس نے ایک ساعت اور دوسری
تاریخ کے روزہ رکھنے کا یہ ثواب ہے کہ گویا اُس کی دو ہزار برس اور تیسرے دن ذی الحجہ کے جو
کوئی روزہ رکھے تو گویا اس نے تین ہزار غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کے لیے آزاد کیے
اور اگر چوتھے دن روزہ رکھے تو اس کو ثواب چار سو برس کی عبادت کا ملتا ہے۔ اور پانچویں دن کا روزہ کا
ثواب پانچ ہزار انگوں کو کپڑا پہنانے کا ہے اور چھٹے دن روزہ رکھنے کا ثواب چھ ہزار شہیدوں کے برابر ہے
اور ساتویں دن روزہ رکھنے والے کے اوپر ساتوں دروازے دوزخ کے حرام ہو جاتے ہیں اور آٹھویں دن روزہ
رکھنے والے پر آٹھوں دروازے بہشت کے کھل جائیں گے ایک روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی اول دن
ذی الحجہ کے روزے رکھے تو گویا اُس نے چھتیس ہزار قرآن مجید ختم کیے۔ حضرت عائشہ ام المومنین رضی
اللہ عنہا سے روایت ہے کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک منغنی یعنی گویا تھا کہ راگ کو دست
رکھتا تھا وہ شخص جب ذوالحجہ کا چاند دیکھتا تو روزہ رکھتا۔ یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی۔ آپ
نے فرمایا کہ اس مرد کو حاضر کرو پس آپ نے اُس سے فرمایا کہ ان دنوں کے روزے رکھنے پر کس چیز نے
تجھ کو آمادہ کیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ دن عبادت اور حج کے ہیں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ
ان لوگوں کی دعا میں مجھ کو بھی شریک کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے ہر دن کی گنتی
کے برابر جس کا تو روزہ رکھتا ہے ایک سو غلام آزاد کرنے اور سو اونٹ ہدیٰ بیھنے اور سو گھوڑے کا جن پر
اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کی جائے ثواب ہے پھر جب یوم الترویہ ہو گا۔ تیرے لیے ہزار غلام آزاد کرنے
اور ہزار اونٹ قربانی کے اور ہزار گھوڑے کہ جن پر اللہ تعالیٰ کی راہ میں سواری کیے جائیں ثواب ہے۔
پس جب عرفہ کا دن ہو گا۔ تیرے لیے دو ہزار غلام آزاد کرنے اور اسی قدر اونٹ اور اسی قدر گھوڑے
اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ہے اور ایک سال پہلے اور ایک سال پچھلے روزوں کا ثواب ہے۔ اسی
طرح ان دنوں نماز نوافل کا بھی ثواب بے شمار ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ کوئی اول عبادت ذوالحجہ
میں چار رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورۃ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے تو لکھتا ہے
اللہ تعالیٰ اس کے لیے ثواب بی شمار اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی پڑھے ہر رات میں
دسویں ذی الحجہ تک بعد وتروں کے دو رکعت ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورۃ کوثر اور سورۃ اخلاص تین

تین بار تو داخل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ مقام اعلیٰ علیتین میں اور لکھے گا اس کے بدلے میں ہزار نیکیاں اور ثواب پایا اس نے ہزار دینار صدقہ دینے کا اور اگر کوئی اس مہینہ کی کسی ست کی پھلی تھائی میں چار رکعت بعد الحمد کے ہر رکعت میں آیتہ الکرسی تین بار اور سورہ اخلاص تین بار درمے ذین ایک ایک بار اور بعد فارغ ہونے نماز کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے **سُبْحَانَ الَّذِي أَعْزَمَ الْجَبْرُوتِ سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَمَ لَآيَمُوتَ وَلا يُمُوتُ وَلا يُمَيِّتُ وَهُوَ حَيٌّ حَتَّى لا يَمُوتَ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعِزَّةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبَاتٌ مَا كَانَتْ عَلَى كَلِّ حَالٍ اللَّهُ أَكْبَرُ كَثِيرًا إِنَّا جَلَّ جَلَالُهُ وَقُدْرَتُهُ بِكُلِّ مَكَانٍ** پھر جو چاہے دعا کرے اس کیلئے اجر ہے جیسے کسی نے حج کیا بیت اللہ حرمت والے کا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کیا اور جو دعائیں مانگے گا اس کو عطا کی جائے گی اور اگر دسوں راتوں میں اس نماز کو اسی ترکیب سے پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو فردوس اعلیٰ میں داخل کرے گا اور اس سے ہزار برائی مٹا دے گا۔ اور کہا جائے گا کہ نئے سرے سے عمل کیے جا اور جو کوئی جمعہ کے دن ذوالحجہ کے مہینہ میں پھر رکعت پڑھے اور رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ اخلاص پندرہ بار اور بعد تمام رکعتوں کے سلام پھر کر دس بار پڑھے۔ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْمَلِكُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** اور دس بار درود شریف تو اللہ تعالیٰ اس سے پہلے کسی کو جنت میں داخل نہیں کرے گا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی عرفہ کی رات میں یعنی نویں رات کو سورکعت نفل ادا کرے۔ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے **قُلْ هُوَ اللَّهُ** ایک بار یا تین تین بار پڑھے بخشے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو اور اس کے لیے جنت میں یا قوت کا سرخ مکان بنایا جائیگا دوسری روایت یوں ہے کہ شب عرفہ میں دو رکعت نفل پڑھے۔ اول رکعت میں بعد شریف کے سومرتبہ آیتہ الکرسی اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے سورہ اخلاص سومرتبہ پڑھے گا بخشے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس نماز کی برکت سے ستر آدمی اس کے ساتھ اور جو کوئی شب نحر یعنی دسویں رات کو جس کی صبح کو عید ہوتی ہے۔ بارہ رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے قُلْ هُوَ اللَّهُ پندرہ مرتبہ تو تمام گناہوں سے پاک ہوا اور ثواب حاصل کیا۔ اس نے ستر برس کی عبادت کا ایک نماز اسی رات کی یہ بھی ہے کہ چار رکعت نفل پڑھے۔ اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے ایک بار اسدس ایک بار نفل او ایک بار ناس۔ بعد سلام کے ستر بار سبحان اللہ اور ستر بار درود شریف پڑھے بخشے جائیں گے۔ تمام

گناہ اس کے اور دسویں تاریخ کو بعد نماز عید الاضحیٰ کے گھر پر آگے چار رکعت نفل جو کوئی ادا کرے اور اس میں اول رکعت کے اندر بعد الحمد شریف کے ستر اسحہ۔ ایک بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف کے وائس ایک بار اور تیسری رکعت میں بعد الحمد کے واللیل ایک بار اور چوتھی رکعت میں بعد الحمد شریف کے والضحیٰ ایک بار پڑھے پس پایا اس نے ثواب تمام کتابوں آسمانی کے پڑھنے اور جو کوئی قربانی کے بعد دو رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے وائس پانچ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص شامل ہوا حاجیوں کے ثواب میں اور قبول ہوئی قربانی اس کی اللہ پاک کے نزدیک اور پایا ثواب اس کے بدلہ میں ہر بال قربانی کے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی فقیر ہووے اور توفیق قربانی کی اس کو نہیں ہے تو کیا کرے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بعد نماز عید کے اپنے گھر میں آگے دو رکعت نفل پڑھے، اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے سورہ کوثر تین بار پڑھے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو اذیتوں کی قربانی کا ثواب عطا کرے گا اور دسویں تاریخ کو عید کی نماز سے پہلے جو کھانے اور پینے اور جماع سے اپنے کو روکے تو اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ ہزار برس کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے اور عید الاضحیٰ کے دن غسل کرنے کا ثواب ایسا ہے گویا اس نے دریائے رحمت میں غوطہ لگایا اور تمام گناہ معاف ہو گئے اس کے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی عید الاضحیٰ کو نئے کپڑے بدلے اور پیرا کی فقیر کو صدقہ دیدے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ستر حملے نوری بہشت کے اسکو پہنائیگا۔ اور لو اور الحمد کے سچے کھڑا ہو گا۔ اور عطر ملنے کا ثواب بہ نیت تعظیم ملائکہ جو مومنین سے مصافحہ کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکے نامہ اعمال میں ثواب عظیم آزا کرنے کا لکھتا ہے (غنیۃ الطالبین) (راحۃ القلوب سالہ فضائل الشہور مختصر کیا ہم نے بسبب طوالت کے فضائل اس مبارک مہینہ کے حریص طاہر کو یہ بھی بہت ہیں۔

سوال: ہفتہ کی نمازوں میں سب سے پہلے شنبہ کی رات کے نفل بیان کیجئے؟

جواب: جو کوئی ہفتہ کی رات کو درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعتیں پڑھے اور پڑھے ان میں جو چاہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے بہشت میں ایک محل بناتا ہے اور اس نے گویا ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر صدقہ کیا اور ہوا کے دین سے بیزار ہوا اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کو بخش دے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: شنبہ کے دن کی نفل بھی علاوہ ستائیس مؤکدہ موقتہ کے بیان فرمائیے؟

جواب: رشتہ کے دن کی چار رکعت نفل ہیں اس دن میں ان چار رکعتوں کو علاوہ اوقات مکروہہ کے

جب چاہے پڑھے۔ ہر رکعت میں قل یا ایہا الکافرون تین بار پڑھے بعد فارغ ہونے کے آیتہ الکرسی ایک بار پڑھے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس نماز نفل کو شنبہ کے دن ادا کرے اس کے لیے ہر حرف کے بدلے حج اور عمرہ کا ثواب ہے اور ہر حرف کے عوض ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی باتوں کے قیام کا ثواب ہے اور عطا کریگا اللہ تعالیٰ اس کو بدلے ہر حرف کے ثواب شہید کا اور ہوگا یہ شخص سایہ عرش کے نیچے ساتھ بیوں اور شہیدوں کے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر یک شنبہ یعنی اتوار کی رات کے نفل بھی مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑھے یکشنبہ یعنی اتوار کی رات کو بیس رکعت نماز ہر رکعت میں بعد الحمد شریف اخلاص پچاس بار اور معوذتین ایک ایک بار پھر سلام پھیر کر استغفار سو مرتبہ اپنے اور اپنے والدین کے واسطے پڑھے اور دو شریف سو مرتبہ پڑھ کر لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھے اور کہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ اَدَمَ صَفْوَةَ اللهِ وَ فِطْرَتَهُ وَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ وَ مُوسٰى كَلِيْمُ اللهِ وَ عِيسٰى مَوْجُوْدٌ اللهُ سُبْحٰنَهُ وَ مُحَمَّدًا حَبِيْبُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ۔ تو اس کے لیے کافروں اور مسلمانوں کی گنتی کے موافق ثواب ملتا ہے اور اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس والوں میں اٹھائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ بہشت میں پیغمبروں کے ساتھ داخل کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر یکشنبہ یعنی اتوار کے دن کے نفل مع فضائل بیان کیجئے؟

جواب: اتوار کے دن چار رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے اَمِّنَ الرَّسُوْلُ تَمَامٌ رکوع ایک بار پڑھے حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن ان چار رکعتوں کو اس ترکیب سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں بعد و نضرائی اور نضرائیہ کے لکھتا ہے اور اس کو ثواب نبی کا عطا کرے گا اور حج اور عمرہ کا ثواب ملے گا۔ اور ہر رکعت کے عوض اس نمازی کو ہزار نماز کا ثواب بھی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس نمازی کو دن قیامت کے جنت میں ہر حرف کے بدلے ایک شہر جو مشک سے بنا ہوگا دے گا۔ دوسری روایت میں یوں آیا ہے کہ جو کوئی اتوار کے دن بعد نماز ظہر کے چار رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے سورہ حم سجد اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے تَبٰرَكَ الَّذِي پڑھ کر تشهد کرے اور سلام پھیرے پھر کھڑا ہووے اور بعد الحمد کے دونوں رکعتوں میں سورہ جمعہ

پڑھے اور بعد سلام کے حاجت اپنی طلب کرے اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول فرما کر حاجت روا کرے گا اور
دین نصاریٰ سے محفوظ رکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: دو شنبہ یعنی پیر کی رات کے نفل بھی بیان کیجئے؟

جواب: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے
پیر کی رات کو چار رکعت پڑھے اول رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ هُوَ اللَّهُ دس بار اور دوسری میں بعد الحمد شریف
شریف کے قُلْ هُوَ اللَّهُ بیس بار اور تیسری بار اور چوتھی میں چالیس بار پھر بعد سلام کے سورہ اخلاص اور
استغفار اور دو شریف پچھتر پچھتر مرتبہ پڑھے پھر اپنے رب سے اپنی حاجت طلب کرے۔
پس حق تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کی حاجت کو اپنے فضل سے پورا کرے اور اس نماز کا نام نماز حاجت بھی
ہے دوسری روایت حضرت ابی امامہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
پڑھے پیر کی رات کو دو رکعت نفل ہر رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ هُوَ اللَّهُ پندرہ مرتبہ اور بعد سلام کے
پندرہ مرتبہ آیتہ الکرسی اور پندرہ مرتبہ استغفار تو کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اہل جنت سے اگرچہ ہو
وہ اصحاب دوزخ سے اور تمام گناہ ظاہر کے اس کے بخش دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک آیت قرآن کے
بدلے جو کہ نماز میں پڑھی ہے۔ اس کے لئے ثواب حج اور عمرہ کاملتا ہے۔ اور اگر آئندہ پیر تک مرجائے
تو شہید مرتا ہے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: دو شنبہ یعنی پیر کے دن نفل مع فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب: جو کوئی پیر کے دن کسی وقت بارہ رکعت پڑھے اور پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیتہ الکرسی
ایک بار اور بعد فارغ ہونے کے سورہ اخلاص بارہ بار اور استغفر اللہ بارہ مرتبہ تو ندا کی جائے گی دن قیامت
کے اس کو کہ کہاں ہے فلاں ابن فلاں کہ کھڑا ہو اور لیوے ثواب اللہ تعالیٰ سے پس آئیگا وہ نزدیک خدا
تعالیٰ کے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار محلے جنت کے اور تاج جنتی کہ پہنے گا وہ اس کو اور ہوں گے
اس کیلئے ایک لاکھ فرشتے جو جنت میں اس کا استقبال کریں گے اور ہر فرشتہ کے ساتھ ہدیہ بے بہا
ہوگا۔ اور وہ اس کے ساتھ ساتھ چلیں گے جنت میں یہاں تک کہ ہزار نورانی محلوں پر سے گزرے۔
ایک نماز دو رکعت کے ساتھ بروقت بلند ہونے آفتاب کے بھی اور آئی ہے اسی میں بعد الحمد کے کہ
ہر رکعت میں آیتہ الکرسی ایک بار قُلْ هُوَ اللَّهُ ایک بار معوذتین ایک بار پڑھنی فرمائی ہے اور بعد سلام

کے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ اَتُوْبُ اِلَیْهِ اور درود شریف دس دس مرتبہ پڑھے۔ تمام گناہ اس کے بخش دیئے جاتے ہیں۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر منگل کی رات کے نفل بھی بتلا دیجئے؟

جواب: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کی رات میں بارہ رکعت پڑھے ہر رکعت میں بعد الحمد کے اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ پانچ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایسا بڑا مکان بنا دے گا جس کی وسعت دنیا سے سات حصہ زیادہ ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر منگل کے دن کے نفل معہ فضائل بھی بیان کیجئے؟

جواب: حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی منگل کے دن بعد ارتقاع آفتاب دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار پڑھے تو اس کے اوپر ستر دن تک کوئی گناہ نہیں لکھا جاتا ہے اور اگر مرا ان ستر دنوں کے اندر تو شہید مرا اور ستر برس کے گناہ اس کے بخش دیئے گئے (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر بدھ کی رات کی نماز بھی بیان فرمائیے؟

جواب: جو کوئی بدھ کی رات میں دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ دس بار اور دوسری میں قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ دس بار تو اترتے ہیں آسمان سے ستر ہزار فرشتے لکھتے ہیں واسطے اس کے ثواب قیامت تک (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر بدھ کے دن کو نفل معہ فضائل بیان فرمائیے؟

جواب: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بدھ کے دن بارہ رکعت وقت بلند ہونے آفتاب کے یعنی بعد نماز اشراق کے پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیتہ الکرسی ایک بار اور سورہ اخلاص تین بار اور معوذتین تین بار ادا کرے تو ندا کرتا ہے اس کو فرشتہ نزدیک عرش کے کہ اے بندہ خدا نے تم سے شروع کر اپنے عمل کو پس تحقیق بخشید یا تجھ کو اللہ تعالیٰ نے اور اللہ پاک دور کرتا ہے اس سے عذاب قبر اور اس کی تنگی اور اس کے اندھیرے کو اور دور کرے بگاڑتیا کے دن اسکی تکلیفوں کو اور اس دن اس کا عمل مثل بیوں کے اٹھایا جائے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر پنجشنبہ کی رات کے نفل معہ فضائل بھی بیان فرمائیے؟

جواب: اس رات میں جو کوئی درمیان مغرب اور عشاء کے دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی پانچ بار اور قُلْ هُوَ اللهُ پانچ بار اور معوذتین پانچ پانچ بار پھر نماز سے قارن ہو کر پندرہ بار استغفار پڑھے اور اس کا ثواب ماں باپ کی ارواح کو بخش دے تو اس نے ماں باپ کا حق ادا کیا۔ اگرچہ ہوں ماں باپ اس کے تاراض دنیا میں اور عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نمازی کو ثواب صدیقوں اور شہیدوں کا۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر پنجشنبہ کی رات کے نوافل معہ فضائل بیان کیجئے؟

جواب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعرات کے دن درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت اس طرح پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیتہ الکرسی سو مرتبہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ هُوَ اللهُ سو مرتبہ اور بعد قرائت نماز کے درود شریف سو مرتبہ تو عطا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ثواب مثل روزہ رکھنے والوں رجب اور شعبان اور رمضان کے ہوگا واسطے اس کے ثواب مثل حایموں کعبہ شریف کے اور دی جاتی ہیں اس کو نیکیاں بعد مومنین کے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: جمعہ کی رات کے نوافل معہ فضائل کے بیان فرمائیے؟

جواب: فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی جمعہ کی رات میں درمیان مغرب اور عشاء کے بارہ رکعت اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں دس مرتبہ قُلْ هُوَ اللهُ پڑھے تو گویا اس نے بارہ برس تک اللہ پاک کی عبادت کی جس کے دنوں میں روزہ رکھا۔ اور رات کو قیام کیا۔ دوسری روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یوں آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جمعہ کی رات کو عشاء کی نماز جماعت سے پڑھ کر بعد سنتوں کے دس رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کے قُلْ هُوَ اللهُ ایک مرتبہ اور معوذتین ایک ایک بار پھر بعد سلام کے وتر پڑھے اور سو ہے ماور پہلوئے راست اپنے کے قبلہ کی طرف منہ کر کے تو گویا اس نے زندہ کیا شہید کو اور اس رات میں درود شریف کی بھی کثرت کرے۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: جمعہ کے دن کے نفل معہ فضائل کے بیان کیجئے؟

جواب: جمعہ کا دن تمام نماز کا ہے۔ اول تو اس دن چاشت و اشراق کی ہی نماز کا ثواب علاوہ اور دنوں کے زیادہ ہے کہ دو رکعت پر دو سو نیکی اس کے نامہ اعمال میں درج ہوتی ہیں۔ اور دو سو برائیاں دور

کی جاتی ہیں۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چار رکعت پڑھے اس کو چار سو درجے جنت میں عطا ہوں گے۔ اور اگر آٹھ رکعت نفل پڑھے تو اس کے آٹھ سو درجے جنت میں بلند کیے جاویں گے اور تمام گناہ اسکے بخشدیئے جائیں گے اور اگر بارہ رکعت پڑھے تو بارہ سو نیکی لکھی جاویں گی۔ اور بارہ سو گناہ مٹادیئے جائیں گے اور جو شخص درمیان ظہر اور عصر کے دو رکعت پڑھے۔ اول رکعت میں بعد الحمد شریف کے آیتہ الکرسی ایک بار اور پچیس مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور دوسری رکعت میں بعد الحمد شریف کے قل هو الله ایک بار اور قل اعوذ برب الفلق بیس بار اور بعد سلام کے لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم پچاس مرتبہ تو یہ شخص نہ مرے گا، جب تک کہ اپنے رب کو خواب میں نہ دیکھے گا۔ اور اپنی جگہ کو بہشت میں نہ دیکھے گا۔ (غنیۃ الطالبین)

مکتوب حضرت شیخ شرف الدین بھائی منیری رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ جمعہ کے دن جو کوئی چار رکعت نفل ایک سلام سے جس وقت چاہے اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد الحمد کے آیتہ الکرسی ایک بار اِنَّا اعطینا پندرہ بار بعد نماز کے درود شریف سو مرتبہ پڑھے کہ اس دعا کو ایک بار پڑھے اللہم یا سابق الفوات یا سامع الصوت و محیی العظام بعد الموت صل علی محمد و علی آلہ واجعل لی خیرا و مخرجا ینتا اننا فیہ انک تعلم ولا اعلم و انت تقدر ولا تقدر و انت علام الغیوب یا راحم العطایا و عافی الخطایا سُبُوْحٌ قُدُّوْهُ رَبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلَائِکَةِ وَ الرَّوْحِ رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ تَجَاوَزْ عَمَّا نَعْلَمُ فَانْتَ اَنْتَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ یَا سَاتِرَ الْعِیُوبِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَ الْاِکْرَامِ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ اَجْمَعِیْنَ تو اللہ پاک اس کی نمازوں فائزہ کا جن کے علم معلوم نہیں ہیں۔ کفارہ کرے گا۔

سوال: ہر دن میں کتنے رکعت تک ایک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟
جواب: ہر چار رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر چار رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا تو نفل مکروہ ہوں گے۔ (مالگیری)

سوال: رات میں کتنے رکعت تک نفل ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے؟
جواب: ہر آٹھ رکعت تک ایک سلام سے پڑھ سکتا ہے۔ اگر آٹھ رکعت سے زیادہ ایک سلام سے پڑھے گا۔ تو مکروہ ہوں گی۔ (مالگیری)

سوال: دن اور رات میں چار رکعت نفل دو سلام سے پڑھنا افضل ہے یا ایک سے؟

جواب: ایک سلام سے چار رکعت کا پڑھنا افضل ہے یہی وجہ ہے کہ اگر کوئی ایک سلام سے چار رکعت پڑھنے کی نذر کرے اور بروقت ادائیگی دو سلام سے پڑھے تو نذر ادا نہ ہوگی۔ اور اگر دو سلام سے پڑھنے کی

نذر کرے اور پھر ایک سلام سے چار رکعت پڑھے تو نذر ادا ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے نفل نماز صحیح طور سے شروع کی اور پھر اس کو توڑ ڈالا۔ آیا اس نفل کی قضا اس کے ذمہ ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: بیشک ضروری ہے اس لیے کہ نفل شروع کرنے سے پہلے نفل ہوتی ہے اور بعد شروع کے اس کی ادائیگی واجب ہو جاتی ہے۔ (در مختار تنویر)

سوال: ایک شخص نے اس خیال سے کہ میں ظہر کی نماز پڑھ چکا ہوں۔ امام کا اقتدار بہ نیت نفل کیا پھر آیا کہ ظہر نہیں پڑھی ہے اب نفل کو توڑ کر فرض کی نیت سے دوبارہ اقتدار کیا آیا بعد فرض کے اس نفل کی بھی اس کے ذمہ قضا ہے یا نہیں؟

جواب: اس نفل کے توڑنے کی قضا نہیں۔ اسی طرح بغیر یاد آئے فرض کے نفل کو توڑ کر دوسرے نفل کی اقتدار کرنے سے تب بھی قضا لازم نہ آئے گی۔ اس لیے کہ اس کی نیت ادا نئے نماز کی امام کے ساتھ ہے سو دونوں صورتوں میں راصل ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی نے بلا قید رکعت نفل کی نیت کی یعنی دو چار رکعت کی تخصیص نہیں کی تو اس پر کتنی رکعت پڑھنا لازم ہیں؟

جواب: اس شخص پر سوائے دو رکعت کے کم اور زیادہ کا پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت نہیں کی اور دو رکعت پڑھ کر قعدہ میں بھی بیٹھا تیسری رکعت کو کھڑا ہو گیا۔ پھر اس کو یاد آیا کہ قعدہ نہیں کیا ہے۔ اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: یہ شخص قعدہ کی طرف بالا جماع لو۔ لے اگر یاد آنے پر قعدہ کی طرف نہیں لوٹے گا۔ تو نماز نفل فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت سے اس نے اول دو گانے کے درمیان میں نماز نفل توڑ ڈالی تو اب اس کو کے رکعت قضا کرنی چاہیے؟

جواب: دو رکعت نفل قضا کرنی چاہئیں۔ (تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: ایک شخص نے چار رکعت نفل کی نیت کی۔ اور ایک دو گانہ پڑھ کر دوسرے دو گانہ میں نماز توڑ ڈالی۔ تو اب اس کو کسے رکعت قضا کرنی چاہئے؟

جواب: اس سورۃ میں اگر قعدہ اولیٰ میں بقدر تشہد بیٹھ گیا ہے۔ تب تو دو رکعت کی قضا کرے اور اگر بقدر تشہد قعدہ اولیٰ میں نہیں بیٹھا ہے تو چاروں رکعت بالاتفاق قضا کرے۔ اس میں قاعدہ کلیۃً یہ ہے کہ ہر دو گانہ نفل کا علیحدہ نماز ہے۔ مگر تین سبب عارض ہونے سے ہر دو گانہ جدا نہیں رہتا ہے بلکہ ایک ہو جاتا ہے۔ اور وہ سبب تین یہ ہیں۔ اتنا از نذر قعدہ اولیٰ کا چھوٹنا کہ ان کی وجہ سے بصورتِ قضا چار ہی رکعت قضا ہوتی ہیں۔ (در مختار شامی)

سوال: گھوڑے اونٹ اور بھلی وغیرہ کی سواری پر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: نفل نماز تو خدا اور بلا عذر سب طرح جائز ہے۔ مگر فرض اور واجب نماز بلا عذر جائز نہیں۔ (تنویر شامی)

سوال: وہ کیا کیا عذر ہیں جن سے فرض واجب نمازیں بھی ان سواریوں پر جائز ہو جاتی ہیں؟

جواب: درجان کا خوف، خواہ موذی جانوروں سے ہو یا دشمنوں سے مال کا خوف، عورت کو مرد قاسق کا خوف، مسافر کو قافلہ چلے جانے کا خوف، یا سواری ایسی ہو کہ جس پر یوں امداد وغیرہ کے سوار نہ ہو سکے۔ یا زمین پر کچھ ٹو وغیرہ۔ (در مختار)

سوال: ایسی سواریوں پر نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب: اشارہ سے پڑھے۔ اس لیے کہ اشارہ سے ہی پڑھنا مشروع ہے۔ لیکن سواری کے کھڑانے پر اگر قدرت ہے تو کھڑا لے اور اگر اس پر قدرت نہیں ہے تو قبلہ رخ کر لے۔ اور اگر یہ بھی ممکن نہیں تو جس طرح ممکن ہو بروقت ضرورت نماز ادا کر لے۔ اگر بشرطیکہ امکان قدرت نماز ادا کر لے گا۔ تو نماز ادا کر لے گا۔ تو نماز جائز نہیں۔ (در مختار شامی)

سوال: ان سواریوں پر جو فرض اور واجب نماز ادا کی ہے۔ بعد قدرت پھر ان نمازوں کو پھیر لے یا نہیں؟

لے اگر پہلی کو کھڑا کر نماز فرض ادا کرے تو جو ایلوں کے اوپر سے دُور کر دے تاکہ گاڑی تخت کے حکم میں ہو جائے۔ اس صورت میں اشارہ سے نماز پڑھے رکوع و سجود بیٹھ کر ادا کرے گا جو گاڑی کا ایلوں پر ہی رہے گا تو اشارہ سے نماز ادا کرے کیونکہ سواری پر اشارہ سے نماز مشروع ہے۔ (در مختار)

جواب: نہیں پھیرے۔ (شامی)

سوال: سواری پر نفل پڑھنا مسافر ہی کو جائز ہے یا مقیم کو بھی؟

جواب: دونوں کو جائز ہے مگر مقیم شہر سے باہر جہاں سے مقیم پر قصر لازم آتا ہے پڑھ سکتا ہے شہر کے اندر نہیں پڑھ سکتا۔ (تنویر، درمختار)

سوال: ریل میں نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: ہٹھری ہوئی ریل میں تو سب نمازیں بالاتفاق جائز ہیں۔ اس لیے کہ ہٹھری ریل کا حکم مثل تختہ کے ہے۔ ہاں چلتی ریل میں علمائے ہند کا فرض اور واجب میں اختلاف ہے۔ مگر صحیح یہی ہے کہ اگر وقت بتا دیکھے۔ تو جس طرح ممکن ہو پڑھ لے۔ اور بعد میں اس کا اعادہ کرے۔

سوال: چلتی کشتی میں نماز کا کیا حکم ہے؟

جواب: نواقض مطلقاً درست ہیں۔ اور فرض اس وقت جبکہ خشکی میں اتر نہ سکتے ہوں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی ایک نفل میں کئی نفلوں کی نیت کر لے مثلاً دو گانہ تحیۃ الوضوء میں تحیۃ المسجد اور اشراق یا اور کسی نفل کی بھی نیت کر لے تو کیا اس نمازی کو سب نفلوں کا ثواب ایک ہی دو گانہ میں مل جائے گا۔

جواب: ہاں ایک ہی دو گانہ میں سب نفلوں کا ثواب نیت کے سبب سے مل جائیگا۔ (درمختار)

سوال: اس باب میں سورج گھن اور چاند گھن اور استسقاء کی نمازوں کا اب تک ذکر نہیں آیا۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ کسوف کس کو کہتے ہیں۔ اور اس کی نماز کیسی ہے اور کس طرح پڑھی جاتی ہے؟

جواب: کسوف سورج گھن کو کہتے ہیں۔ یہ نماز بالاجماع سنت ہے۔ اور یہ نماز جماعت کے ساتھ

بلکہ اذان اور اقامت اور خطبہ کے پڑھی جاتی ہے۔ (عالمگیری۔ کبیری)

سوال: کسوف کی نماز کے رکعت ہیں؟

جواب: کم از کم دو رکعت ہیں۔ ورنہ چار بھی ہیں اور نائید بھی۔ (درمختار)

سوال: ان رکعتوں میں قرأت پکار کر پڑھے یا پوشیدہ؟

جواب: صحیح یہ ہے کہ پوشیدہ پڑھے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: اگر گھن ان اوقات میں شروع ہو کر جن میں نماز ممنوع ہے تو بھی اس نماز کو ادا کرے یا نہیں؟

جواب: ان اوقات ممنوعہ میں نہ پڑھے۔ صرف دعا اور استغفار پڑھتا رہے اور گھن کی حالت میں آفتاب غروب ہو جائے۔ تو دعا وغیرہ ترک کر کے نماز مغرب میں مصروف ہو جائے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر گھن اور جنازہ دونوں جمع ہو جائیں۔ تو پہلے کونسی نماز ادا کرے؟

جواب: پہلے جنازہ کی نماز ادا کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر جماعت سے گھن کی نماز کو ادا نہ کر سکے تو تنہا بھی اپنے گھر میں پڑھ لے یا نہیں؟

جواب: ہاں پڑھے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو صرف دعا مانگنا ہی کافی ہے۔ (عالمگیری)

سوال: نماز کے بعد بھی اگر گھن رہے تو کیا کرے؟

جواب: اول تو اس نماز کو طوالت ارکان کے ساتھ ادا کرے اور اگر نماز طوالت ارکان کے ساتھ ادا نہ کر سکے تو پھر دعا کو طول دے غرض اس وقت کو یاد الہی میں صرف کرے جب تک آفتاب صاف نہ ہو (در مختار)

سوال: خسوف کس کو کہتے ہیں اور اس کی کئی رکعت ہیں اور اس کو کس طرح پڑھے؟

جواب: خسوف چاند گھن کو کہتے ہیں۔ اور اس کی دو رکعت ہیں۔ اور اس نماز کو بلا جماعت پڑھے۔ یہ سب حرج کے۔ (کبیری۔ عالمگیری)

سوال: اگر کوئی گھن کے وقت نہ پڑھ سکے تو بعد گھن کے بھی خسوف و خسوف کی رکعتوں کو ادا کرے یا نہیں۔

جواب: ہرگز نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: استسقاء خشک کو کہتے ہیں۔ اور اس کی نماز کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: استسقاء خشک سالی کے وقت تھا تعالیٰ سے مینہ طلب کرنے کو کہتے ہیں۔ حضرت امام اعظم کے نزدیک جماعت اور خطبہ کے ساتھ اس کی نماز سنت نہیں ہے اور صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک جماعت

اور خطبہ کے ساتھ ہی یہ نماز سنت ہے۔ (شرح وقایہ کبیری)

سوال: صاحبین رحمہما اللہ کے نزدیک اس نماز کی کئی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں۔ بلا اذان اور اقامت کے۔ (در مختار۔ عالمگیری)

سوال: ان دو رکعتوں کو پکار کر پڑھے یا پوشیدہ اور ان میں کون سی سورۃ کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: پکار کر پڑھے اور پہلی رکعت میں سورۃ تاف اور دوسری میں سورۃ قمر یا پہلی میں سورۃ اعلیٰ اور

دوسری میں غاشیہ پڑھے۔ (عالمگیری۔ عینی)

سوال: ہر خطبہ نماز سے پہلے پڑھے یا بعد میں اور کس طرح پڑھے؟

جواب: ہر بعد نماز کے پڑھے اور اس وقت تلوار یا عصا پر ہمارا اور اس طرح خطبہ پڑھے زمین پر کھڑے ہو کر

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ - الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہیں کہ جو پالنے والا عالموں کا ہے مہربان اور رحم والا ہے

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ

دنیا و آخرت میں مالک روز جزا کا نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے کرتا ہے جو چاہتا ہے، اے اللہ تو ہے

أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَيْبُ وَنَحْنُ الْفُجْرَاءُ أَنْزِلْ عَلَيْنَا

اللہ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے تو غیبی ہے اور ہم محتاج ہیں نازل کر ہمارے اوپر مینہ کو

الْغَيْبِ وَأَنْزِلْ مَا أَنْزَلْتَ عَلَيْنَا فُرْقَانًا وَبَلَاغًا لِلْحَيَاتِ

اور کر اس چیز کو بھیجی ہے تو نے ہمارے اوپر سبب تو انائی کا اور پہنچا زمانہ طول تک۔

اس کے بعد یہ دعائے ماثورہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ اسْقِنَا غَيْبًا مُغَيَّبًا مَرِيئًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍ وَأَجِدًا

اے اللہ دے ہم کو مینہ فریاد پہنچنے والا سیراب کرنے والا خوشگوار حاصل زمین کو پیدا کرنے والا نافع

غَيْرِ الْجِلِّ سَائِلِ مُمْسِعِ النَّبَاتِ اللَّهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ

دینے والا جلد آنے والا دیر نہ کرنے والا فراخ کرنے والا زندگیاں کا اے اللہ پانی دے اپنے

وَبِهَاتِمَكَ وَأَنْزِلْ رَحْمَتَكَ وَأَخِي بَلَدَكَ الْمَيِّتَ

بندوں کو اور اپنے چوپایوں کو اور اپنی رحمت نازل کر اور زندہ کر اپنے مردہ شہر کو۔

سوال: جب کہ امام اور قوم نماز کے لیے باہر نکلیں تو اور کیا کیا باتیں کریں؟

جواب: کافروں کو اس وقت ساتھ نہ لیں۔ مسلمان پا پیادہ جائیں اور میلے کھیلے بیوند دار کپڑے

ہوں اپنے گناہوں سے ناام اور سرنگوں ہوں گناہوں سے تو بر نصوح کریں صدقہ بھی نکلتے سے پہلے

دیں۔ ضعیفوں کو ضرور ہمراہ لیں۔ مثل بوڑھے مردوں اور بوڑھی عورتوں اور لڑکوں کے میویشیوں کو بھی ہمراہ

لیں۔ اور ان کے ذریعہ سے دعا کریں۔ اس کی دعا کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی ہتھیلی زمین کی طرف ہوا اور پشت

آسمان کی طرف برخلاف اور دعاؤں کے۔ (عالمگیری)

سوال: اس نماز کو اس ترکیب سے کتنے دن تک پڑھے؟
جواب: تین دن تک پڑھے۔ اس سے زیادہ نہ پڑھے؟ (درمختار)

سوال: یہ نماز کس وقت پڑھنی چاہیے؟

جواب: جب کنوؤں اور نہروں میں پانی نہ رہے یا رہے مگر چار پایوں کو پانی پلانے اور کھیتوں کو سلینے کے لیے، فی نہ ہو۔ اور آسمان پر ابر ہتھیلی کے برابر نہ ہو۔ اور اگر ایسی صورت نہ ہو تو صرف استغفار کو ہر محلہ اور ہر گھر میں لوگ جمع ہو کر گھٹلیوں یا کنکرے لولہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ضرور بارش ہوگی اس لیے کہ استغفار کے ساتھ مینہ کا وعدہ نص قرآنی سے ثابت ہے۔ (شامی۔ عالمگیری)

باب چھوٹی ہوئی نمازوں کے پڑھنے کے بیان میں

سوال: وہ کونسی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب ہے؟

جواب: وہ نمازیں جو وقت کے اندر واجب ہو کر فوت ہو گئی ہوں۔ خواہ جان کر فوت ہوں یا بھول کر یا نیند سے۔ عقوڑی ہوں یا بہت۔ (عالمگیری)

سوال: وہ کونسی نمازیں ہیں جن کی قضا واجب نہیں؟

جواب: وہ نمازیں مرتد اور مجنون کے ارتداد اور جنون کی حالت کی ہیں۔ اور اس بیمار اور بیہوش کی ہیں۔ جس پر بیماری یا بیہوشی ایک دن رات سے زیادہ گزرے اور حالتہ اور نفسان کے ایام حیض اور نفاس کی نمازیں۔ یہ نمازیں ہیں جن کی قضا نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: قضا نماز کس وقت ادا کرے؟

جواب: تمام عمر اس کی ادائیگی کا وقت ہے جب چاہے پڑھے۔ سوائے ادقات مکروہہ کے مگر تاخیر بلا غدر درست نہیں۔ (درمختار)

سوال: ہر ایک رکعت کو سوتے وقت نابالغ تھا۔ پھر وہ جب قبل فجر اٹھا۔ تو اس کو احتلام ہوا۔ ایٹے کے

لے جبکہ جنون نماز کے چھ وقت تک برابر رہا ہو (عالمگیری)۔ کہ بیماری وہ معتبر ہے جس میں اشارہ سے بھی نماز ادا کر سکے (عالمگیری)۔
کہ اگر بیہوشی ایک رات دن سے کم گزرے تو بعد افاقہ نمازوں کی قضا ہے۔ کہ اگر حیض اور نفاس والی عورت کی ایک نماز میں حیض اور نفاس چھوٹی ہے اور پھر پاک ہونے پر اس نماز کو قضا نہیں کیا یا جو زیاد ہونے پر اس نماز کے وقتی ادا کی جائز نہیں۔ (عالمگیری)

پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اس لڑکے پر نماز عشاء کی قضا واجب ہے۔ (در مختار)

سوال: ایک لڑکی رات کو سوتے وقت نابالغ تھی۔ پھر جب وہ قبل فجر اٹھی تو حیض معلوم ہوا اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس لڑکی پر عشاء کی نماز کی قضا واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اس کی کیا وجہ ہے کہ لڑکے پر عشاء کی نماز قضا واجب ہے اور لڑکی پر نہیں حالانکہ نماز کے وقت میں بلوغ دونوں کو ثابت ہے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ احتلام و حجب نماز کو مانع نہیں۔ اور حیض اس کا مانع ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کی فجر کی نماز قضا ہو گئی۔ اس شخص نے پہلے ظہر کی نماز وقتیہ ادا کی حالانکہ اس کو فجر کی غائتہ نماز یاد تھی۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص کی ظہر کی نماز نہیں ہوئی۔ اس لیے کہ اس نے ترتیب کو جو کہ ہمارے نزدیک واجب ہے ترک کر دیا۔ اب اس کو لازم ہے کہ پہلے فجر کی نماز قضا کرے۔ اور ظہر نماز پھر پڑھے۔ (عالمگیری، کبیری)

سوال: یہ نماز ظہر کی کہ جو فجر کی نماز یاد آنے سے نہیں ہوئی آیا بالکل ساقط ہو گئی یا نقل ہو جائے گی؟

جواب: شیخین رحمہما اللہ کے نزدیک نقل ہو جائے گی۔ (ردالمحتار)

سوال: ترتیب کبھی ساقط بھی ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں تین عذر سے ساقط ہو جاتی ہے ایک عذر تو تنگی کا وقت ہے۔ دوسرا عذر نسیان یعنی بھول کا ہے۔ تیسرا عذر چھ یا زیادہ نمازوں کا قوت ہو جانا ہے۔ مثلاً کسی کی نماز ظہر کی قضا ہو گئی۔ اور عصر کا اتنا وقت ملا کہ اگر ظہر ادا کرے تو عصر بھی قضا ہو جائے۔ تو اب ضیق وقت میں ترتیب فرضیت کی ساقط ہو گئی۔ یا عصر کی نماز بھول کر پڑھ لی۔ تو اس نسیان نے بھی ترتیب کو ساقط کر دیا۔ اور چھ یا زیادہ نمازوں کے قضا ہو جانے کی وجہ سے ترتیب کا ساقط ہو جانا بوجہ حرج کے ہے۔ (در مختار، کبیری)

سوال: ترتیب وتر کے اندر بھی واجب ہے یا نہیں؟

۱۰۔ شیخین حضرت امام اعظم اور حضرت امام ابو یوسف رحمہما اللہ سے مراد ہے ۱۲ منہ لہ بھولنے کے حکم میں جہالت بھی ہو یعنی ایک شخص ترتیب کی فرضیت سے واقف ہی نہیں ہے اور اس کی نماز فجر قضا ہوئی پھر اس نے ظہر فجر کے یاد ہوتے ہوئے ادا کی تو یہ

بیان: تہذیب میں یا کبیری ۱۲ (عالمگیری)

جواب: اس کے اندر بھی واجب ہے یہاں تک کہ اگر فطر قضا ہو جائیں۔ اور فجر کی نماز وتر کے یاد ہوتے پر طہی جائے تو فجر کی نماز نہیں ہوگی۔ (شرح وقایہ عالمگیری)

سوال: ایک آدمی کے ذمہ چھ نمازیں متفرق ہیں، مثلاً چھ نمازیں فجر کی ہی قضا ہوئی ہیں یا عصر کی اور ان کے درمیان کی نمازیں بڑھتا رہا تو اس پر بھی کیا ترتیب ساقط ہے؟

جواب: اس شخص پر سے بھی ترتیب ساقط ہوگئی۔ (در مختار)

سوال: ایک شخص کی عشا کی نماز قضا ہوگئی فجر کو اس خیال سے کہ وقت میں گنجائش نہیں ہے فجر ادا کی بعد ادائیگی معلوم ہو کہ ابھی وقت ہے مگر دو رکعت کے لائق اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: پھر فجر کی نماز ادا کرے وہ پہلی نماز نفل ہوگئی۔ اسی طرح جتنی بار گنجائش دیکھے۔ فجر ہی پڑھے گا جو دو گانہ طلوع کے وقت ہوگا۔ وہ فرض ہوگا۔ باقی سب نفل ہو جائیں گے۔ (در مختار)

سوال: ایک شخص نے ایک مہینہ یا ایک سال یا دس سال برابر نماز نہیں پڑھی پھر اس نے شروع کرنے کے بعد کوئی قضا نہیں کی۔ اب اگر کوئی نماز نئی قضا ہوئی اور اس نئی نماز فائزہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے اور نئی فائزہ قدیم نمازوں فائزہ میں مل جائے گی اس لیے کہ جب تک ایک مہینہ یا ایک برس یا دس برس کی نمازیں قضا نہ پڑھ لے گا اس وقت تک ترتیب عود نہ کریگی۔ (در مختار، شامی)

سوال: ایک شخص کے ذمہ ایک ماہ یا ایک سال کی نمازیں قضا تھیں۔ پھر اس نے ان فائزہ نمازوں کو ادا کر لیا۔ یہاں تک کہ ایک نماز یا دو نمازیں باقی رہ گئیں۔ اور اب پھر نئی نمازوں میں سے ایک نماز قضا ہو گئی اس حالت میں اس نئی نماز فائزہ کے یاد ہوتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنی جائز ہے یا نہیں؟

جواب: جائز ہے اس لیے کہ جب تک پہلی نمازوں فائزہ میں سے ایک بھی اس کے ذمہ باقی رہے گی اس وقت تک ترتیب عود نہیں کرے گی۔ اسی قول پر فتوے ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی کی بہت سی نمازیں قضا ہو جائیں تو ان کی ادائیگی میں یہی ترتیب کی رعایت رکھنی ضروری ہے یا نہیں؟

جواب: ان کی ادائیگی میں ترتیب ضروری نہیں ہے۔ مثلاً کسی کی ایک مہینہ کی نمازیں قضا ہو گئیں پھر ان کو

لے بہت کی حد یہ ہے کہ چھٹی نماز کا وقت نکال کر چھ۔ جمع ہو جائیں ۱۲ (عالمگیری)

اس طرح ادا کیا کہ پہلے تیس نمازیں فجر کی پڑھ لیں۔ پھر تیس نمازیں ظہر کی ادا کیں علیٰ ہذا القیاس اسی طرح سب نمازیں ادا کیں تو سب نمازیں درست ہیں۔ (عالمگیری۔ شامی)

سوال: اگر ایک شخص فجر کی نماز قضا ہوئی۔ ظہر کے وقت اس نے نماز ظہر بھول کر شروع کر دی۔ دوسری یا تیسری رکعت میں اس کو یاد آیا کہ میرے ذمہ فجر کی نماز ہے۔ اب کیا کرے؟

جواب: یاد آنے پر اس نماز کی فرضیت تو ساقط ہو گئی۔ اب یہ کر سکے اگر دوسری رکعت ہے تو تشهد پڑھ کر سلام پھیرے اور اگر تیسری ہے تو چار رکعت پر سلام پھیرے۔ اول صورت میں دو نقل ہو جائیں گے اور دوسری صورت میں چار رکعت نقل ہو جائیں گے۔ اب پہلے فجر کی نماز قضا کرے پھر ظہر ادا کرے (عالمگیری)

سوال: اگر ایک شخص کے ذمہ ایک یا دو نمازیں قضا ہیں اور یاد ہونے کے ساتھ اس کو ادائیگی کی قدرت بھی ہے۔ اور پھر تاخیر کرتا ہے یہ تاخیر کیسی ہے؟

جواب: یہ تاخیر مکروہ ہے اس لیے کہ قضا کا وقت ہی وہ ہے جب یاد آئے سوائے اوقات مکروہہ کے وقت سے نماز کا تاخیر کرنا بالاتفاق مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر وہ کوئی نماز ہے کہ جس کے قریب پڑھنے سے پانچ نمازوں کی فرضیت کہ جو اس سے پہلے پڑھ چکا ہے درست ہو جائے اور اگر اس کو پڑھ لے تو پانچ نمازوں کی فرضیت جاتی رہے؟

جواب: یہ وہی نماز فائتہ ہے کہ جو چھٹی نماز کے وقت میں بھی موجود ہے جو اب تک ادا نہیں ہوئی اب اگر اس کو وقتی نماز کے گزرنے سے پہلے پڑھے گا۔ تو پانچوں نمازوں کی فرضیت جاتی رہے گی اور اگر اب بھی اس کو نہ پڑھے گا۔ تو سب نمازیں فرضیت کے ساتھ قائم رہیں گی۔ (در مختار۔ شامی)

سوال: اگر ایک شخص کی نماز قضا ہو گئی اور پھر وہ بھول گیا کہ کون سے وقت کی نماز تھی اور گمان غالب بھی کسی نماز پر نہیں ہوتا تو اب کیا کرے؟

جواب: یہ شخص ایسی حالت میں ایک رات دن نماز قضا کرے۔ اور اگر دو دن کی نماز میں تردد ہے اور یہ یاد نہیں کہ دونوں دنوں میں سے کون سے وقت کی نماز فوت ہوئی ہے تو دو دن کی نماز پڑھے۔

اسی طرح جتنے دنوں کی نماز کا تردد ہووے اتنے ہی دنوں کی نماز قضا کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر جو نمازیں کہ بحالت سفر قضا ہوئی ہیں۔ ان کو قیام کی حالت میں چار رکعت سے ادا کرے یا دو سے اور اگر قیام کی حالت کی نمازیں سفر میں پڑھے تو دو رکعت پڑھے یا چار؟

جواب: سفر کی حالت کی قضا دو رکعت ہی پڑھی جائیں گی اور قیام کی حالت کی نماز خواہ سفر میں ادا کرے یا قیام میں چار ہی رکعت ادا کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال: ماں باپ اور کسی دوست وغیرہ کی طرف سے بھی قضا نمازیں پڑھ دی جائیں تو درست ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز درست نہیں اس لیے کہ نماز عبادت بدنی ہر مکلف کے لیے ہے دوسرے کے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتی۔ (در مختار)

سوال: قضا نمازوں کا ادا کرنا مسجد میں اعلان کے ساتھ بہتر ہے یا گھر میں؟

جواب: اعلان کے ساتھ ادا کرنا کہ جس سے ناواقف ہو جائے۔ مکروہ تحریمی ہے۔ اس لیے کہ تاخیر نماز گناہ ہے اور گناہ پر اطلاع دوسرا گناہ ہے ایسے چھپ کر گھر میں قضا کرے (شامی، عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے مرتے وقت اپنے ورثاء کو قضا نمازوں کے کفارہ دینے کی وصیت کی تو اب اس کے ورثاء کو بعد اس کی موت کے کس قدر تاج کفارہ میں دینا چاہیے؟

جواب: اگر اس شخص نے ترکہ چھوڑا ہے تو اس کے تہائی مال میں سے ہر نماز کے عوض میں سے نصف صاع گیہوں اور اسی قدر بعوض و ترکہ کے بھی ورثاء دیں۔ اور اگر ترکہ نہیں چھوڑا ہے اور ورثاء میں سے تو وہ تیرٹھا کفارہ دیں۔ اور اگر ورثاء غنی نہیں ہیں تو یوں کریں کہ نصف صاع گیہوں ایک نماز کے کفارہ میں کسی مسکین کو دیں۔ اور پھر وہ مسکین ایک وارث فقیر کو صدقہ دیں اور پھر یہ اس کو اسی طرح سے سب کفارہ ادا کریں۔ اسی طرح روزوں کا کفارہ بھی دیوں۔ ہر روزہ کے کفارہ میں اسی قدر گیہوں دینے ہوں گے۔

(در مختار، شامی، عالمگیری)

سوال: بہت بوڑھا کہ جس کو شیخ فانی کہتے ہیں۔ اس کو بھی زندگی میں اپنی نمازوں کا کفارہ دینا درست ہے جیسے کہ روزوں کا یا نہیں؟

جواب: بوڑھے کو اپنی نمازوں کا کفارہ دینا بحالت زندگی درست نہیں ہے۔ خود ہی ادا کرے خواہ اشارہ سے ہی ادا کرنے پر قادر ہو۔ (عالمگیری)

باب سجدہ سہو کے بیان میں

سوال: سہو کس کو کہتے ہیں؟

جواب: سہو بھول کو کہتے ہیں اور اسی حکم میں شک لے بھی داخل ہے۔

سوال: شک اور ظن اور وہم میں کیا فرق ہے؟

جواب: شک کسی چیز کے ہونے نہ ہونے میں تردد کرنے کو کہتے ہیں۔ بدون غلبہ کسی جانب کے اور اگر کسی جانب کو غلبہ ہے تو اس کو ظن کہیں گے اور طرف مغلوب کو وہم۔

سوال: سجدہ سہو کس وقت اور کس طرح ادا ہوتا ہے اور اس سے غرض کیا ہے؟

جواب: بعد فارغ ہونے نماز کے ایک سلام پھیرنے کے بعد ہوتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اخیر قعدہ میں پہلے سلام کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کو جھک جائے اس میں تسبیح تین دفعہ پڑھے پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھائے اور جلسہ کر کے پھر اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور دوبارہ تشهد جمعہ درود اور دعا کے پڑھے اور سلام پھیرے غرض اس سجدہ سے یہ ہے کہ جن باتوں سے نماز ناقص ہوئی ہے اس کے سبب سے اصلاح ہو کر نماز درست ہو جائے۔ (تنویر در مختار۔ عالمگیری)

سوال: پہلے قعدہ میں سجدہ سہو سے پہلے درود اور دعا بھی پڑھے یا صرف تشهد ہی پڑھے کر سلام پھیرے؟

جواب: دونوں ہی قعدوں میں درود اور دعا پڑھنا زیادہ احتیاط رکھتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی شخص ایک سلام بھی نہ پھیرے اور سلام سے پہلے ہی سجدہ سہو کر لے تو جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (در مختار)

سوال: اگر کسی نے بعد دوسرے سلام کے سجدہ سہو کیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایک قول کے موافق صحیح ہے مگر جمہور فقہاء کے قول کے موافق سجدہ ساقط ہو جائے گا۔

اس لیے کہ پہلا سلام دو چیزوں کیلئے ہے ایک تو نماز سے حلال ہونے کے لیے دوسرے قوم کی تحیۃ کے لیے

اور دوسرا سلام صرف تحیۃ ہی کے لیے ہے تو دوسرا سلام کلام کے مانند ہوا اسی وجہ سے دوسرے

لے فقہاء کے نزدیک سہو اور شک دونوں برابر ہیں یعنی جس طرح سہو سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے اسی طرح شک سے

بھی واجب ہوتا ہے اور شک کی بھی سبب سہو میں سجدہ واجب ہونے میں برابر ہیں (عالمگیری) لہذا دونوں سجدہ اور التحیۃ کا دوبارہ پڑھنا

اور سلام کا دوبارہ پھیرنا یہ سب واجب ہیں اس لیے کہ سجدہ سہو التحیۃ اور سلام کو در کر دیتا ہے۔ قعدہ کو بسبب قوی ہونے قعدہ

اخیرہ کے کہ وہ فرض ہے اور سجدہ سہو واجب ہے تو واجب فرض کو اٹھانا نہیں سکتا۔ (غایۃ الاوطار)

سلام کے بعد سجدہ سہونہ کرے پھر سے نماز پڑھے۔ (شامی۔ عالمگیری)

سوال: وہ کیا باتیں ہیں جن سے نماز ناقص ہو جاتی ہے اور اس نقص کا جبر سجدہ سے ہو جاتا ہے؟
جواب: وہ ایک تو ترک واجب اور تاخیر واجب ہے ان واجبوں میں سے جو کہ صفت الصلوٰۃ میں
گزیں۔ دوسرے تاخیر فرض ہے۔ ان ہی فرضوں میں سے بشرطیکہ سہواً ہو اور اگر ترک واجب و تاخیر
واجب تاخیر فرض تصدماً ہوں گی تو سجدہ سہو سے حیرتہ ہوگا۔ اس وقت علاوہ نماز کا کرے۔ (عالمگیری)

سوال: سب نمازوں میں برابر ہے۔ (عالمگیری)

جواب: سجدہ سہو کا حکم فرض واجب اور نفل سب نمازوں میں برابر ہے یا کچھ فرق ہے؟
سوال: اگر کسی سے ایک نماز میں کئی واجب ترک ہوں مثلاً الحمد شریف پڑھنا بھول جائے اور قعدہ
اولیٰ بھی بھول جائے اور کچھ واجب سہواً ترک ہو جائے تو اب اس شخص پر ایک ہی دفعہ سجدہ سہو کرنا واجب
ہے۔ یا ہر ایک واجب کے عوض میں سجدہ سہو۔ علیحدہ علیحدہ کرے؟

جواب: یہ شخص ایک ہی دفعہ سجدہ کرے۔ اس لیے کہ سجدہ سہو ایک ہی دفعہ ہوتا ہے۔ خواہ ایک
واجب ترک ہو یا چند۔ سب کا تدارک اسی ایک دفعہ کے سجدہ سے ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک شخص فرض میں الحمد کو بھول کر دوبارہ پڑھ جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟
جواب: اگر اس شخص کو یہ سہو پہلے دو گانہ میں ہوا ہے تو سجدہ سہو کرے۔ اس لیے کہ پہلے دو گانہ
الحمد کا ایک دفعہ پڑھنا جو واجب تھا وہ ترک ہو گیا۔ اور اگر دوسرے دو گانہ میں ہوا تو سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: یہ حکم تو پوری الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ الحمد پڑھنے کا ہے اور اگر پوری الحمد نہ پڑھے تھوڑی یا بہت
پڑھ کر پھر پڑھے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اگر بہت سی الحمد پڑھ کر پھر دوبارہ پڑھنے کو لوٹا ہے تو سجدہ سہو کرے اور اگر تھوڑی الحمد
پڑھ کر پھر دوبارہ شروع کی ہے تو سجدہ سہو نہ کرے (در مختار، عالمگیری)

سوال: اگر الحمد سے پہلے سورۃ پڑھ لی ہے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: ضرور کرے اس لیے کہ الحمد کا پہلے پڑھنا جو واجب تھا ترک ہو گیا خواہ پوری سورت پڑھی

لے اگر نوافل کے پچھلے دو گانہ میں تو دوبارہ الحمد پڑھ لی تو اب سجدہ سہو کی گاتہ الحمد سے پہلے اگر سورۃ شروع کرے تو جب یاد آئے

سورۃ ترک کر دے اور الحمد شروع کرے بعد میں سجدہ سہو کرے ۱۲ (عالمگیری)

ہر اکم۔ (عالمگیری)

سوال: ہر پچھلے دو گانہ میں فرضوں کے اگر الحمد کے ساتھ سورۃ مائدیٰ جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں سجدہ سہو نہ کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی قیام میں تشهد سہواً نہ کرے۔ (عالمگیری)

جواب: اگر یہ قیام فرض نمازوں کا ہے تو دیکھنا چاہیے کہ تشهد پہلے دو گانہ میں پڑھا ہے یا پچھلے میں اگر پہلے دو گانہ میں پڑھا ہے۔ تو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ الحمد سے پہلے پڑھا ہے یا پچھلے میں پڑھا ہے تو سجدہ سہو نہیں اگر بعد الحمد کے پڑھا ہے تو سجدہ سہو کرے ایسے کہ الحمد کے پچھلے عمل ہے اس شے کے پڑھنے کا کہ جو واجب ہے تو تاخیر واجب سے سجدہ سہو ہوا۔ اور اگر فرض نمازوں کے پچھلے دو گانہ میں پڑھا ہے تو سجدہ سہو واجب نہیں اور اگر یہ قیام وتر یا نفل نمازوں کا ہے تو سب رکعتوں کیلئے وہی حکم ہے جو کہ فرض نمازوں کے پہلے دو گانہ کے لئے ہے۔ (عالمگیری)

سوال: رقومہ اور طمانیت کے چھوڑنے سے سجدہ سہو واجب ہو گا یا نہیں؟

جواب: صحیح یہی ہے کہ اگر سہواً چھوڑے گا تو سجدہ سہو واجب ہو گا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر قعدہ اولیٰ کو بھول کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے تو کیا کرے؟

جواب: اگر قریب بیٹھنے کے ہے اور یاد آجائے تو دوباراً بیٹھ جائے اس صورت میں سجدہ سہو بھی نہیں۔ اور اگر قریب کھڑا ہونے کے ہے تو اب بیٹھے اخیر میں سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی اور یہ حکم امام اور منفرد کے لئے ہے اور اگر مقتدی ہے تو سیدھا کھڑا ہونے کے بعد بھی امام کی متابعت میں وجوباً بیٹھے گا اگر نہ بیٹھے گا تو نماز مقتدی کی فاسد ہو جائے گی۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: اس پنج کے قعدہ میں التحيات کی جگہ اگر کوئی الحمد پڑھ لے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: اس قعدہ میں اگر بجائے التحيات کے بعد الحمد پڑھ لے یا دو بار تشهد پڑھ لے یا ایک بار تشهد پڑھ کر کچھ زیادتی درود شریف وغیرہ کی کرے تو سجدہ سہو واجب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: درود شریف کی زیادتی پنج کے قعدہ میں سہواً کس قدر موجب سجدہ سہو ہے؟

جواب: بعض کے نزدیک اللهم صل علی محمد اس قدر زیادتی موجب سجدہ سہو ہے اور بعض کے نزدیک و

لہ قریب بیٹھنے کے اس وقت تک ہے جب تک نیچے کا دھڑ سیٹھانہ ہو۔ (عالمگیری)

علیٰ آل محمد جب تک نہ پڑھے گا سجدہ سہو واجب نہ ہوگا۔ عرض اس قعدہ میں وجوب سجدہ کے لیے اگر اس مقدار کا سکوت بھی ہوگا۔ تب بھی سجدہ سہو واجب ہو جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی قعدہ اخیرہ کو بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: جب تک پانچویں رکعت کا سجدہ نہیں کیا ہے اس وقت تک قعدہ اخیرہ کی طرف عود کرے اور تشهد پڑھ کر سجدہ سہو کر لے نماز درست ہو جائے گی۔ (در مختار تنویر الابصار)

سوال: اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کر لیا ہے تو کیا کرے؟

جواب: اگر ایک رکعت اور ملائے تاکہ چھ رکعت اس کی نقل ہو جائیں اور اخیر میں سجدہ سہو کر لے اس صورت میں فرض بہ سبب ترک قعدہ اخیرہ کے جاتے رہے۔ (تنویر الابصار)

سوال: یہ صورت تو وہ بیان ہوئی کہ جس میں قعدہ اخیرہ بالکل چھوڑ دیا اور قعدہ اخیرہ کو کر کے پھر سہو کھڑا ہو پانچویں رکعت کو تو کیا کرے؟

جواب: اس صورت میں بھی جب تک پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید نہیں کیا ہے عود کرے اور اگر پانچویں رکعت کو سجدہ سے مقید کیا ہے تو بھی وہی کرنا چاہیے یعنی ایک رکعت اور ملائے اس صورت میں چار فرض ہو جائیں گے۔ اور دو نقل اور اگر نہ ملاوے گا تو چار رکعت فرض ہو جائیں گے۔ اور یہ ایک رکعت باطل ہوگی۔ مگر سجدہ سہو ہر طرح کرے۔ (عالمگیری تنویر الابصار۔ در مختار)

سوال: مقتدی سے کوئی واجب ترک ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: مقتدی اپنے ترک واجب سے سجدہ سہو نہ کرے اس لیے کہ مقتدی اگر امام کے سلام سے پہلے سجدہ کر گیا تو امام کی مخالفت لازم آئے گی اور اگر امام کے سلام کے بعد سجدہ کرے گا تو نماز سے خارج واقع ہوگا۔ اس واسطے مقتدی پر سجدہ سہو نہیں۔ (تنویر الابصار۔ شامی)

سوال: اگر امام ان نمازوں میں جن میں پکار قرأت پڑھنا واجب ہے پوشیدہ پڑھے تو کیا سجدہ سہو کرے؟

جواب: جب ہم بتلا چکے کہ ترک واجب سے سجدہ سہو آتا ہے پھر اس سے کیوں نہیں سجدہ سہو لازم ہوگا مگر آپ کو واجبات نماز جو ہم نے صفت الصلوٰۃ میں بتلائے ہیں شاید یاد نہیں رہے اگر سجدہ سہو سے نماز بگڑی ہوئی درست کرنا منظور ہے تو واجبات نماز خوب یاد کرو ہاں یہ سوال اس جگہ کرتے تو مضائقہ نہ تھا کہ کس قدر حقیقہ قرأت پڑھنے سے جہری موقع میں اور اسی طرح سے سجدہ سہو لازم ہوگا۔ تو اس کو بھی بتلائے

دیتے ہیں۔ بھائی و جوب سجد کے لیے جہر کی جگہ بہر اور ستر کی جگہ جہر اسقدر کافی ہے جس قدر سے قرآن فرض ہے یعنی ایک آیت بڑی یا چھوٹی کے مقدار اگر اس سے کم مقدار مخالف جگہ میں خفایت یا جہریت ہوگی۔ تو سجدہ لازم نہ ہوگا۔ (درمختار شامی)

سوال: مسبوق کو اگر اپنی بقیہ نماز کی ادائیگی کے وقت سہو ہو جائے تو سجدہ سہو کرے یا نہیں؟
 جواب: مسبوق کی بقیہ نماز مثل منفرد کے ہے اگر اس میں سہو ہوا ہے تو ضرور سجدہ سہو کرے اور اگر امام کے ساتھ ہوا ہے۔ تو ہر حال میں اتباع امام کرے۔ خواہ سہو سے پہلے اقتدار کرے یا پیچھے۔ (درمختار)

سوال: مسبوق نے امام کا اقتدار دوسرے سجدہ سہو کے اندر کیا۔ پہلا سجدہ جس کو امام پہلے کر چکا ہے اس سے جاتا رہا۔ اب اس سجدہ کو یہ مسبوق کس وقت ادا کرے؟

جواب: کسی بھی امانت کرے۔ اسی طرح اگر دونوں سجدہ سہو کے بعد اقتدار کرے تب بھی کچھ ذکر (عالمگیری)

سوال: لاحق سے سہو ہو جائے تو وہ بھی سجدہ سہو کرے یا نہیں؟

جواب: نہیں کرے اس لیے کہ لاحق امام کی پیروی میں مثل مقتدی کے ہے جیسے مقتدی پر اس کے سہو سے سجدہ اٹھ گیا۔ ایسے ہی لاحق کے اوپر سے بھی۔ (درمختار)

سوال: یہ حکم تو لاحق کے خود سہو کرنے کا معلوم ہوا۔ اور اگر لاحق کے امام نے اپنے سہو سجدہ کیا تو یہ لاحق کیا کرے؟

جواب: امام کے سہو سے لاحق پر بھی سجدہ واجب ہے البتہ لاحق اخیر میں نماز کے سجدہ کرے۔ جیسے اس کے امام نے آخر نماز میں کیا ہے۔ اور اگر امام کے ساتھ کرے گا تو پھر دوبارہ اس کو کرنا چاہیے۔ (درمختار)

سوال: امام مسافر ہے اور مقیم مقتدی ہے امام کو سہو ہوا اب مقتدی امام کے ساتھ سجدہ کرے یا کیا؟

جواب: امام کے ساتھ ہی کرے۔ (درمختار)

سوال: امام کو سہو ہونے کے بعد حدث ہوا پھر امام نے اپنا خلیفہ مسبوق کو بنایا اب مسبوق امام کے سجدہ سہو کو کس طرح ادا کرے؟

جواب: مسبوق سلام کے لیے کسی مدرک کو آگے بڑھانے تاکہ وہ سجدہ سہو قوم کو ادا کرے اور اگر کوئی مدرک مقتدی

نہیں ہے تو سب اپنی بقیہ نماز ادا کرنے کے بعد علیحدہ علیحدہ اپنے امام کا سجدہ سہو ادا کریں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام سہو یا پنجویں رکعت کو بعد قعدہ اخیرہ کر لینے کے کھڑا ہو جاوے تو مقتدی کو کیا کرنا چاہیے؟

لہذا منفرد ستر نماز میں بقدر ایک آیت کے جہر سے پڑھے گا تو اس پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا (درمختار)

جواب: بعد متنبہ کرنے کے مقتدیوں کو امام کا پانچویں رکعت کے سجدہ تک انتظار کیا جائے اگر امام پانچویں رکعت کے سجدہ سے پہلے عود کرے تو مقتدی اسکے ساتھ سلام پھیریں ورنہ مقتدیوں پر اب متابعت امام کی فرض نہیں ہے سب سلام پھیر کر علیحدہ ہو جائیں اور اقتدار کریں تو بھی درست ہے اب اگر امام نے ایک رکعت اور پانچویں رکعت کے ساتھ طالی تو جس طرح امام کی چار رکعت فرض ہو جائیں گے اور دو نقل اسی طرح مقتدیوں کے بھی چار رکعت فرض اور دو نقل ہو جائیں گے اور اگر امام نے پانچویں رکعت پڑھ کر نماز کو قطع کر دیا تو امام پر دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں آئی۔ مگر مقتدیوں پر قضا لازم ہوگی۔ (شرح فقہیہ - در مختار)

سوال: اگر کسی کی دیر کہ امام پر تو قطع سے دو رکعتوں کی قضا لازم نہیں آئی اور مقتدیوں پر قضا لازم ہوئی ہے؟
جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ امام سے یہ دو رکعت نقل بلا قصد شروع ہوئی تھیں۔ اور مقتدیوں سے قصد اس لیے مقتدیوں پر ان کی قضا واجب ہے۔ (شرح فقہیہ رضائی - عالمگیری)

سوال: اگر امام بھول کر پانچویں رکعت کو کھڑا ہو گیا اور مقتدی بھی اس کے ساتھ سہوا کھڑے ہو گئے پھر امام کو بعد رکوع کے سجدہ کرنے سے پہلے یاد آ گیا اور وہ قعدہ کی طرف عود کر آیا اور مقتدیوں نے بعد سجدہ کے عود کیا تو اب ان مقتدیوں کی نماز درست ہوئی یا نہیں؟

جواب: اگر مقتدیوں کو امام کا لوٹ کر بیٹھنا معلوم نہیں ہوا تھا تب تو مقتدیوں کی نماز صحیح ہے کیونکہ یہ زیادتی سجدہ کی سہوا ہوئی۔ اور مقتدی کی سہوا ایک رکن کی زیادتی اپنے امام کے خلاف مفسد نماز نہیں ہاں اگر امام رکوع سے پہلے قعدہ کی طرف عود کر گیا۔ اور مقتدی رکوع اور سجدہ دونوں کے لوٹے تو دونوں رکعتوں یعنی رکعت کی زیادتی کی وجہ سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ (در مختار رضائی)

سوال: ایک مسافر کو دو رکعت کے اندر سہوا ہوا۔ پھر اس نے سجدہ سہوا کر لیا۔ بعد سجدہ سہوا کے تقاضا کی نیت کر لی اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ سجدہ سہوا دوبارہ کرے گا۔ اس لیے کہ وہ سجدہ میان میں غیر جگہ واقع ہونے کی سبب سے غیر معتبر ہو۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کو سجدہ سہوا کے اندر پھر سہوا ہوا تو اب پھر سہوا کرے یا نہیں؟

جواب: اب نہ کرے اس لیے کہ سجدہ سہوا میں سہوا ہونے سے سجدہ سہوا واجب نہیں ہوتا ہے۔

سوال: اگر سنا کے پیچھے شک ہوا تو کیا کرے؟

جواب: کچھ بھی نہ کرے اس وقت جو از نماز کا ہی حکم دیا جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی وقت نماز کے پڑھنے نہ پڑھنے کے اندر شک واقع ہوا تو کیا کرے؟

جواب: اگر نماز کا وقت باقی ہے تو پھر سے لگا کر سجدہ نہ کوئی چیز اس پر واجب نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کو نماز میں شک ہو کہ کتنی رکعتیں پڑھیں تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر یہ شک پہلی ہی مرتبہ اس شخص کو ہوا ہے کہ جس کی علامت شک کرنی نہیں ہے تو از سر نماز پڑھے۔

سوال: اگر ایسا شخص نہ ہو بلکہ وہ جو جس کی عادت شک کرنے کی ہے تو وہ کیا کرے؟

جواب: اول گمان غالب پر عمل کرے اور گمان غالب کسی جانب ہو تو پھر یہ شخص معمولی رکعتوں

کو اختیار کرے بسبب یقین ہونے کمتر کے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرے تاکہ قعدہ فرض اور واجب ترک نہ

ہو مثلاً اول رکعت میں شک ہوگا کہ یہ دوسری ہے یا اول تو اس رکعت کو اول مقرر کرے۔ کیونکہ اس میں یقین

اول ہونے کا ہے اور اس کے آخر میں قعدہ کرے ایسے کہ اس کے وہم میں یہ رکعت دوسری بھی ہے اور

یہ عمل قعدہ کی ہے اسی طرح دوسری رکعت کے اخیر میں قعدہ کرے کہ با اعتبار ظن غالب کے دوسری ہے

اور دوسری رکعت کے بعد قعدہ واجب ہوتا ہے علیٰ ہذا تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد بھی قعدہ کرے اس صورت

میں چار قعدہ ہوں گے مگر یقینی طور سے کوئی قعدہ فرض اور واجب ترک نہیں ہوگا۔ آخر میں سجدہ سہو کرے

نماز درست ہو جائے گی۔ (در مختار، عالمگیری، شرح وقایہ)

سوال: اگر کسی کو بعد دونوں سلاموں کے یاد آئے کہ تیرے ذمہ سجدہ سہو باقی ہے تو کیا پھر سجدہ سہو کر سکتا ہے

جواب: بوجہ ایک قول کے جب تک قبلہ سے منہ نہ پھیرے یا کلام نہ کرے اس وقت تک سجدہ

سہو کر سکتا ہے اور دوسرے قول کے موافق نہیں کر سکتا۔ پھر سے پڑھے۔ (شامی، عالمگیری)

سوال: نمازی اگر بھولے سے دو رکعت پر سلام پھیرے اس وہم سے کہ چار رکعت ہو گئی تو کیا کرے؟

جواب: اسی وقت پھر کھڑا ہو جاوے اور چار رکعت پوری کرے اور اخیر میں پوجہ تاخیر فرض کے سجدہ سہو

کر لے اسی طرح اگر مسبوق امام کے ساتھ بھول کر سلام پھیرے تو وہ بھی اس سلام سے نماز سے خارج نہ ہو

گا۔ اور نہ مسبوق پھر سجدہ سہو لازم ہوگا۔ (در مختار، تنویر، شامی)

سوال: اگر دو رکعتی نماز میں سہو ہوا کہ پہلی رکعت ہے یا دوسری یا تیسری تو کیا کرے؟

جواب: سب رکعتوں میں قنوت پڑھے اور ہر رکعت کے بعد قعدہ کرتا رہے۔ آخر میں سہو کا سجدہ

لحاظ شہادہ امام کے سلام سے منور سلام ہو جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اور امام کے ساتھ سنا پھیر کر سجدہ سہو لازم نہیں۔ (شامی)

کر لے نماز ہو جائے گی۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ شک کے سبب سے سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ خواہ گمان غالب پر عمل کرے۔ یا کسی کی جانب کو اختیار کرے (عالمگیری)

سوال: اگر ایک شخص کسی رکن کے کرنے یا نہ کرنے کو بہت دیر سوچتا۔ پھر یقین ہوا کہ اس رکن کو کر لیا ہے یا نہیں۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر یہ وقت سوچنے کا اس قدر گزر گیا کہ رکن کے حال میں تغیر ہو گیا تو سجدہ سہو کرے۔ ورنہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کو نماز کے اندر شک ہوا کہ بے وضو ہے تو کیا کرے؟

جواب: نماز ادا کرتا رہے اس شک سے نماز کو نہ توڑے۔ ہاں اگر یقین ہوا اور پھر اس نے یقین کی حالت میں کوئی رکن ادا کیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ گواسی وقت پھر یقین طہارت کا حاصل ہو جائے اور اگر عادت شک کرنے کی ہے تو نماز از سر نو پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر بعد نماز کے کوئی شخص خبر سے کہ تو نے پھار کی جگہ تین پڑھی ہیں یا پانچ یا دو کی جگہ تین پڑھی ہیں۔ یا چار تو اب اس کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: احتیاطاً پھر سے پڑھ لے گو یہ اپنی رائے میں اس کو غلط ہی سمجھتا ہو (عالمگیری، شامی)

سوال: اگر قوم اور امام کے درمیان اختلاف ہو تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر امام کو یقین ہے تو اعادہ نماز کا نہ کرے۔ اور قوم اعادہ کرے۔ اس لیے کہ قوم کے گمان میں نماز فاسد ہے۔ (درمختار)

سوال: کیا عیدین کی تکبیروں میں زیادتی اور کمی اور ترک سے سجدہ سہو آتا ہے؟

جواب: ہاں سب سے سجدہ سہو آتا ہے۔

باب سجدہ تلاوت کے بیان میں

سوال: تمام قرآن مجید میں کل سجدے کتنے ہیں؟

جواب: پندرہ ہیں۔ (عالمگیری، کبیری، درمختار)

لے جو شخص یہ چون سجدے قرآن کریم کے ایک ہی مجلس میں پڑھے اور سب سجدے اسی مجلس میں بجلاوے تو حق سبحانہ و تعالیٰ اس کی مہم کے لیے کافی ہوگا اور اس کے مقصد کو برلائے گا۔ (تنویر الابصار۔ درمختار)

سوال: کیا ہمارے نزدیک اور امام شافعی کے نزدیک کچھ فرق ہے؟

جواب: تعداد کے اندر تو فرق نہیں ہے مگر مقاموں میں اختلاف ہے ہاں البتہ امام مالک علیہ الرحمۃ کے نزدیک تعداد میں بھی فرق ہے۔ ان کے نزدیک کل سجدے گیارہ ہیں۔ (درمختار، شامی)

سوال: اگر حنفی شافعی کے پیچھے اقتدار کرے اور وہ اس مقام پر سجدہ کرے یہاں ہمارے نزدیک سجدہ نہیں ہے۔ تو کیا کیا جائے؟

جواب: نماز میں توبہ بہ متابعت حنفی بھی سجدہ کرے مگر خارج نماز اگر شافعی سے سُننے تو نہ کرے (شامی)
سوال: اگر مالکی امام کے ساتھ اقتدار کیا اور اس نے سجدہ اس مقام پر نہیں کیا جہاں حنفی کے نزدیک سجدہ ہے تو کیا کرے؟

جواب: یہ بھی نہ کرے اس لیے کہ اقتدار کی حالت میں شرط وجوب سجدہ یہ بھی ہے کہ امام سجدہ کرے اگر حنفی امام بھی سجدہ پڑھ کر نہ کرے تو مقتدی پر بھی سجدہ نہیں خواہ مقتدی نے سنا ہو یا نہ (غایتہ الاوطار)
سوال: سجدہ تلاوت کس طرح واجب ہوتا ہے؟

جواب: ہر مسلمان عاقل بالغ پر پڑھنے اور سننے سے واجب ہوتا ہے۔ (کبیری۔ عالمگیری)

سوال: وہ کون کون ہیں جن پر باوجود پڑھنے اور سننے سے واجب نہیں؟

جواب: وہ یہ ہیں، اول کافر، دوم دیوانہ، سوم نابالغ، چہارم حیض و نفاس والی عورت (عالمگیری)

سوال: اگر ان سے اور کوئی سنے تو سننے والے پر سجدہ ہے یا نہیں؟

جواب: بیشک ہے۔ (درمختار۔ عالمگیری)

سوال: سجدہ کی آیت اگر کسی اور زبان میں پڑھی جائے تب بھی سجدہ واجب ہو گا یا نہ؟

جواب: پڑھنے والے پر ہر طرح واجب ہو گا مگر سننے والے پر اس وقت واجب ہو گا جبکہ خبر دی

جائے کہ یہ آیت سجدہ کی پڑھی گئی ہے۔ اسی طرح عربی کا نہ جانتے والا بھی اس وقت تک معذور ہے

جب تک اس کو معلوم نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی بچے کر کے سجدہ کی آیت پڑھے تو بھی سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: ایسے بچے سے نہ تو پڑھنے والے پر سجدہ ہے نہ سننے والے پر (عالمگیری)

سوال: اگر نماز سے باہر سجدہ واجب ہو تو کس طرح ادا کرے؟

جواب: ہر بدون رفع یدیں کے کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے اور پھر بعد سجدہ کے اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو کر بیٹھ جائے۔ اس طرح سجدہ کرنے سے سنت اور مستحب سبب (دہو گئے)۔ (عالمگیری)

سوال: ہر سجدہ تلاوت کی نیت کیونکر کرے؟

جواب: اس طرح کہ بے کہ میں سجدہ کرتا ہوں۔ اللہ کے واسطے سجدہ تلاوت کا اللہ اکبر (عالمگیری)

سوال: اس سجدہ کے اندر کیا پڑھے؟

جواب: اس سجدہ میں شرط کیا کیا ہیں؟

سوال: وہی تسبیح جو نماز کے بعد سجدوں کے اندر پڑھی جاتی ہے یعنی تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ (عالمگیری)

جواب: وہ ہی شرطیں ہیں جو کہ نماز کے اندر شرطیں ہیں یعنی طہارت، ستر عورت، استقبال قبلہ، نیت۔

سوال: اگر نمازی نماز پڑھنے کی حالت میں اس شخص سے کہ جو نماز سے باہر ہے آیت سجدہ کی سن لے یا نماز پڑھنے والا نماز پڑھنے والے سے سنتے تو بھی ان دونوں پر سجدہ واجب ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں واجب ہے نماز پڑھنے والا جب اپنی نماز سے فارغ ہو تب سجدہ کرے اور جو کوئی خارج نماز ہے۔ وہ نماز سے خارج کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: کیا کوئی ایسا بھی ہے کہ جس کے پڑھنے سے نہ اس پر سجدہ واجب ہو نہ سنے والوں پر؟

جواب: ہاں ہے اور وہ یہ معتدی ہے کہ جو بحالت اقتداء سجدہ کی آیت پڑھے کہ اس کے پڑھنے سے نہ خود اس پر سجدہ ہے نہ اس کے ساتھی اور معتدیوں پر نہ اس کے امام پر ہاں اگر کوئی نماز سے باہر ہو اور وہ اس معتدی سے سن لے تو اس پر سجدہ واجب ہوگا۔ (شرح وقایہ، عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے باہر نماز کے امام سے آیت سجدہ کی سنی اور پھر اسی امام کا اسی نماز کا اقتداء کیا تو پھر سجدہ یہ شخص کب کرے؟

جواب: اگر اس شخص نے دوسری رکعت میں اقتداء کیا۔ اور امام نے پہلی رکعت میں سجدہ پڑھا تب تو بعد نماز کے اس سجدہ کرے۔ اور اگر اسی رکعت میں جس میں کہ سجدہ پڑھا ہے سجدہ کرنے سے پہلے اقتداء کی تمام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر بعد سجدہ امام کے اسی رکعت میں اقتداء کیا تو اس شخص سے سجدہ ساقط ہوا نہ نماز کے اندر کرے نہ نماز کے باہر۔ (عالمگیری)

وال: ایک نمازی پر نماز کے اندر سجدہ واجب ہوا مگر اس نے نماز کے اندر سموا یا قصداً سجدہ ادا

نہ کیا تو اب یہ شخص نماز کے باہر سجدہ ادا کرے یا نہیں؟

جواب: نہ کرے، کیونکہ جو سجدہ نماز کے اندر واجب ہوتا ہے اس کے ادا کرنے کا محل نماز ہی ہے باہر نماز کے قضا نہیں ہوتا۔ اس لیے کہ نماز کا سجدہ نماز کا جز ہے۔ مگر قصد ترک کرنے سے گنہگار ہوگا۔ اس گناہ سے مخلصی کی صورت سوائے توبہ کے اور کچھ نہیں ہے۔ (درمختار عالمگیری)

سوال: سوئے ہوئے سے یا نشہ والے سے آیت سجدہ کی سنی جاوے تو سجدہ واجب ہوگا یا نہیں؟
جواب: بیشک ہوگا بلکہ نشہ والے پر اور بعد اطلاع سونے والے پر بھی سجدہ واجب ہے (عالمگیری)

سوال: سجدہ تلاوت کو بعد وجوب دیر سے ادا کرنا کیسا ہے؟
جواب: اگر سجدہ نماز کے اندر کا ہے تب تو فوراً واجب ہے۔ تاخیر اس میں مکروہ تحریمی ہے۔ اور اگر خارج نماز ہے تو تاخیر مکروہ تتریبی ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال: اگر کسی نے نماز کے اندر آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ کرنے سے پہلے وہ نماز فاسد ہوگئی تو اب اس سجدہ کو کبے؟
جواب: خارج نماز ادا کرے اس لیے کہ جب نماز فاسد ہوگئی تو یہ سجدہ صرف تلاوت کا کارہ گیا نماز کا نہ رہا (درمختار)

سوال: دو شرطوں کے بدلے ایک ہی سجدہ کافی ہونے کے لیے کیا کیا شرطیں ہیں؟
جواب: دو شرطیں ہیں ایک تو مجلس کا ایک ہونا ہے۔ دوسرے آیت کا ایک ہی ہونا ہے اگر مجلس کا اختلاف ہوگا یا آیت کا تو دو سجدے واجب ہوں گے۔ (شرح وقایہ، کبیری وغیرہ)

سوال: ایک شخص نے ایک مجلس میں آیت سجدہ پڑھی اور پھر اسی مجلس میں دوسرے شخص سے اسی آیت کو سننا تو اب یہ شخص ایک سجدہ کرے یا دو؟
جواب: یہ شخص ایک ہی سجدہ کرے گا۔ (شامی)

سوال: ایک شخص آیت سجدہ پڑھ کر اسی مجلس میں کھانا کھا لے لگایا تین قدم چلایا آخر بدو فرحت میں مشغول ہوا بعد میں پھر اسی جگہ اس آیت کو پڑھنے لگا۔ تو اب اس شخص کو دو سجدے چاہئیں یا ایک؟
جواب: اس شخص پر دو سجدے واجب ہوئے اس لیے کہ اس شخص کی مجلس بدل گئی اور یہ تبدیلی تین یا زیادہ قدم چلتے میں حقیقتاً ہے اور باقی میں حکماً۔ (شامی)

سوال: جو کہ تبدیل مجلس کا پڑھنے والے پر ہے کیا وہی حکم سُننے والے پر بھی ہے؟

کہ لیکن یہ حکم بڑے متعلقہ مساجد مخصوص ہے اور اگر بہت صغیر یا چھوٹی مسجد یا کشتی میں جو شرعی گز سے چالیس گز سے کم کی ہوں۔ ایک کونے سے دوسرے میں بھی چلا جاوے گا تب بھی تبدیل مجلس نہ شمار کی جائے گا (عالمگیری، شامی)

جواب: وہاں وہی حکم سننے والے پر بھی ہے۔ (عالمگیری)
سوال: ہر ایک شخص نے ایک ہی آیت کو آتے بھی پڑھا اور جاتے بھی مگر سننے والوں نے ایک ہی جلسہ میں سنان دونوں کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: پڑھنے والا دو سجدے کرے گا۔ اور سننے والا ایک اسیلے کہ پڑھنے والے پر بوجہ اختلاف مکان دو سجدے واجب ہوئے اور سننے والے پر بوجہ اتحاد مکان ایک اگر سننے والے کا بھی جلسہ بدل جاتا تو اس پر بھی وہی حکم ہوتا۔ جو پڑھنے والے پر (شرح وقایہ در مختار)
سوال: اگر کوئی ایک مجلس میں سارا قرآن پڑھے تو کتنے سجدے کرے؟
جواب: چوں کرے۔ (کبیری۔ در مختار وغیرہ)

سوال: اگر تلاوت کرنے والا ساری سورۃ پڑھے۔ مگر سجدہ کی آیت کو چھوڑ دے یہ کیسا؟
جواب: مکروہ ہے بخلاف اس کے کہ آیت سجدہ کی پڑھے اور ساری سورۃ چھوڑ دے یہ مکروہ نہیں۔ (شرح وقایہ)

سوال: تلاوت کرنے والے کو بروقت تلاوت آیت سجدہ کی آیت پڑھنا کیسا؟
جواب: مستحسن ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال: سجدہ شکر کیسا ہے؟

جواب: صاحبین رحمہم اللہ کے نزدیک عبادت ہے۔ اس پر ثواب ملتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال: سجدہ شکر کا کس وقت کرنا چاہیے؟

جواب: جب کوئی نعمت ظاہر ہو یا مصیبت دور ہو اس وقت مثل سجدہ تلاوت کے کرے ہوئے

سوال: اکثر لوگ بلا سبب بعد نماز کے سجدہ کیا کرتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

باب جمعہ کے بیان میں

سوال: جمعہ کو جمعہ کس لیے کہتے ہیں؟

جواب: اس لیے کہتے ہیں کہ یہ دن مسلمانوں کے اجتماع کا ہے (طحاوی)

سوال: نماز جمعہ فرض عین ہے یا فرض کفایہ؟

جواب: فرض عین ہے۔ اس کا منکر کافر ہے، اس لیے کہ اسکی فرضیت ثبوت دلیل قطعی سے ہے (در مختار)
سوال: جمعہ کے اندر کیا شریطیں ہیں؟

جواب: نو شریطیں ہیں۔ چار شریطیں وجوب کی اور پانچ صحت کی۔

سوال: وجوب جمعہ کی شریطیں کیا ہیں؟

جواب: مردی، آزادی، بیعزدی، اقامت، ایسی وجہ ہے کہ عورت غلام اور بیمار اور مسافر پر جمعہ فرض نہیں؟ (عالمگیری)

سوال: صحت جمعہ کی کیا شریطیں ہیں؟

جواب: شہر، وقت ظہر، خطبہ، جماعت، اذان عام۔ یہ شریطیں صحت جمعہ کی ہیں۔

سوال: صحت اور وجوب میں حکماً کیا فرق ہے؟

جواب: یہ فرق ہے کہ اگر صحت کی شریطیں نہ ہوں گی تو جمعہ نہ ہو گا۔ اور اگر وجوب کی شریطیں ہوں گی

تو جمعہ درست ہو گا۔ مثلاً عورت یا بیمار وغیرہ پر جن پر جمعہ واجب نہیں ہے اگر شریط صحت جمعہ کے

ساتھ جمعہ ادا کریں تو اس وقت ان کا فرض ادا ہو جائے گا۔ بخلاف اسکے کہ جس پر جمعہ تو واجب ہے

مگر ادا واجب نہیں جیسے مرد آزاد تندرست اگر یہ صحت جمعہ کی شرط نہ ہوتے تو اس کا

جمعہ درست نہیں۔ سب معذوروں کو کہ جن پر جمعہ کا وجوب نہیں ہے ظہر سے جمعہ پڑھنا افضل ہے

بخلاف عورت کے کہ اس کو جمعہ سے ظہر ہی پڑھنا افضل ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال: جمعہ کی ادائیگی کی جو پہلی شرط بتلانی گئی ہے اس سے بھی گاہی فرمائیے کہ شہر کس کو کہتے ہیں جہاں جمعہ درست ہے؟

جواب: شہر عاشر اسی بستی کا نام ہے جہاں پر اتنے مسلمان مرد مکلف رہتے ہیں، خواہ وہ نمازی ہو

یا بے نمازی کہ اگر وہ نماز جمعہ کے لیے سب اکٹھے ہو جائیں تو وہاں کی سب سے بڑی مسجد میں

۱۰ فرض میں وہ ہے جو ہر ایک کے ادا کرنے سے ادا ہو بخلاف فرض کفایہ کے کہ وہ ایک کے ادا کرنے سے سب سے اٹھ جاتا

ہے ۱۱ غلام کو اگر اس کا آقا اجازت دیدے تو بھی غلام کو اختیار ہے چاہے جمعہ پڑھے یا نہ پڑھے۔ بخلاف مزدور کے

اُس پر جمعہ واجب ہے اور مزدور کی مزدوری اجرت کے حساب سے ساقط ہو جائے گی۔ یعنی اگر مسجد اتنی دور ہو کہ آنے

جانے میں ایک پھر لگتا ہے تو اس دن کی اجرت سے چوتھائی اجرت قطع ہو جائے گی۔ اس کا مطالبہ مالک سے مزدور نہیں کر سکتا اور

اگر مسجد اتنی دور نہیں ہے تو مزدوری ساقط نہیں ہو سکتی (شامی) ۱۲ بیمار کے حکم میں بیمار وار بھی ہے ۱۲ (در مختار)

نہ سہائیں۔ اسی قول پر اکثر فقہاء کا فتویٰ ہے۔ (شرح وقایہ، در مختار، تنویر الابصار)

سوال: ہر بڑی مسجد کس مقدار کی کہلاتی ہے؟

جواب: در مختار قول کے بموجب کم از کم چالیس گز شرعی کی مقدار بڑی مسجد شمار کی جاوے گی۔ اور شرعی گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے۔ (شامی)

سوال: اگر کسی جگہ بڑی مسجد اس مقدار کی نہ ہو۔ اور وہ جگہ مسلمانوں کی آبادی اور بستی کے لحاظ سے اس قدر ہو جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے بلکہ اس مقدار سے بھی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: بلا تامل نماز جمعہ ادا کی جائے۔ کچھ مسجد کا ہونا شرط جمعہ نہیں ہے۔

سوال: دوسری شرط صحت جمعہ کی جو ظہر کا وقت ہے۔ یہ بھی بتلا دیجئے کہ اگر یہ وقت فوت ہو جائے تو پھر جمعہ کی نماز کی قضا پڑھے یا ظہر کی؟

جواب: بعد گزرنے وقت ظہر کے جمعہ کی نماز کی قضا نہ پڑھے۔ ظہر کی نماز کی قضا کرے یہاں تک کہ لاحق یا مسبوق پر نماز پڑھنے کی حالت میں وقت ظہر گزر گیا تو اب یہ نماز نفل ہوگئی پھر سے نماز قضا کرے۔

سوال: تیسری شرط صحت جمعہ کی جو خطبہ ہے۔ اگر کوئی وقت سے پہلے خطبہ پڑھے اور نماز وقت کے اندر جائز ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز جائز نہیں اس لیے کہ خطبہ کا پڑھنا بھی وقت کے اندر ہی شرط ہے اسی طرح بعد نماز کے بھی خطبہ پڑھنا جائز ہے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: ہر خطبہ کے اندر کس مقدار کا ذکر کفایت کرتا ہے؟

جواب: استقارہ فریضیت کے لیے تو صرف الحمد لله یا لا الہ الا الله یا سبحان الله کا ایک بار لکنا کافی ہے۔ مگر اسی مقدار پر کفایت کرنا مکروہ ہے، بسبب مخالفت سنت کے (در مختار)

سوال: ہر خطبہ میں سنت کس مقدار کا ذکر ہے؟

جواب: ایک سورۃ طویل مفصل کی مقدار کا ذکر خطبہ میں سنت ہے اور اس سے زیادہ مکروہ ہے (عالمگیری)

سوال: اس مقدار کی طوالت دونوں خطبوں کے اندر چاہیے یا ایک کے اندر؟

جواب: دونوں خطبوں کے اندر (شرح وقایہ، در مختار)

۱۷ سورۃ طویل مفصل سورۃ حجرات سے سورۃ بروج تک کی سورتیں ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: در دونوں خطبوں کے درمیان جلسہ کرنا کیسا ہے؟

جواب: سنت ہے۔ (عالمگیری)

سوال: بعض لوگ خطبہ میں جب نام پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سنتے ہیں تو درود شریف پڑھتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: بیکار کر پڑھنا خطبہ سنتے کی حالت میں ناجائز ہے ہاں دل میں چپکے سے پڑھ لیں (شامی)

سوال: بعض خطیب دو سر خطبہ میں درود پڑھنے کے واسطے داہنے اور بائیں کو منہ پھیرا کرتے ہیں یہ کیسا؟

جواب: یہ بدعت ہے۔ (شامی)

سوال: خطبہ کے اندر مستحب کیا ہے؟

جواب: حلفائے راشدین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو چچا بزرگواروں کا یعنی حضرت حمزہ

اور حضرت عباس رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر کرنا مستحب ہے۔ (در مختار)

سوال: خطبہ کی پوری ترکیب بیان کیجئے؟

جواب: اول اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم آہستہ پڑھے پھر حمد و ثننا پڑھ کر شہادتین پڑھے۔ پھر

درود شریف پھر وعظ اور قرآن مجید کی آیت پڑھ کر ختم کرے پچھلے خطبہ میں بھی قرآن شریف کی آیت

کا پڑھنا مسنون ہے۔ (شامی)

سوال: اس مقام پر ایک خطبہ بھی جمعہ کا بتلادیا جائے تو بہت بہتر ہوگا مع ترکیب پڑھنے کی؟

جواب: اول امام منبر پر بیٹھے۔ جب مؤذن اذان سے فارغ ہو۔ اس وقت امام کھڑا ہووے اور

قوم کی طرف منہ کر کے پہلے اعوذ چپکے سے پڑھ کر خطبہ اس طرح شروع کرے؟

خطبہ اولی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيَّ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لِي جُورًا وَ
 لَنْهَدَأَنَّ لِلَّهِ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ خَيْرُ الْوَسَايِ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ وَحُلُوتُهَا وَإِنِّي مُسْتَخْلِفُكُمْ
 فِيهَا فَتَأْمُرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ فَاتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُوا إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ سُبْحَانَ
 رَبِّكَ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

پڑھ کر اس جگہ تین آیت چھوٹی کی مقدار بیٹھ کر جائے اور پھر کھڑا ہو کر دوسرا خطبہ اس طرح شروع کرے مگر پہلے خطبہ کی نسبت آواز لست ہو۔

خطبہ ثانی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ مُحَمَّدٌ وَوَسْتَعِينَهُ وَوَسْتَعْفِرُهُ وَوَلَوْ مِنْ بِيهِ وَوَسْتَوَكَّلُ عَلَيْهِ ط وَ
 نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ إِنَّ
 اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ
 عَلَى مُحَمَّدٍ أَفْضَلُ صَلَوَاتِكَ وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِمْ أَجْمَعِينَ
 خُصُوصًا عَلَى أَفْضَلِ النَّاسِ بَعْدَ النَّبِيِّينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ الْفَارُوقِ وَعُمَانَ ذِي النُّورَيْنِ
 وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَالْحَسَنَيْنِ وَعَلَى سَيِّدَةِ النَّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَعَلَى أَعْتَابِ الْمَكْرَمِينَ الْحَمْرَاءِ
 وَالْعَبَّاسِ وَعَلَيْكَ مِنْ اخْتَارَهُ اللَّهُ بِصُحْبَةِ نَبِيِّهِمْ بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا
 إِنَّكَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ.

پھر اس کے بعد امام منبر سے اتر آوے اور تکبیر نماز کی شروع ہو جاوے۔

سوال: اگر خطیب کے سوا اور شخص کو نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مناسب ہے۔ (تتویر الابصار، در مختار، عالمگیری)

سوال: اگر خطیب کو حدت ہو جائے تو کیا کرے؟

جواب: اگر حدت بعد خطبہ پڑھنے کے ہو تو ایسے شخص کو خلیفہ کرے جو خطبہ سننے میں شریک ہو اور اگر ایسے

کو خلیفہ نہ کرے گا تو جائز نہیں اور اگر نماز کے اندر حدت ہو تو اب چاہے جسکو خلیفہ بنائے (عالمگیری)

سوال: امام کو خطبہ پڑھنے سے پہلے محراب کے اندر نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے۔ (شامی)

سوال: دو دنوں خطبے دو رکعت ظہر کے قائم مقام ہیں یا نہیں؟

جواب: دو رکعت کے قائم مقام تو نہیں ہیں مگر ثواب میں یہ خطبے آگے ہوتے ہیں۔ جمعہ کی

نماز سے۔ (در مختار)

سوال: اگر خطبہ اور نماز کے درمیان فاصلہ بہت ہو جائے مثلاً امام بعد خطبہ کے گھر چلا جائے یا کھانا کھائے یا اور کوئی کام ہاتھ نماز کر بیٹھے تو کیا کیا جائے؟

جواب: خطبہ از سر نو پڑھا جائے۔ (درمختار)

سوال: خطبہ کے وقت کیا کیا باتیں ناجائز ہیں؟

جواب: جو باتیں نماز میں ناجائز ہیں وہ ہی خطبہ کے وقت ناجائز ہیں۔ مثلاً کھانا پانی پینا۔ اور کلام اور جواب سلام کا دینا وغیرہ مگر اشارہ سے بُری بات کا منع کرنا جائز ہے۔ (درمختار)

سوال: چوتھی شرط صحت جمعہ کی جو جماعت ہے یہ بھی بتلا دیجئے کہ جمعہ کی جماعت میں کس قدر آدمیوں کے ساتھ جماعت ہے کہ جس کے بغیر ادائیگی جمعہ صحیح نہیں؟

جواب: سو اٹھ امام کے تین آدمی ہونے چاہئیں۔ برخلاف اور نمازوں کے کہ ان میں سو امام کے ایک آدمی کے ساتھ جماعت کا حکم ہے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: پانچویں شرط صحت جمعہ کی اذن عام ہے یہ بھی بتلا دیجئے کہ اذن عام کس کو کہتے ہیں؟

جواب: اذن عام وہ ہے کہ کسی کو آنے جانے سے روکا نہ جائے اگر عام اذن ہوگا تو جمعہ درست نہ ہوگا۔ مثلاً کسی قلعہ کے اندر مسجد ہو اور حکم قلعہ عوام کو آنے جانے سے روکے اور آپ اپنے چند لشکری اور باشندگان قلعہ کے ساتھ جمعہ ادا کرے تو جمعہ جائز نہیں۔ لہذا اذن عام نہ ہونے کے (تنویر، درمختار)

سوال: شہر کے اندر اگر کوئی نماز جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟

جواب: حرام ہے۔ (درمختار، تنویر الابصار)

سوال: معذور اگر جمعہ سے پہلے ظہر ادا کرے تو کیسا؟

جواب: مکروہ تتریبی ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال: معذور شہر کے اندر جمعہ کے دن ظہر جماعت سے پڑھیں یا علیحدہ علیحدہ؟

جواب: علیحدہ علیحدہ پڑھیں ان کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا جمعہ کے دن مکروہ تحریمی ہے۔ (درمختار)

سوال: رقیبی جیل خانہ میں جمعہ ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: نہیں کر سکتے۔ اور اگر پڑھ لیں گے تو جمعہ نہ ہوگا۔ ایسے کہ اذن عام نہیں ہے جو شرط جمعہ ہے۔

سوال: جہاں پر جمعہ درست نہیں ہے۔ وہاں کے رہنے والے بھی جمعہ کے دن ظہر جماعت سے

پڑھیں یا وہ بھی علیحدہ علیحدہ؟
 جواب: ان کو جماعت سے ظہر پڑھنا درست ہے شہر والوں کو جماعت کے ساتھ ظہر پڑھنا درست
 نہیں۔ (تنویر، شامی)

سوال: اگر ایک شخص نے ظہر کی نماز جمعہ کی نماز سے پہلے پڑھی اور پھر جمعہ کی نماز ادا کرنے کو گھر سے نکلا
 اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس شخص کو امام کے ساتھ جمعہ مل گیا تو ظہر کی فرضیت باطل ہوگئی خواہ معذور ہو جیسے مسافر یا
 مریض وغیرہ خواہ غیر معذور اگر اسکو جمعہ نہ ملا تو جو وقت یہ گھر سے نکلا تھا اگر اسی وقت امام فارغ ہو گیا تو بالاجماع ظہر
 کی فرضیت باطل نہ ہوگی اور اگر اس کے گھر سے نکلنے وقت امام نماز میں اس کے پہنچنے سے پہلے فارغ
 ہو گیا۔ تو امام اعظم کے نزدیک ظہر کی فرضیت باطل ہوگئی پھر اسے ظہر پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک شخص جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ تشریف میں آکر ملا یہ شخص بعد سلام کے نماز جمعہ ادا کرے یا ظہر کی؟
 جواب: نماز جمعہ کی ادا کرے۔ گو سجدہ سہو کی ہی التحیات میں آکر شریک ہوا ہو اور یہی حکم مسافر کے
 لیے بھی ہے۔ (در مختار)

سوال: جمعہ کی نماز کے لیے بھی دو اذانیں ہوتی ہیں، ان کی اہمیت کیا ہے؟
 جواب: ایک اذان کا ہونا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور حضرت اشعین رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہما کے زمانہ سے چلا آتا ہے اور دوسری اذان حضرت عثمان نے جب کہ کثرت آدمیوں کی ہوئی پڑھائی
 تو یہ بھی سنت ہوئی اب اختلاف اس میں ہے کہ پہلی اذان ان دونوں میں سے کونسی ہے سو با اعتبار وقت
 کے وہی پہلی اذان ہے جو وقت کے اندر پہلی ہو۔ اور با اعتبار مشروعیت کے خطیب کے سامنے
 کی اذان پہلی ہے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: وہ اذان کون سی ہے جس کے سننے سے خرید و فروخت اور کل کام مکروہ ہو جاتے ہیں؟
 جواب: وہ اذان وہ ہے کہ جو وقت کے اندر پہلی ہو اسی اذان کے سننے سے سب باتیں یعنی بیع
 وغیرہ صحیح تر قول کے موافق مکروہ تحریمی ہو جاتی ہے اور نماز کی طرف چلنا واجب۔ (عالمگیری، در مختار)

سوال: اگر گاؤں والے جن پر واجب نہیں ہے وہ جمعہ کے دن شہر میں نماز کے لیے آویں۔ اور
 دوسری حاجت بھی ان کی ہو تو ان کو نماز جمعہ کا ثواب ہو گا یا نہیں؟

جواب: اگر ان کی نیت میں زیادہ تر مقصود نماز کے ادا کرنے کا ہے تب ثواب ملے گا ورنہ نہیں۔ (در مختار)

سوال: ایک شہر میں کئی جگہ جمعہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: بموجب مذہب صحیح امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے در ہے خواہ وہ شہر چھوٹا ہو یا بڑا (در مختار شامی)

سوال: جمعہ کی نماز کے بعد جو چار رکعت فرض احتیاطاً پڑھتے ہیں ان کا پڑھنا کیسا؟

جواب: بہت اچھا ہے تاکہ فرض ذمہ سے یقینی طور سے ساقط ہو جائے اس لیے کہ جمعہ اگرچہ

روایات توینکی رو سے ان گاؤں میں جہاں رہنے والے مکلف مسلمانوں سے بڑی مسجد بھری جائے درست ہے۔

اسی طرح چند جگہ بھی ایک شہر میں جمعہ بموجب اقوال کے درست ہے لیکن چونکہ دوسرا قول بھی موجود

ہے اگرچہ ضعیف ہی سہی اس لیے فقہائے محققین نے اختلاف سے نکلنے کے لیے بعد نماز جمعہ کے

احتیاطی چار رکعت پڑھنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی ان رکعتوں کی وجہ سے فرضیت جمعہ کا مستفاد ہو جائے تو ان چار رکعتوں کو نہ

پڑھے جمعہ ہی کو یقینی طور سے فرض سمجھ کر ادا کرتا ہے۔ (در مختار شامی شرح سفر السعادتہ - عالمگیری)

سوال: ان چار رکعتوں کی نیت کس طرح کرے؟

جواب: اس طرح کرے نیت کرتا ہوں میں چار رکعت فرض اس پچھلی ظہر کے کہ جس کا دین نے پایا اور

ابھی ادا نہ کیا۔ اس نیت کا فائدہ یہ ہے کہ اگر جمعہ بموجب روایات ضعیفہ نہ ہوا تب تو یہ چار رکعت ظہر کے

دن کی ہوں گی اور ظہر کا فرض اس کے ذمہ سے ساقط ہوا اور اگر جمعہ بموجب اقوال قویہ درست ہوا تو کسی ظہر کی

قضا نماز اگر اس کے ذمہ ہے تو ادا ہو جائے گی۔ اور اگر قضا نماز اس کے ذمہ نہیں ہے تو نقل ہو جانے میں تو

کوئی شبہ ہی نہیں عرض ان چار رکعتوں کا پڑھنے والا خالی فائدہ سے کسی طرح نہیں سکتا۔ بزحمت تارک کے (در مختار شامی)

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ ان چار رکعتوں کو کس طرح پڑھے۔ بھیری پڑھے یا عالی؟

جواب: اگر اس کے ذمہ قضا نماز ظہر کی ہے۔ تب تو مثل فرض کے دو رکعت بھیری پڑھے۔ اور دو

رکعت عالی اور اگر قضا نماز اس کے ذمہ نہیں ہے تو چاروں میں سورۃ ملاوے۔ (شامی)

سوال: جمعہ کے دن وہ ساعت کونسی ہے جس میں دعا قبول ہوتی ہے؟

جواب: اس ساعت کے اندر بہت اختلاف ہے چنانچہ سب اقوال بیالیس ہیں جن میں سے دو

قول صحیح ہیں ایک تو یہ کہ وہ ساعت خطبہ کے شروع سے آخر نماز تک ہے تو بموجب اس قول کے دعا

اپنے دل میں مانگے کیونکہ خطبہ میں سکوت کا حکم ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ وہ ساعت پچھلی ساعت

ہے۔ اور عصر سے شام تک ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال: جمعہ کی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں جہر کے ساتھ۔ (عالمگیری)

سوال: جمعہ میں کسی سورت خاص کا پڑھنا مستحب ہے؟

جواب: ہاں ہے سورہ جمعہ اور سورہ منافقون یا اعلیٰ اور عاشیہ کا پڑھنا سنت ہے ورنہ جو یاد ہو

پڑھے۔ (عالمگیری، شامی)

باب عید کے بیان میں

سوال: عید کے ہوتی ہیں؟

جواب: دو ہوتی ہیں۔ ایک عید الفطر۔ دوسری عید الاضحیٰ۔

سوال: عید الفطر کون سی عید کا نام ہے اور عید الاضحیٰ کون سی عید کا نام ہے؟

جواب: عید الفطر اس عید کو کہتے ہیں جو بعد ختم ماہ مبارک رمضان شریف کی پہلی تاریخ کو ہوتی ہے

اور عید الاضحیٰ وہ جو ذوالحجہ میں دسویں تاریخ کو ہوتی ہے جس کی نویں تاریخ کوچ ہوتا ہے۔

سوال: ان دونوں عیدوں کی نمازیں کیسی ہیں؟

جواب: واجب ہیں۔ (درمختار، کبیری)

سوال: کیا ان نمازوں کے لیے بھی جمعہ کے کچھ شرطیں ہیں؟

جواب: ہاں وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے وجوب اور ادا کی ہیں۔ صرف دو باتوں کا فرق ہے۔ ایک

تو جمعہ میں خطبہ شرط ہے یعنی بغیر خطبہ کے جمعہ کی نماز صحیح نہیں۔ برخلاف عیدین کے کہ ان میں خطبہ

سنت ہے دوسرے جمعہ میں خطبہ نماز سے پہلے ہوتا ہے اور عیدین میں بعد نماز کے (درمختار، عالمگیری)

سوال: عید کے دن کیا کیا باتیں سنت ہیں؟

جواب: صبح کی نماز اپنے محلہ کی مسجد میں پڑھنا۔ غسل کرنا۔ مسواک کرنا۔ خوشبو لگانا۔ ۵۔ نئے

یاد دھلے ہوئے کپڑے پہننا۔ ۶۔ خاص عید گاہ کو جانا۔ ۷۔ راستہ کو بدلنا۔ ۸۔ راستہ میں تکبیر کا پڑھنا۔ مگر عید الفطر

کو آہستہ پڑھنا چاہئے اور عید الاضحیٰ کے دن پکار کر اور عید گاہ میں پہنچ کر ختم کرے۔ ۹۔ فطرہ کا عید کی

لک صدقہ فطر ایک آدمی کی جانب سے اختیاطاً دوسرے گھریوں یا اس کی قیمت دینی چاہیے۔

نماز سے پہلے دینا ۱۰۔ عید الفطر کی نماز سے پہلے کچھ میٹھا کھانا اگر چھوہار سے وغیرہ ہوں تو بعد و طاق کھاوے ورنہ کوئی دوسری میٹھی شے کھا کر عید کی نماز کو جائے۔ بر خلاف عید الاضحیٰ کے اس میں نماز سے پیشتر نہ کھانا مستحب ہے خواہ قربانی کرے یا نہ کرے۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: عیدین کی نماز کے لیے سواری پر جانا کیسا ہے؟

جواب: درست سے مگر پا پیادہ جانا افضل ہے (عالمگیری)

سوال: ایک شہر میں عیدین کی نماز کئی جگہ ہونا درست ہے یا نہیں؟

جواب: بالاتفاق درست ہے۔ (در مختار)

سوال: عیدین کی نماز کا وقت کب سے کب تک ہے؟

جواب: سورج میں سفیدی ہونے سے زوال تک وقت ہے مگر افضل یہ ہے کہ عید الاضحیٰ میں

جلدی کریں اور عید الفطر میں تاخیر۔ (عالمگیری)

سوال: اگر عیدین کی نماز کسی عذر سے اس دن نہ پڑھی جائے مثلاً کثرت بارش سے یا ابر کی وجہ سے

چاند نظر نہ آیا اور دوسرے دن بعد زوال کے رویت کا علم ہوا یا جس وقت نماز پڑھی گئی ابر تھا۔ پھر معلوم ہوا کہ نماز زوال کے بعد پڑھی گئی۔ یا امام نے بے وضو نماز پڑھا دی تو کیا کیا جائے؟

جواب: ان سب صورتوں میں عید الفطر کی نماز تو دوسرے ہی دن زوال سے پہلے پڑھ لے اس لیے کہ

بعد دوسرے دن کے پھر عید الفطر کی نماز جائز نہیں۔ اور عید الاضحیٰ کی نماز تین دن یعنی بارہویں تاریخ

وقت زوال تک بلا کراہت درست ہے اور بلا عذر کے کراہت کے ساتھ (در مختار، عالمگیری)

سوال: عیدین کی نماز کی کتنی رکعت ہیں؟

جواب: دو رکعت ہیں بدوں اذان اور اقامت کے۔ (عالمگیری)

سوال: عید کی نماز کس طرح پڑھے؟

جواب: امام اور مقتدی دونوں نیت کریں پھر تکبیر تحریمہ اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ باندھ کر سبحانک اللهم.....

پڑھیں پھر رفع یدین کے ساتھ اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ چھوڑیں پھر دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مثل سابق کے

ہاتھ چھوڑیں پھر تیسری مرتبہ تکبیر کہہ کر ہاتھ باندھ لیں۔ امام اعوذ بسم اللہ الحمد سورۃ پڑھے اور مقتدی پڑھیں۔

پھر تکبیر کہہ کر روع قومہ سجدہ جلسہ کر کے دوسری رکعت کو کھڑے ہو جائیں پھر بعد پڑھنے اور سنتے قرأت

کے جب دوسری رکعت کا رکوع کریں تو پہلے رکوع سے تین تکبیریں زائد مثل سابق کے ادا کریں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں یہ چوتھی تکبیر انتقالی رکوع کی اس نماز میں واجب ہے پھر بعد رکوع اور قوما اور سجدا اور جلسہ وغیرہ کے نماز کو پورا کریں۔ پھر امام خطیبہ پڑھے اس طور سے قیام کے اندر دونوں کعتوں میں کل تو تکبیریں ہوتی ہیں۔ چھ زائد جس میں رفع یدین ہوتا ہے اور تین اصلی جس میں ایک تکبیر تحریمہ ہے۔ رفع یدین کے ساتھ اور دور رکوع کے لیے ہیں۔ ان میں رفع یدین نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ہر تکبیرات کے درمیان کچھ پڑھے یا نہیں اور رفع یدین کے بعد ہاتھ چھوڑے یا نہیں؟
 جواب: ہر کچھ نہ پڑھے صرف بقدر تین بار سبحان اللہ کہنے کے خاموش ہے اور ہاتھ چھوڑے رکھے کلیہ قاعدہ یہ ہے کہ جن تکبیروں کے بعد کچھ پڑھا جاتا ہے ان کے بعد تو ہاتھ ہاندا جاتا ہے جیسے کہ اول تکبیر کے بعد ہاتھ ہاندا گیا اور سنار پڑھی گئی اور جس تکبیر کے بعد کچھ نہیں پڑھا جاتا ہے۔ اس میں ہاتھ چھوڑا جاتا ہے اس کو یاد رکھنا چاہیے۔ (تذویر الابصار، در مختار، شامی)

سوال: اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قیام میں اس وقت پایا جبکہ امام تکبیریں کہہ چکا تھا تو اب کیا کرے؟
 جواب: پہلے اپنی چھوٹی ہونٹی تکبیریں ادا کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع میں امام کو پائے تو کیا کرے؟
 جواب: اگر اس شخص کو قیام میں تکبیریں کہنے کے بعد امام کے ساتھ رکوع ملنے کی امید ہے تو تکبیریں قیام میں کہہ لے ورنہ سوائے تکبیر تحریمہ کے تین تکبیریں زائد رکوع میں جا کر کہے اور اگر یہ شخص پوری تکبیریں نہ کہنے پایا تھا کہ امام نے سر اٹھالیا تو بھی متابعت امام کی کرے باقی تکبیریں اس سے ساقط ہو جائیں گے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی نے امام کو پہلی رکعت کے قومہ میں پایا تو کیا کرے؟
 جواب: کچھ بھی نہ کرے اسی طرح مل جائے اسلئے کہ اس شخص نے رکعت نہیں پائی۔ مسبوق ہو گیا۔ اب یہ رکعت اپنی جس وقت بعد سلام امام کے پڑھیکار اس وقت تکبیریں بعد قراہ کے رکوع سے پہلے کہیں گے۔ اور یہی حال مسجد ملنے والے اور دوسری رکعت میں ملنے والے کا ہے برخلاف لائق کے کہ وہ تکبیریں مثل امام کے کہے گا۔ اس لیے کہ وہ امام ہی کے پیچھے ہے۔ اور مسبوق اپنی رکعت پڑھنے میں امام کے پیچھے نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی نے امام کو تشهد میں پایا تو کیا کرے؟
 جواب: اپنی دو رکعت عید کی معرچہ تکبیروں کے ادا کرے مثل امام کے اگرچہ یہ تشهد سینہ سموکا ہی ہو۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام نے پہلی رکعت میں سہواً تکبیروں سے پہلے قرأت شروع کر دی تو کیا کرے؟
 جواب: اگر امام نے الحمد اور سورہ دونوں پڑھ لیں تب تو دو رکعت کے آخر میں تکبیریں کہہ لے اور اگر
 صرف الحمد ہی پڑھی ہے تو زائد تکبیریں کہہ کر الحمد اور سورہ پڑھے۔ (کبیری)

سوال: اگر امام دوسری رکعت میں تکبیریں بھول گیا اور رکوع کر دیا تو کیا کرے؟
 جواب: تکبیریں رکوع میں کہہ لے رکوع سے قیام کی طرف عود نہ کرے۔ (تنویر البصائر، مختار)

سوال: اگر کسی کی نماز عید کی فوت ہو جائے تو پھر اس کی قضا ہے یا نہیں؟
 جواب: اس کی قضا نہیں ہے مگر گھر میں چار رکعت نفل بلا تکبیر زائد مثل چاشت کی ادا کر (تنویر البصائر)

سوال: عید کے خطبہ کو پہلے بیٹھ کر مثل جمعہ کے شروع کرے یا پہلے ہی کھڑا ہو جائے؟
 جواب: ہمارے مذہب میں عیدین کے خطبوں میں پہلے نہ بیٹھے۔ (عالمگیری)

سوال: جب امام خطبہ میں تکبیریں پڑھے تو قوم بھی پڑھے یا نہیں؟
 جواب: نہ پڑھے۔ (طحاوی)

سوال: خطبہ کی ابتداء میں پہلے امام کو کیا پڑھنا چاہیے؟
 جواب: خطبہ کے شروع کرنے سے پہلے نوبار تکبیریں پیہم کہے۔ اور دوسرے خطبہ کے شروع
 میں سات بار۔ (عالمگیری)

سوال: ایسے خطبے کتنے ہیں جن کا شروع الحمد سے ہوتا ہے؟

جواب: وہ تین خطبے ہیں اول جمعہ کا دوسرے طلبِ باران کا تیسرے نکاح کا۔ (تنویر، در مختار)

سوال: وہ کون سے خطبے ہیں جو اللہ اکبر سے شروع ہوتے ہیں؟

جواب: وہ پانچ خطبے ہیں دو خطبے دونوں عیدوں کے اور تین خطبے حج کے (تنویر، در مختار)

سوال: عیدین کے خطبے میں کیا کیا پڑھا جاتا ہے؟

جواب: اگر خطبہ عید الفطر کا ہے تو بعد تکبیر تسبیح تہلیل اور تحمید و درود کے احکام صدقہ فطر کے بیان کئے

جاتے ہیں اگر خطبہ عید الاضحیٰ کا ہے تو احکام قربانی کے اور اگر علاوہ عیدین کے اور کسی کا خطبہ ہے تو

لہ ان سورتوں کے ساتھ پڑھے پہلی رکعت میں سبح اسمہ دوسری میں والیل اور چوتھی میں والضحیٰ اس کو سال کی

نبات کے تعداد کے موافق ثواب ملے گا۔ (مراتی الفلاح)

جس چیز کی حاجت ہو امام تعلیم دے۔ اس لیے کہ خطبہ تعلیم ہی کے لیے شروع ہوا ہے (در مختار عالمگیری)
 سوال: اگر عید کی نماز سے پہلے جنازہ بھی حاضر ہو تو کونسی نماز پہلے پڑھے؟
 جواب: پہلے عید کی نماز پڑھے اور خطبہ کو نماز جنازہ کے بعد پڑھے۔

سوال: اس جگہ پر مختصر سا خطبہ عید الفطر کا بھی بیان فرما دیجئے؟
 جواب: پہلے امام بغیر بیٹھنے کے منبر پر کھڑا ہونے اور قوم کی طرف اشارہ کر کے نو مرتبہ تکبیر پڑھ کر
 اس طرح خطبہ شروع کرے۔

خطبہ اولیٰ عید الفطر

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ مُحَمَّدٌ
 وَنَسِيعِينَهُ وَهُوَ الْحَمْدُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَنَا مَا نِ وَهُوَ الْمَشْكُورُ بِكُلِّ لِسَانٍ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَبِاللَّهِ الْحَمْدُ أَشْهَدُ
 أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
 اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ أَجْمَعِينَ
 أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ فَإِنَّ التَّقْوَى أَسَاسُ الْحَسَنَاتِ وَعِبَادَةُ اللَّهِ فَإِنَّ
 الْعِبَادَةَ رَافِعَةٌ لِلْسِّيَّئَاتِ هَلْ عَرَفْتُمْ فَضَائِلَ شَهْرِ الصِّيَامِ طَوْهَلْ أَدْرَكْتُمْ
 لِمَا ذَلَّتْ عَلَيْكُمْ الصِّيَامِ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ يَا أَسْفَاهُ عَلَى ضَيْفٍ لَمْ يَجْعَلْ
 لَكُمْ إِلَّا كَرَامًا نَزَلًا يَحْسُرُ تَأَهُ عَلَى رَفِيقٍ شَفِيقٍ قَدَّعْنَا وَمَشَى الْوَدَاعُ يَا
 شَهْرَ طَهَارَةِ الْقُلُوبِ الْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا نَهْرَ كَفَّارَةِ الذُّنُوبِ الْوَدَاعُ يَا
 شَهْرَ التَّرَاوِيحِ وَالتَّسَابِيحِ الْفِرَاقُ الْفِرَاقُ يَا شَهْرَ الْقَنَادِيلِ وَالْمَصَابِيحِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ
 إِنَّ فِي اللَّهِ عِزًّا مَنْ كُلِّ مَصِيبَةٍ وَخَلْفًا مِنْ كُلِّ فَايَةٍ وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَ
 اسْتَغْفِرُوا لِلذَّنِّ إِنَّهُ كَانَ عَقَارًا أَعْوَدَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَيَسِّرِ الصَّابِرِينَ
 الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَأُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ
 وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ أَقُولُ قَوْلِي هَذَا اسْتَغْفِرُ وَاللَّهِ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ
 فَاسْتَغْفِرُوا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

یہاں تک پہنچ کر تین چھوٹی آیت کی مقدار جلسہ کرے پھر کھڑا ہو کر سات مرتبہ تکبیر کہہ کر دوسرا خطبہ شروع کرے۔

خطبہ ثانیہ عید الفطر

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَمَرَ بِذِكْرِهِ وَاشْتَهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُفَصِّحًا بِشُكْرِهِ
وَاشْتَهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدًا وَرَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
وَسَلَّمَ وَأَمَّا بَعْدُ أَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ أَوْجَبَ لَكُمْ فِي هَذَا الْيَوْمِ رَكْعَتَيْنِ مَعَ سِتْرَةٍ
تَكْبِيرَاتٍ وَأَوْجَبَ أَدَاءَ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ مُسْلِمٍ مُكَلَّفٍ هَالِكٍ مَقْدَارِ
النَّهَابِ فَاضِلًا عَنِ خَوَائِجِرِ الْأَصْدِيَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ جِنْسِ الثِّيَابِ أَوِ الدَّارِ
أَوِ الْعَبْدِ أَوِ الدَّوَابِّ عَنْ نَفْسِهِ وَمِمَّا يَلِيهِ وَأَوْلَادِهِ الصِّغَارِ لِعَنْ زَوْجَتِهِ وَوَالِدَيْهِ
وَأَوْلَادِهِ الْكِبَارِ إِلَّا اسْتَحْسَانًا عَنْ كُلِّ رَأْسٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ أَوْ دَقِيقَةٍ أَوْ سَوِيْقَةٍ
أَوْ رَاعٍ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ قَيْبَةٍ كُلِّ مَنَهَا وَمَصَارِفُهَا كَمَصَارِفِ الزَّكَاةِ وَأَفْضَلُ
أَوْقَاتِ أَدَائِهَا قَبْلَ الْعُدُوكِ إِلَى الْمَضِيِّ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمْ الْيُسْرَ
وَلَا يُرِيدُ بِكُمْ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَى مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُونَ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى نَبِيِّنَا وَشَفِيعِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْعُظَمَاءِ وَاصْحَابِهِ
الْأَمْنَاءِ خُصُوصًا عَلَى أَجَلِّ صَاحِبٍ وَأَسْعَدِ رَفِيقِ الْخَلِيفَةِ السَّامِيِّ أَبِي بَكْرٍ
الْقَدِيرِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى الْإِمَامِ الْهَامِلِ الشَّفِيقِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي حَفْصِ
عُمَرَ الْفَارُوقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى الشَّكْرِ الْبَرِّ الصَّابِرِ وَوَجِ الْإِبْنَتَيْنِ لِرَسُولِ
النَّبَايْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ ذِي النُّورَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَمُظَهَّرِ الْعَجَائِبِ وَالْغَرَائِبِ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى رِيحَانَتِي سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ
أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحَبِيبِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى أُمَّهِمَا سَيِّدَةِ النِّسَاءِ
فَارُطَةَ الزُّهْرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَعَلَى عَمَّتِي الْمَكْرَمِينَ بَيْنَ النَّاسِ الْحَمْرَةَ وَالْعَبَّاسِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى السِّتَةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشْرَةِ الْمُبَشِّرَةِ وَسَائِرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ

رَبِّعُونَ اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَأَرْحَمَنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَافْعَلْ لَهُمُ الْإِخْلَافَ وَأَعِزِّزْ الْإِسْلَامَ وَنَاصِرِيهِ وَأَذِلِّ الشِّرْكَ
وَمُؤَالِفِيهِ وَاجْعَلْنَا مِنْ الْمُؤْتَمِرِينَ بِقَوْلِكَ الْمُبِينِ إِنَّ اللَّهَ بِأَمْرٍ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِتْيَاءِ ذِي
الْقُرْبَى وَبَيْهَاتِ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ الْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ أذْكُرُوا اللَّهَ إِذْ كَرَّمْتُمْ وَأَشْكُرُوا
لِعَمَلِهِ إِذْ دَعَاكُمْ لِيَسْتَجِبَ لَكُمْ وَلِيَذْكُرَ اللَّهُ تَعَالَى أَعْلَى وَأَوْحَى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ وَأَتَعَرُّوْا الْكِبْرَةَ
بعد ختم خطبہ کے چودہ مرتبہ تکبیر آہستہ پھر پڑھے۔ جب منبر سے اترے کہ یہ بھی مستحب
ہے۔ (در مختار)

سوال :- ایک خطبہ عید الاضحیٰ کا بیان کر دیجئے ؟
جواب :- پہلے امام مثل عید الفطر کے منبر پر کھڑا ہوں اور قوم کی طرف منہ کر کے تو مرتبہ تکبیر پڑھ کر
خطبہ اس طرح شروع کرے (در مختار)

خطبہ اولیٰ عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَحْمَدُ سُبْحَانَ مَنْ
جَعَلَ أَهْرَاقَ الدَّمِ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَاللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَاللَّهُ أَحْمَدُ ط اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
واشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد فاني اوصيكم بتقوى الله احذروكم
بعضيات الله واعلموا ان هذا اليوم تشريق ققرا بواني هذا اليوم يضحاياكم
واجعلوها من اطيب ذخايركم فانيها يوم القيمة مطاياكم واجتنبوا العوراء
والعرجاء والمريضنة والجرباء ومقطوعة الاذن ومهدمة الاسنان وكل ذات
غيب ينقص من لحمها واخترها بسننها فالشاة السمينه افضل من الشاير الهزليتين
فالبدنة عن سيع والبقره عن سيع والشاة عن واحد ولا ذبح الا من بعد صلوة
العيد من يوم النحر ويومين بعده ويستحب التصرف نكث لنفسه وثلاث

هِدْيَةٌ وَتَلَّتْ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ إِنْ كَانَتْ تَطَوُّعًا وَإِنْ كَانَتْ وَصِيَّةً
 يَتَصَدَّقُ بِجَمِيعِهَا أَوْ عَظِمُوا شَعَائِرَ اللَّهِ وَأَادُوا الْفَرَائِضَ وَالْحَقُوقَ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى
 ذَكَرَ لِمَنْ ذَكَرَ وَشَاكِرٌ لِمَنْ شَكَرَ أَعَادَ اللَّهُ عَلَيْنَا بَرَكَتَهُ هَذَا الْعِيدِ وَأَمَّا مِنْ سُوءِ
 يَوْمِ الْعِيدِ وَاجْعَلْنَا مِنَ الَّذِينَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ بِرَحْمَتِهِ وَهُوَ أَرْحَمُ
 الرَّاحِمِينَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَالْبُذُنَ جَعَلَهَا لَكُمْ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ
 لَكُمْ فِيهَا خَيْرٌ فَإِذَا ذُكِرُوا بِهَا لَمْ يَأْتُوا فِيهَا مِنْ لَحْمٍ أَوْ دَمٍ فَإِذَا ذُكِرُوا بِهَا لَمْ يَأْتُوا فِيهَا مِنْ لَحْمٍ أَوْ دَمٍ
 وَالْمُعْتَرَكُ كَذَلِكَ سَخَّرْنَاهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ إِنَّ تَعَاجُودَ كَرِيمٍ مَلِكٍ بَرٌّ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ
 اس کے بعد تین آیت چھوٹی کے مقدار بیٹھ جاوے سات مرتبہ بکیر پڑھ کر پھر دوسرا خطبہ
 شروع کرے۔

خطبہ ثانیہ عید الاضحیٰ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا كَمَا أَمَرَ وَنَشْرَهُدًا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 لِمَنْ جَعَدَ بِهِ وَكَفَرَ وَنَشْرَهُدًا أَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سَيِّدَ الْبَشَرِ وَالْبَشَرِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى نَبِيِّهَا
 الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْحَقِّ الْحَقِيقِ عَلَى الْخَلِيفَةِ الْعَتِيقِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ عَلَى أَعْدِلِ الْأَمْصَحَابِ نَاطِقِ بِالْحَقِّ وَ
 الصَّوَابِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَمْرِ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْمَلِكِ
 الدَّيَّانِ عَلَى ذِي النُّورَيْنِ وَالْبُرْهَانِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ ثُمَّ السَّلَامُ مِنَ الْوَلِيِّ عَلَى أَمِيرِ الْوَصِيِّ أَسَدِ اللَّهِ الْغَالِبِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَعَلَى الْإِمَامَيْنِ الرَّهْمَانَيْنِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
 مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَعَلَى أُمَّهَاتِنَا سَيِّدَةِ النَّسَاءِ

باب مسافر کی نماز کے بیان میں

سوال: مسافر کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مسافر ہر چلنے والے کو کہتے ہیں مگر شریعت کے اندر مسافر وہ ہے جس کے سفر کی مسافت تین دن سے کم نہ ہو۔ اس مسافت میں صبح سے شام تک چلنے کی شرط نہیں ہے بلکہ صبح سے زوال تک چلنا معتبر ہے جو شخص اتنی مسافت طے کرنے کا ارادہ کرے شہر سے باہر جاوے اس کیلئے احکام بدل جاتے ہیں۔ (تنویر، درمختار، شامی)

سوال: وہ کیا احکام ہیں جو مسافر کے لیے بدل جاتے ہیں؟

جواب: نماز کا قصر ہو جانا یعنی بجائے چار رکعت کے ایسا مسافر پڑھے گا۔ روزہ نہ رکھنے کا مباح ہو جانا موزوں کی مسح کی مدت کا تین دن تک بڑھ جانا جمعہ عیدین قربانی کے وجوب کا ساقط ہونا وغیرہ۔ (عالمگیری)

سوال: یہ مسافت کہ جو مسافر سے تبدیل احکام کرتی ہے، کونسی چال کی معتبر ہے؟

جواب: اوسط چال کی معتبر ہے اور وہ چال اونٹ اور پیادہ چلنے والوں کی چال ہے اور وہ بھی ان دنوں کے اندر جو سال میں سب سے چھوٹے دن ہوں (عالمگیری)

سوال: اس حساب سے کوس اور میل کس قدر ہوتے ہیں؟

جواب: کوس اور میل معتبر نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شہر کے دو راستے ہوں ایک سے تو تین دن کی مسافت ہے اور دوسرا راستے سے دو دن کی تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جس راستے سے مسافر چلے گا۔ اسی راستے کا حکم اس پر جاری ہوگا۔ اگر تین دن کے راستے سے چلیگا تو راستے میں نمازیں قصر سے پڑھتا جائے گا اور اگر دو دن کے راستے سے جائیگا تو قصر نہیں کریگا (عالمگیری)

سوال: ایک شہر کی مسافت عادت کے موافق تین دن کی چال کی ہے مگر سواری وغیرہ کے ذریعہ جلد طے ہوتی ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جب مسافت عادت کے بموجب تین دن کی چال کی ہے تو اس مسافت کو جو طے کریگا

وہی مسافر شرعی ہے۔ خواہ ریل ہی کی سواری کا سوار کیوں نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر پر رخصت کا حکم کب سے کب تک رہتا ہے؟

جواب: جب اپنے شہر کی عمارت کو پیچھے چھوڑے اسوقت سے اس پر حکم رخصت ہے اور جب تک اپنے وطن کی آبادی میں داخل ہوا اسوقت تک حکم رخصت رہے گا۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: وطن کے قسم کے ہوتے ہیں؟

جواب: دو قسم کے ایک وطن اصلی دوسرا وطن اقامت۔ (عالمگیری)

سوال: وطن اصلی کس کو کہتے ہیں اور وطن اقامت کس کو؟

جواب: وطن اصلی وہ ہے جو اس کی اور اس کے اہل کی بودوباش کی جگہ ہے اور وطن اقامت وہ ہے جہاں پندرہ دن یا زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کرے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: ایک شخص کا وطن اصلی پہلے اور تھا۔ اور پھر دوسری جگہ اس نے بودوباش اختیار کر لی۔ اس حالت میں کون سا وطن اصلی شمار ہوگا؟

جواب: اگر پہلے وطن سے بالکل انقطاع ہو گیا ہے تو اب یہ وطن اصلی ہے اس وطن نے اس وطن کو باطل کر دیا۔ اور اگر پہلے وطن سے بھی کچھ تعلق ہے گو بودوباش نہ ہو مثلاً وہاں زمین ہے یا مکان وغیرہ تو دونوں اصلی شمار ہوں گے۔ جب وہاں جائیگا (گو یہ جاننا دوسری روز کا ہو) مقیم ہو جائے گا اور جب یہاں آئیگا۔ تب بھی مقیم ہوگا۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر کے لیے کیا شرطیں ہیں جن کی وجہ سے مقیم ہو کر رخصت کا حکم اسپر اٹھ جاتا ہے؟

جواب: پانچ شرطیں ہیں۔ ایک تو مسافر چلنا موقوف کرے اگر سفر نیت تو اقامت کی کرے اور چلنا موقوف نہ کرے تو مقیم نہ ہوگا دوسرے جہاں نیت اقامت کی ہو۔ وہ جگہ لائق ٹھہرنے کے ہو اگر جنگل میں یا دریا یا جزیرے میں اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا تیسرے نیت اقامت کی ایک ہی جگہ کی ہو اگر وہ چار جگہ اقامت کی نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا۔ چوتھے پندرہ دن یا زیادہ کے ٹھہرنے کی نیت کرے اگر اس سے کم نیت کرے گا تو مقیم نہ ہوگا پانچویں رائے میں مستقل ہو اگر نوکر یا غلام یا عورت بلا دریا اپنے آقا یا مالک یا خاوند کے نیت اقامت کر لیں گے تو مقیم نہ ہوں گے۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: ایک شخص نے پندرہ دن کی نیت اقامت نہیں کی مگر نیت کی کہ فلاں قافلہ کے ساتھ جاؤں گا

یا قلاں جہاز میں اور اس قافلہ یا جہاز کا جانا بعد پندرہ دن کے معلوم ہے تو یہ شخص مقیم ہے یا مسافر؟
جواب: یہ شخص حکماً مقیم ہے۔ اس کو پوری نماز ادا کرنی ہوگی۔ (درمختار)

سوال: ایک شخص مکہ معظمہ میں اول عشرہ ذوالحجہ کو پہنچا۔ اور نیت اقامت پندرہ دن کی کر لی۔ آیا اس نیت سے مقیم ہو گا یا نہیں؟

جواب: مقیم نہیں ہو گا۔ کیونکہ پندرہ دن جو اقامت میں شرط ہیں۔ وہ عرفات میں جانے کے سبب پورے نہ ہوں گے اور عرفات میں جانا ضروری ہے۔ لہذا سفر ہی کا حکم رہے گا۔ (عالمگیری)

سوال: ایک نے تین دن کی منزل کا قصد کیا راستہ میں دو دن کی منزل کے بعد وطن اصلی کو لوٹ آیا۔ اس پر کیا حکم ہے؟

جواب: اس شخص پر اس وقت تک سفر کا حکم تھا جب تک اس نے لوٹنے کا قصد نہیں کیا تھا۔ اور جس وقت لوٹنے کا قصد کیا اسی وقت سے رخصت کے احکام ساقط ہو گئے۔ ہاں اگر تین منزل طے کر چکنے کے بعد لوٹتا تو پھر مسافر تھا۔ (عالمگیری۔ درمختار)

سوال: حکام اپنے علاقہ میں جو دورہ کیا کرتے ہیں ان کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر دورہ مسافرت شرعی کی مقدار کا ہے تو نمازیں قصر پڑھیں ورنہ پوری ادا کریں یہ نہیں ہے کہ علاقہ حکام کے حق میں ایک شہر کا حکم رکھتا ہے۔ (درمختار شامی)

سوال: اگر کوئی ملزم کی گرفتاری کو نکلے یا اور کسی کام کے لیے مگر یہ معلوم نہیں کہ ملزم کہاں گرفتار ہو گا یا کام کس جگہ بنے گا یہ شخص راستہ میں نماز کس طرح ادا کرے؟

جواب: یہ شخص اول گمان غالب پر عمل کرے اگر تین دن کی منزل پر ملزم کے مل جانے کا یا کام بن جانے

کا یقین ہے تو نماز قصر پڑھے اور اگر شروع سفر میں اس یقین کے ساتھ نہیں ہے تو گویا ساری دنیا میں

پھر آوے تب بھی مقیم ہی کے حکم میں ہے ہر جگہ پوری نماز ادا کرے گا۔ (عالمگیری)

سوال: عورت حائضہ اور لڑکا نابالغ اور کافر یہ تینوں تین دن کی مسافت کے مسافر ہوئے۔ دوسری

منزل پر عورت حیض سے پاک ہوئی اور لڑکا بالغ ہوا۔ اور کافر مسلمان اب تینوں نماز اس طیسری منزل

سے قصر پڑھیں یا پوری؟

جواب: عورت اور لڑکا پوری نماز پڑھیں گے اور کافر قصر اس لیے کہ خود اور لڑکا بوجہ غدر آسمانی کے

سفر کی ابتداء میں ادا کے نماز کے اہل نہ تھے اور کافر ابتدائے سفر میں بوجہ عذر اختیار کرنے کے اہل تھے اس لیے کافر کے حق میں سفر اول منزل سے معتبر ہوا۔ اور عورت اور لڑکے کے حق میں دوسری منزل سے۔
(در مختار، شامی)

سوال: اگر مسافر دو فرض کی جگہ چار پڑھے تو کیسا؟
جواب: اگر بھول کر پڑھے تو اخیر میں سجدہ مکمل کر لے۔ دو فرض ہو جائیں گے۔ دو نفل اور اگر قصداً پڑھے گا تو گنہگار مستحق نار ہوگا۔ (تنویر، در مختار)

سوال: مسافر چار رکعت والے فرضوں کو ہی قصر پڑھے یا تین رکعت والے فرض کو بھی؟
جواب: صرف چار رکعت والے فرض کو ہی قصر پڑھے گا اور باقی سب فرض نمازیں جیسی ہیں ویسی ادا کئے گا۔ (تنویر، در مختار)

سوال: سنتیں بھی قصر پڑھی جائیں گی یا نہیں؟
جواب: ہرگز نہیں ہاں اگر اطمینان نہ ہو خوف ہو تو سفر میں ترک کرنے کا مضائقہ نہیں (عالمگیری)

سوال: مسافر کو چلتی کشتی میں اشارہ سے نماز پڑھنا کیسا؟
جواب: اگر مسافر کو رکوع اور سجود پر قدرت ہے تو بالاتفاق نماز اشارہ سے جائز نہیں اسی طرح اگر قیام پر قدرت ہے اور پھر بیٹھ کر پڑھے تب بھی صاحبین کے نزدیک ناجائز ہے۔ برخلاف اور سواریوں کے کہ ان پر اشارہ سے ہی نماز پڑھنا مشروع ہے۔ یہاں تک کہ اگر گھوڑے کے زمین یا اونٹ کے پالان پر سجدہ کرے تو ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کشتی ٹھہری ہوئی ہو تو اس پر نماز پڑھنا مسافر کو کیسا؟
جواب: اگر بندھی ہوئی ہو اور زمین پر ٹھہری ہوئی ہو تو درست ہے مگر بیٹھ کر فرض پڑھنا بلا عذر صحیح نہیں اور اگر زمین پر ٹھہری ہوئی نہیں ہے۔ اور باہر نماز پڑھنا ممکن بھی ہے تو درست نہیں۔ اور یہی حکم کشتی میں نماز پڑھنے کا مقیم کے لیے ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مسافر نام ہو اور مقتدی مقیم تو یہ دونوں اپنی نمازیں کیسی پڑھیں؟
جواب: مسافر نام اپنی دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقتدی مقیم سلام نہ پھیرے۔ بلکہ دو اور پڑھے مگر ان دونوں رکعتوں میں مقیم مقتدی قراءت نہ پڑھے مقدار قراءت تمام نہیں کھڑا ہے (عالمگیری)

سوال: جیسے وقتی نماز میں اقتدار مقیم نے مسافر کا کر لیا کیا اسی طرح قضا نماز میں بھی کر لے؟
 جواب: ہاں کر لے مقیم کو بعد وقت کے بھی مسافر کا اقتدار درست ہے۔ برخلاف مسافر کے کہ اس
 کو مقیم امام کا اقتدار چار رکعت والی نماز میں بعد وقت کے جائز نہیں جیسا کہ باب الامت میں گذرا۔
 سوال: اس کی وجہ نہیں معلوم کہ وقت کے اندر تو مسافر کیوں اقتدار مقیم کا کرے اور بعد وقت کے
 کیوں نہیں کرے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ مسافر کے فرض وقت کے اندر باتباع امام پورے چار ہو جاتے
 ہیں۔ اور بعد وقت کے یہ حکم نہیں ہے۔ اب اگر وقت کے بعد امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے تو قعدہ و
 قرات کے حق میں فرض پڑھنے والے کا اقتدار غیر فرض پڑھنے والے پیچھے ہوگا اور یہ ناجائز ہے
 یعنی مقیم امام پر سب کا قعدہ واجب ہے اور مقتدی مسافر پر فرض اسی طرح پچھلے دو گامیں مقیم امام
 پر قرات سنت ہے اور مقتدی مسافر پر فرض، غرض ظہر اور عصر اور عشاء میں مسافر کو قضا نمازوں
 میں مقیم کا اقتدار صحیح نہیں رہا مغرب اور فجر میں درست ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال: اگر مقیم مقتدی مسافر امام کے پیچھے دوسری رکعت میں آ کر شریک ہو تو بقیہ نماز کس طرح ادا کرے؟
 جواب: ایک رکعت تو مسافر امام کے ساتھ ہو ہی چکی جو واقعہ میں دوسری ہے۔ اب تین رکعت بعد سلام امام
 مسافر کے اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں جو واقعہ میں تیسری ہے قرات نہ پڑھے۔ مقدار قرات خاموش کھڑا
 رہے پھر کوع سجود کے کھڑا ہو جائے پھر اس دوسری رکعت میں کہ جو واقعہ میں چوتھی ہے کچھ نہ پڑھے اس
 رکعت کے ختم کے بعد قعدہ کرے اب تیسری رکعت میں کہ جو واقعہ میں پہلی قوت شد ہے سبحانک اللہم
 اور الحمد اور سورۃ سب پڑھے اس لیے کہ اس رکعت میں مسنون ہے اور ان دونوں میں مثل لاحق ہے۔

(عالمگیری، در مختار، شامی، کبیری)

سوال: اگر مقیم مقتدی مسافر امام کی اقتدار قعدہ میں کرے تو بقیہ نماز مقتدی مقیم کس طرح ادا کرے؟
 جواب: پہلی دو رکعتوں میں کچھ قرات نہ پڑھے کیونکہ ان میں مقیم حکماً مقتدی ہے اور مثل لاحق کے
 ہے پچھلی دو رکعتوں میں قرات نہ پڑھے کیونکہ ان میں مسنون ہے۔ مسافر کو مستحب ہے کہ قبل نماز کے یا بعد
 نماز کے کہدے کہ مسافر ہوں تم اپنی نماز پوری کر لو۔ (در مختار، عالمگیری)

سوال: مسافر کو سفر کون سے دن بہتر ہے؟

جواب: پینچشنبہ اور شنبہ کی صبح اکثر روخی فداہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینچشنبہ کو فرمایا کرتے تھے (احیاء العلوم)

باب مریض کی نماز کے بیان میں

سوال: کیا بیمار نماز فرض واجب بیٹھ کر پڑھے؟

جواب: وہ بیمار کہ جو عاجز ہے کھڑے ہونے سے اور عجز کے معنی جس پر فقہار کا فتویٰ ہے یہ ہیں کہ بیمار کو کھڑے ہونے سے ضرر ہوتا ہو خواہ ضرر حقیقی ہو جیسے درد کا زیادہ ہونا یا سہلے کا بہنا یا ضرر حکمی ہو جیسے خوف یا زیادتی مرض یا تاخیر صحت مرض۔ (در مختار وغیرہ)

سوال: ایک شخص سارے قیام پر تو قادر نہیں مگر تھوڑے قیام پر قادر ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: یہ شخص جس قدر قیام پر قدرت رکھتا ہے۔ اسی قدر قیام کرنا اس پر واجب ہے اگرچہ تکریر تحریم اور ایک آیت ہی کی مقدار ہو اور لاشی یا دیوار یا آدمی کے سہارے ہی ہو جائے۔ عذر کا مقام ہے کہ قیام جب اس مقدار کا بھی درکار ہے۔ تو ذرا سے عذر کے ساتھ بیٹھ کر نماز کس طرح جائز ہو جائیگی اس مسئلہ کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ لوگ اس سے غافل ہیں۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص قیام تو کر سکتا ہے مگر رکوع اور سجود سے عاجز ہے وہ کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب: یہ شخص اگر رکوع اور سجود دونوں سے عاجز ہے تو کھڑا ہونے سے اسکو بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔ (ردالمحتار)

سوال: ایک شخص سیدھا بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ ہاں اگر دیوار یا آدمی وغیرہ کا سہارا لگ جائے تو بیٹھ کر پڑھ سکتا ہے یہ شخص کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب: یہ شخص اگر سہارے سے نماز پڑھ سکتا ہے تو پھر لیٹ کر پڑھنا اس کو جائز نہیں۔ سہارے سے ہی پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شخص نہ قیام پر قادر ہے نہ رکوع اور سجود پر مگر صرف بیٹھنے پر قادر ہے یہ شخص کس طرح نماز پڑھے؟

جواب: یہ شخص بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے مگر رکوع سے سجود کے لیے زیادہ جھکے اگر رکوع اور سجود کے جھکنے میں فرق نہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر بیمار یا حاملہ عورت سجدہ کے لیے کوئی چیز آگے رکھ لے درست ہے یا نہیں؟
 جواب: درست ہے بشرطیکہ وہ چیز زمین پر ہو اگر کسی کے ہاتھ پر ہوگی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی (در مختار)
 سوال: اگر کسی کی پیشانی میں زخم ہو اور ناک پر نہیں تو یہ شخص سجدہ کرنے کے حق میں عاجز ہے یا نہیں؟
 جواب: عاجز نہیں ہے۔ اس شخص پر واجب ہے کہ ناک پر سجدہ کرے اگر ناک پر سجدہ نہ کریگا
 اور اشارہ سے سجدہ کرے گا تو نماز نہ ہوگی۔ (عالمگیری)

سوال: لیٹ کر نماز پڑھنا کس حالت میں جائز ہے؟

جواب: جس وقت سہارے سے بیٹھنے پر قادر نہ ہو۔ (عالمگیری)

سوال: لیٹ کر مریض کس طرح نماز ادا کرے؟

جواب: چت لیٹ کر اپنے پاؤں قبلہ کی طرف کرے مگر کھڑے رکھے اس لیے کہ پاؤں پھیلا نا قبلہ کی
 طرف مکروہ ہے اور اپنے سر کو تکیہ وغیرہ سے اچھالے تاکہ مشابہ ہو جائے بیٹھنے والوں کے۔ پھر سر کے اشارہ
 سے رکوع اور سجدہ کرے اور اگر چت نہ لیٹا جائے تو داہنے پہلو سے لیٹ کر نماز پڑھے اور اگر ایسے بھی نہ
 پڑھ سکے تو بائیں پہلو سے مگر چارپائی کو پھر والے تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو۔ (در مختار)

سوال: اگر کوئی منہ کا پھیرنے والا قبلہ کی طرف موجود نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: جدھر منہ ہو اشارہ سے ادا کرے اصل یہ ہے کہ جب عذر سے ارکان ساقط ہو گئے تو
 شرائط بطریق اولیٰ ساقط ہو جائیں گے۔ سوائے وقت۔ (در مختار شامی)

سوال: اگر کوئی سر کے اشارہ سے بھی نماز نہ پڑھ سکے تو کیا کرے؟

جواب: اس وقت اس مریض سے نماز ساقط ہے مگر جب اس کے مرض کو تخفیف ہو جائے تو یہ
 دیکھنا چاہیے کہ اس مریض پر ایسی حالت کا زمانہ کس قدر گزرا اگر ایک رات دن یا اس سے کم گزرا تو جس
 قدر نمازیں قضا ہوئیں ان کو قضا کرے۔ اور اگر زمانہ اس مرض کا ایک رات دن سے زیادہ گزرے تو
 پھر بصورت تخفیف مرض قضا بھی نہیں۔ اور یہی حکم اس بیہوشی کا ہے جس کی بیہوشی بیماری سے ہو یا
 خوف سے اگر نشہ وغیرہ سے ہوگی تو خواہ کتنی ہی نمازیں کیوں نہ ہوں۔ سب کی قضا واجب ہوگی۔ مثل
 سونے والے کے (در مختار۔ عالمگیری)

لے یہ عذر اسی وقت ہے جب کوئی چارپائی کا پھیرنا والا موجود نہ ہو اور اگر آدمی موجود ہو اور مریض ان سے چارپائی پھیرنے کو نہ
 کہے اور بے استقبال قبلہ نماز ادا کرے تو اس کی نماز ادا نہ ہوگی اسی طرح اور شرائط اور ارکان کی نسبت بھی یہی حکم ہے (عالمگیری)

سوال: ایک مریض بیہوش تو رہتا ہے مگر کبھی کبھی اس کو ہوش بھی آجاتا ہے اس کیلئے کیا حکم ہے؟
 جواب: اگر یہ افاقہ وقت مقررہ پر ہوتا ہے یعنی دن رات بیہوش رہتا ہے اور روز صبح کے وقت
 میں آجاتا ہے تو نمازوں کی قضا ہے اور اگر وقت معین نہیں ہے تو قضا نہیں ہے (درمختار، شامی، تنویر)

سوال: اگر مریض قرات اور تسبیح اور تہجد پڑھنے سے بھی عاجز ہو تو کیا کرے؟
 جواب: حتی الامکان ادا کرے ورنہ ترک کرے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر مریض رکعتوں یا سجدوں کے شمار کو یاد نہ رکھ سکتا ہو تو کیا کرے؟
 جواب: کسی دوسرے آدمی کو نماز پڑھنے کے وقت اپنے پاس بٹھائے تاکہ وہ اس کو بتلاتا جائے اور
 یہ بتلانا تعلیم نہیں ہے، جس سے نماز میں فساد لازم ہے بلکہ یہ یاد دہانی ہے۔ (درمختار، شامی)

باب جنازہ کے بیان میں اور جو اس سے متعلق ہے

سوال: جان کنی کی کیا علامت ہے؟

جواب: پاؤں کا سست ہو جانا اس طرح کہ کھڑے نہ ہو سکیں خصیوں کی کھال کا کچھ جانا ناک کا
 ٹیڑھا ہو جانا۔ دونوں کنپٹیوں کا بیٹھ جانا منہ کی کھال کا اس طرح تن جانا کہ اس میں نرمی نہ رہے (عالمگیری)

سوال: جب یہ علامتیں ظاہر ہو جائیں سو وقت قربانیت کو کیا کرنا چاہیے کہ جو سنت اور مستحب ہیں؟
 جواب: اول اس کے منہ کو قبلہ کی طرف پھیر دیں کہ یہ سنت ہے دوسرے غزوغہ سے پہلے اس کے پاس
 پکار کر شہادتین تلقین کریں یعنی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھیں
 یا مَرْفِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اس سے یہ نہ کہیں کہ تو پڑھا اس لیے کہ خوف ہے کہ مبادا وہ جھڑک

دے اور جب شہادتین ایک بار کہ لے تو پھر تلقین نہ کریں ہاں اگر وہ کوئی کلام کرے تو پھر تلقین کریں تاکہ
 اخیر کلمہ زبان پر شہادتین ہوں اور تلقین بالاجماع مستحب ہے تیسرے سورہ السین اور سورہ رعد اس کے
 رو برو پڑھیں کہ یہ بھی مستحب ہے۔ چوتھے خوشبو اس کے پاس رکھیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: جان کنی کے وقت اگر کوئی توبہ کرے اپنے گناہوں سے تو مقبول ہے یا نہیں؟

جواب: بے شک گناہوں کی توبہ مقبول ہے مگر کفر کی توبہ مقبول نہیں سو وقت کافر مسلم نہیں ہو سکتا (درمختار)

سوال: یہ باتیں تو جان کنی کے وقت کی بتلائیں اب یہ بتلائیے کہ جب دم نکل جائے تو کرنا چاہیے؟

جواب: پہلے اس کے چڑے ایک چوڑی بٹی سے باندھیں اور اس کے سر پر گروہ دیہیں پھر انھیں بند کریں۔ نہایت نرمی اور آسانی سے انھیں بند کرنے والا یہ دعا پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ صِدْقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ
 اللَّهُمَّ يَسِّرْ عَلَيْهِ أَمْرًا وَسَهِّلْ عَلَيْهِ مَا بَعْدَهُ وَأَسْجِدْهُ بِلِقَاءِ رَبِّكَ وَأَجْعَلْ مَا خَرَجَ عَلَيْهِ خَيْرًا
 مِمَّا خَرَجَ عِنْدَهُ . اس کے بعد ہر ایک جوڑا اور بند پھیلا کر اسے اس طرح کر پہلے دونوں کلائیوں اس کی

بازو کی طرف لے جائے۔ اور پھر پاؤں کی طرف پھیلائے پھر اس کے ہاتھوں کی انگلیاں پھیلانے کی طرف
 موڑ کر سیدھی کر دے اور پھر پنڈلیوں کو زانوں کی طرف موڑ کر سیدھا کرے اور جن کپڑوں میں وہ مل رہا ہے
 اتار لیں اور ایک کپڑے سے تمام بدن ڈھک دیں۔ اور اس کے پیٹ پر لوہا یا کوئی اور چیز فسنی رکھیں
 تاکہ پھولے نہیں۔ پھر اس کے فرض ادا کرنے میں جلدی کریں۔ (عالمگیری۔ در مختار)

سوال: اگر معاذ اللہ کسی سے بروقت تلقین کلمات کفریہ سرزد ہوں تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس وقت کے کلمات کا کچھ اعتبار نہیں، اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جائے گا جو مسلمان
 مردوں کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ (عالمگیری)

سوال: حیض و نفاس والی عورت یا جنینی کا بیٹھا موت کے وقت مردہ کے پاس جائز ہے یا نہیں
 جواب: ہر جائز ہے مگر نیک اور صالح لوگوں کا اس وقت بیٹھنا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی عورت مردے اور اس کا پتھ پیٹ میں تڑپتا ہو اس وقت کیا کیا جائے؟

جواب: پتھ چاک کر کے کھال لیا جائے۔ (عالمگیری)

سوال: مردہ کے غسل کی ترکیب بطریق مسنون مفصل بیان کیجئے؟

جواب: جب ارادہ غسل کا کریں تو پہلے اس تختہ کو جس پر غسل دینا منظور ہے میت کے رکھنے
 پہلے بعد طاق یعنی تین یا پانچ سات مرتبہ بائیں ذیورہ کی خوشبو سے دھوئی دیں اس طرح سے کہ تختے کے گرد
 اس خوشبو کی چیز کو پھرا دیں پھر مردہ کو لٹائیوں جس طرح آسان ہو خواہ قبلہ کی طرف پھر کر کے جیسا کہ حالت
 مرض میں اشارہ سے نماز پڑھانے کے لیے لٹاتے ہیں۔ خواہ شمالاً جنوباً جیسا کہ قبر میں رکھنے کا دستور ہے اس
 جگہ مردہ بھی کر لینا مستحب ہے تاکہ سوائے غسل دینے والے اور اس کے مددگار کے اور کوئی نہ دیکھے پھر ناف
 سے گھٹنے تک کسی کپڑے ڈھک کر پہلے استنجا کر دیں بطریق استنجا کرنے کا یہ ہے کہ غسل دینے والا اپنے دونوں
 ہاتھوں کو کپڑے سے لپیٹ لے پھر نخواست کے مقام کو دھوئے کپڑوں لپیٹا ہوا ہے کہ جس طرح ستر کو دیکھنا

حرام ہے اسی طرح بے حجاب چھونا بھی حرام ہے مرد مرد کی اور عورت عورت کی لان کو بھی بے حجاب نہ دیکھے کہ یہ بھی ستر غلیظ میں داخل ہے پھر تختہ پر لٹانے کے بعد مردہ کو اول وضو کرائیں۔ شروع مردہ کے وضو کا ہاتھوں سے نہ ہوگا۔ بلکہ منہ اور ناک سے ہوگا اس طرح کہ بجائے کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے غاسل ایک کپڑا اپنی انگلی پر لپیٹ کر مردہ کے منہ میں داخل کرے اور اس کے دانتوں اور لبوں اور سوڑھے اور تالو کو صاف کرے اور اس کے ہتھنوں میں بھی انگلی داخل کر کے صاف کرے پھر منہ پر پانی ڈال کر دھو دھو پھر کہنیوں تک ہاتھ دھو دھو پھر مسح کرے سر کا پھر پاؤں دھو دھو یہ مردہ کا وضو ہوا پھر غسل کرائیں اس طرح پر کہ اول اس کے سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو گلیخیرہ یا صابون یا ملتان مٹی سے دھویں اور اگر بال نہ ہوں۔ تو نہ دھویا جائے اور یہ پانی وہ ہے کہ جس میں بیری کے پتے جوش دیئے گئے ہوں اور اگر بیری کے پتے نہ ملیں تو خالص پانی ہی سے کافی ہے۔ مگر گرم پانی سے غسل دینا ہمارے یہاں افضل ہے۔ پھر بائیں کر وٹ پر مردہ کو لٹادیں تاکہ پانی اول اس کے دائیں طرف پڑے پھر تھلادیں یہاں تک کہ پانی بدن کے اس حصہ پر پہنچے جو تختہ سے ملا ہوا ہے پھر دائیں طرف کر وٹ پر لٹا کر اسی طرح پانی ڈالا جائے پھر مردہ کو سہارے کے ساتھ بٹھادیں اور اس کے پیٹ کو نرمی کے ساتھ سنوتیں اگر کچھ نجاست نکلے تو دھو ڈالیں غسل اور وضو کا اعادہ نہ کریں۔ پھر بٹھانے کے بعد اس کو بائیں کر وٹ پر لٹا کر غسل دیں اور یہ غسل تیسری مرتبہ کا ہے تاکہ ہلکے مستون حاصل ہو جائے اور اسی طرح یہ بھی مستون ہے کہ ہر کر وٹ پر تین تین بار پانی ڈالے اور پھر کسی پاک کپڑے سے بدن کو خشک کریں اور بغیر کنگھی کے اسکی ڈاڑھی اور سر میں عطر ملیں۔ کہ یہ مستحب ہے اور کافور اس کے سجدہ کے مقامات یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹے دونوں پاؤں پر ملا جائے اور اس ترکیب غسل کو یاد رکھنا چاہیے (عالمگیری، در مختار، تنویر)

سوال: کیا بچوں کو بھی غسل کرا دیں؟

جواب: ہاں ان کو بھی غسل کرا دیں اس لیے کہ وضو غسل میت کی سنت ہے۔ (شامی)

سوال: کیا عورت اور بچوں کو بھی اسی ترکیب سے غسل دیا جائے گا؟

جواب: ہاں غسل کی ترکیب سب کے لیے اسی طرح کی ہے۔ خواہ عورت ہو یا بچہ ہو کہ جس کے پیدا ہونے کے وقت کوئی سوکت زندگی کی پائی گئی ہو۔ (عالمگیری)

بلکہ یعنی تین مرتبہ غسل ہو جائے جس میں پہلی اور دوسری مرتبہ بیری کے پتوں سے غسل دے اور تیسری مرتبہ کافور کے پانی سے۔ (فتح القدیر)

سوال: جو بچہ کہ پیٹ سے ہی مردہ پیدا ہوا ہو اس کے لئے غسل کا کیا حکم ہے؟
 جواب: اس کو بھی غسل دین اسی طرح مختار قول کے موافق اس بچہ کو بھی غسل دیں جس کے بعد
 اعضاء نا تمام ہوں اور حمل میں سے گر جائے (عالمگیری)

سوال: اگر مردہ کے بال اور ناخن بڑھ رہے ہوں تو تراش دیئے جائیں یا نہیں؟
 جواب: تراشے نہ جائیں۔ اگر چہ زیر ناف اور نعل اور بھوؤں کے ہی ہوں اور اگر کاٹے جائیں
 یا ٹوٹا ہوا ناخن علیحدہ کر دیا جائے، تو مردہ کے کفن میں ہی رکھ دیا جائے۔ (شامی)

سوال: مردے کے کان ناک منہ وغیرہ کے سوراخوں میں روٹی رکھنا کیسا؟

جواب: کچھ مضائقہ نہیں۔ مگر پاختہ اور پیشاب کے مقام پر نہ رکھیں۔ (شامی)

سوال: اگر کوئی پانی میں ڈوب کر مرے تو کیا اس کو بھی غسل دیا جائے؟

جواب: ہاں اس کو بھی غسل اسی طرح دیا جائے گا۔ اور اگر پانی سے نکالتے وقت بہت غسل
 پانی میں ہلا لیں تو پھر دوبارہ غسل کی ضرورت نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی مردہ ایسا سڑ گیا ہو کہ اس کو چھو بھی نہیں سکتے تو کیا کریں؟

جواب: ایسے مردے پر صرف پانی بہا دیا جائے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی مردے کا بدن نصف سے زیادہ مع سر کے ملے تو اس کو بھی غسل اور کفن دیا جاتا ہے؟

جواب: ہاں دیا جائے اور نماز بھی پڑھی جائے برخلاف اس کے کہ جس کا نصف بدن بے سر کا

ہو یا نصف بدن طول میں چلا ہوا ملے یا نرہ ملے تو اس کو غسل اور کفن نہ دیں نہ اس پر نماز پڑھیں ایک
 کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (عالمگیری، در مختار)

سوال: خاوند اپنی بیوی کو بعد مرنے کے غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں اس لیے کہ ہمارے امام کے نزدیک مرد کو عورت کے مرنے کے بعد علاقہ نہیں

رہتا برخلاف عورت کے کہ وہ خاوند کو نہلا دے گی کہ اس کا علاقہ ایام عدت تک قائم ہے بشرطیکہ عورت

سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو کہ اگر وہ زندہ ہو تو اس کے نکاح میں نہیں رہتی مثلاً میت کے بیٹے کو یا باپ

کو شہوت سے چھو لیا ہو وغیرہ (عالمگیری، در مختار)

سوال: اگر مرد درمیان عورتوں کے یا عورت درمیان مردوں کے مر جائے تو کیا کیا جائے؟

جواب: ایسی صورت میں تیمم کرایا جائے مگر عورت کو عورت کا مرد محرم اور مرد کو مرد کی محرم عورت تیمم
دین۔ مگر محرم بھی موجود نہ ہو تو اجنبی مرد یا عورت ہاتھ پر کپڑا لپیٹ کر مرد کو تیمم کراوے مرد عورت
کلائیوں پر نظر پڑنے کے وقت اپنی آنکھ کو بند کرے مگر عورت کو بند نہ کرنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی جہاز میں مر جاوے تو کیا کرے؟

جواب: اس کو غسل و کفن دے کر نماز پڑھیں اور کچھ بوجھ باندھ کر دریا میں ڈال دیں (عالمگیری)

سوال: وہ کون شخص ہیں جن کو نہ غسل دیا جائے اور نہ ان پر نماز پڑھی جائے؟

جواب: ایک تو خنقا جو گلا گھونٹ کر لوگوں کو مارا کرتا ہو۔ دوسرے مکابری جو رات کو شہر میں کسی جگہ
کھڑا ہو جائے جو اس کے قریب سے گزری اس کا مال چھین لے۔ تیسرے اہل عصبہ جو ازراہ عصبیت
اپنی قوم کی حمایت اور اعانت ظلم پر کرے۔ چوتھے باغی جو امام کی اطاعت سے بغیر حق باہر ہو۔ پانچویں
راہ زن ان سب کے لیے نہ غسل ہے نہ نماز جنازہ لیکن شامی میں ہے کہ غسل دیا جائے کہ اسی پر فتویٰ
ہے۔ بہر حال نماز نہ پڑھنے پر سب کا اتفاق ہے یہ حکم اس وقت ہے جبکہ مقابلے میں اسی حالت میں مارے
جاویں ورنہ غسل بھی دیا جائے گا اور نماز بھی پڑھی جائے گی ماں باپ میں سے کسی کو قتل کرنے والے
کی بھی نماز جنازہ نہیں بوجہ اہانت اس کی کے۔ (تنویر در مختار، مراقی الفلاح، فتاویٰ قاضی خاں، شامی)

سوال: نہلانے والا اگر جنبی ہو تو کیسا؟

جواب: مکروہ ہے اسی طرح حیض و نفاس والی کا نہلنا بھی مکروہ ہے مگر بے وضو کا نہلنا بالاتفاق
مکروہ نہیں ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مردہ کو نہلنا کس کے حق میں مستحب ہے؟

جواب: جو سب سے زیادہ قریبی میت کا رشتہ دار ہو اگر وہ نہلانا نہ جانتا ہو تو ثقہ آدمی جو غسل اچھی
طرح جانتا ہو نہلانے والا اگر کوئی بات مردہ کی مثل منہ سیاہ ہونے یا بدبو وغیرہ کے دیکھے کسی
کے سامنے ذکر نہ کرے مگر بدعتی کی حالت کا ذکر کرنا درست ہے تاکہ لوگ اس عقیدے سے توبہ کریں اور اچھی
بات مثل نور وغیرہ کے دیکھے تو لوگوں میں ذکر کرنا مستحب ہے۔ (عالمگیری)

سوال: نہلانے والے کو نہلانے پر اجرت لینا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: اگر کوئی اور بھی نہلانے والا اس جگہ موجود ہو تو اجرت لینا جائز ہے ورنہ نہیں اور نہ لینا ہر طرح

افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ہر لڑکوں کو اگر عورتیں نہ لادیں یا لڑکیوں کو مرد نہ لادیں تو کیسا؟

جواب: اگر لڑکا ایسا ہو جس سے عورتوں کو خواہش نہ ہوتی ہو۔ تو عورت کو نہ لانا درست ہے ورنہ

نہیں اسی طرح مردوں کو اس لڑکی کا جس کو دیکھ کر خواہش مردوں کو نہ ہوتی ہو نہ لانا درست ہے ورنہ نہیں (عالمگیری)

سوال: ایک شخص کی بوجہ نہ ملنے پانی کے تیمم کرنا پڑھا دی گئی پھر پانی مل گیا اب کیا کیا جائے؟

جواب: پھر غسل دے کر نماز پڑھیں۔ (عالمگیری)

سوال: کفن دینا کیسا ہے؟

جواب: ہر فرض کفایہ ہے ایک کے دینے سے سب سے گناہ اٹھ جاوے گا ورنہ سب گنہگار

ہوں گے۔ (عالمگیری وغیرہ)

سوال: اگر کسی محلہ میں ایک بھی آدمی کو توفیق کفن دینے کی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

جواب: بیت المال میں سے دیا جائے۔ اور اگر بیت المال نہ ہو تو مسلمانوں سے سوال کر کے کفن

دیا جائے۔ اور اگر یہ بھی نہ ہو تو گھاس میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے۔ (عالمگیری)

سوال: اگر ایک مردہ کے لیے چندہ کر کے کفن تجویز کیا پھر کچھ دام بیع رہے تو ان کا کیا کیا جائے؟

جواب: اگر بچے ہوئے دام معلوم ہوں کہ فلاں شخص کے ہیں۔ تو اس شخص کو واپس کر دے ورنہ کسی

دوسرے محتاج کے کفن میں صرف کرے اور یہ بھی نہ ہو تو خیرات کرے (عالمگیری)

سوال: کفن میں سنت کے کپڑے ہیں؟

جواب: مرد کے لیے تین کپڑے سنت ہیں۔ ایک تہبند دوسرے کفنی تیسرے چادر لپیٹنے کی جس کو پوٹ

بھی کہتے ہیں۔ اور عورت کے لیے پانچ کپڑے ایک تہبند، دوسرے کفنی، تیسرے اوڑھنی، چوتھے

سینہ بند، پانچویں چادر لپیٹنے کی۔ (عالمگیری)

سوال: ہر ایک کپڑے کی شرح مفصل بیان کیجئے کہ کس قدر ہو؟

جواب: تہبند سر سے پاؤں تک، کفنی گردن سے پاؤں تک، چادر سر سے پاؤں تک، ان تینوں

کپڑوں میں تو مرد و عورت دونوں برابر ہیں۔ اب عورت کے لیے وہ کپڑے جو زائد ہیں وہ یہ ہیں سینہ

بند کہ وہ چھاتیوں سے زانوؤں تک ہونے اور اوڑھنی مقدار اس کی ڈیڑھ گز کی ہے۔ (عالمگیری، شامی)

سوال: اگر کسی کو کفن سنت میسر نہ ہو تو کس مقدار پر کفایت کرنا چاہیے؟
 جواب: مرد کے لیے دو کپڑوں یعنی ازار لپیٹنے کی چادر کفایت کرے اور عورت کے لیے تین کپڑوں
 یعنی ازار اور لپیٹنے کی چادر اور اوڑھنی (عالمگیری)

سوال: عورت اور مرد کی کفنی میں کیا فرق ہے؟
 جواب: یہ فرق ہے کہ مرد کی کفنی کا گریبان منونڈٹھوں کی طرف ہوگا اور عورت کی کفنی کا سینہ کی طرف۔

سوال: کفن ضرورت کس مقدار کا ہوتا ہے؟
 جواب: کفن ضرورت کی مقدار وہ ہے جو میسر ہو اسکی کمتر مقدار وہ ہے جو سارے بدن پر آجا (تنویر در مختار)

سوال: بچوں کے لیے کفن دینے کا کیا حکم ہے؟
 جواب: بہتر تو یہی ہے کہ بالغ کی طرح دیا جائے اور اگر دو کپڑوں سے دیا جائے تو بھی اچھا ہے
 اور اگر ایک کپڑے سے دیا جائے تو بھی جائز ہے۔ (شامی)

سوال: پیٹ سے مردہ بچہ پیدا ہو یا حمل سے گر پڑا ہو اس کے لیے کفن کا کیا حکم ہے؟
 جواب: اس کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔ (در مختار، شامی)

سوال: اگر مردہ کا کفن چوری کیا یا نعلش کسی وجہ سے برآمد ہوئی اور کفن نہیں ہے تو کیا کیا جائے؟
 جواب: پھر دوبارہ کفن دیا جائے پھر اگر ایسا ہی معاملہ ہو تو جب تک بدن بگڑے کفن مسنون
 دینے چلے جائیں۔ اگر مال اس کا وارثوں میں بٹ گیا ہو تو اب بخصہ رسدان کے ذمہ ہوگا۔ (شامی)
 سوال: کفن کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: سفید سب سے بہتر ہے مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی اگر عورتوں کا کفن ریشمی یا رنگین
 ہو تو بھی جائز ہے لیکن مرد کو نہیں مصل اس میں یہ ہے کہ جو کپڑا اس کو زندگی میں پہنا درست ہے۔
 اسی کا کفن بھی درست ہے رور نہ نہیں۔ (عالمگیری)

سوال: کفن زیادہ قیمت کا ہونا چاہیے یا کم کا؟
 جواب: مرد کو ایسا ہونا چاہیے جس قیمت کے کپڑے وہ عیدین کو پہنا کرتا تھا اور عورت کو اس
 قیمت کا ہونا چاہیے جس قیمت کے وہ کپڑے اپنی ماں کے گھر پہن کر جلیا کرتی تھی۔ (عالمگیری)
 سوال: کفن پہنانے کی ترکیب ترتیب وار شروعاً بیان کیجئے؟

جواب: پہلے سب کپڑوں کو معطر کر کے اول چادر پوٹ کی بچھائی جائے پھر اس پر دوسری چادر تہ بند
ہے بچھادیں پھر قبض یعنی کفنی جس کا گریبان مؤنڈھوں پر سے چاک ہو پتا کہ میت کو لٹادیں اور اس کی
پیشانی اور ناک اور دونوں ہاتھ اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں پر کافور کھیں پھر تہ بند کا بایاں پتہ لپیٹ کر
دائیں پتہ لپیٹیں پھر پوٹ کی چادر اسی طرح یعنی اول بائیں طرف پھر دائیں طرف مردہ پر لپیٹیں تاکہ دائیں جانب
بائیں جانب کے اوپر ہے اور عورت کو کفن دینے کا طریقہ یوں ہے کہ اول وہی اوپر کی چادر تہ بند
کی چادر بچھادیں جیسے کہ مرد کے لیے بیان کیا۔ پھر عورت میت کو وہ کفنی کہ جس کا گریبان سینہ پر سے
چاک ہو پتا دیں اور اس کے بالوں کی دوڑ لیں کر کے سینہ پر کفنی کے اوپر رکھ دیں اور اس کے اوپر
اور غنی اڑھا دیں اس طرح کہ بالوں کے اوپر اور تہ بند کے نیچے اور طہنتی ہے پھر تہ بند کی چادر اور پوٹ کی
چادر کو لپیٹیں جس طرح کہ ہم نے مرد کے واسطے بیان کیا۔ پھر سب کے اوپر بچھاتیوں پر سلیتہ بند باندھیں
راتوں تک۔ (عالمگیری، شامی)

سوال: در جنازہ کو جب قبرستان لے جائیں تو کس طرح چار پائی اٹھائیں اور کس طرح لے جائیں؟
جواب: در جنازہ کے اٹھانے میں دو چیزیں ہیں ایک اصل سنت دوسرے کمال سنت تو یہ ہے کہ
چار پائیوں کو چار آدمی پکڑ کر دس دس قدم چلیں اس اصل سنت کو سبدا کر سکتے ہیں کمال سنت یہ ہے
کہ اٹھانے والا اول مرد کے سر ہانے داہنے پایہ کو پکڑے اور اپنے داہنے کاندھے پر رکھے پھر اس کی
پانٹی کے داہنے پایہ کو اپنے داہنے کاندھے پر رکھے پھر اس کے بائیں سر ہانے کے پایہ کو اپنے بائیں
کندھے پر اور بائیں پانٹی کے پایہ کو اپنے بائیں کندھے پر رکھے یہ کمال سنت سب سے ادا تہ ہو گئے
دو شخصوں کا جنازہ اٹھانا لکڑیاں وغیرہ باندھ کر وہ ہے اس کا کچھ مضائقہ نہیں کہ چار پائی کے پایہ کو
کاندھے پر رکھے یا ہاتھ پر مگر نصف کاندھے پر اور نصف گردن کی جڑھ پر رکھنا مکروہ ہے اور لے چلنے
میں جنازہ کے جلدی نہ کریں اور چلنے میں سر ہانے چار پائی کا آگے کو رکھے۔ (عالمگیری)

سوال: بچوں کو کس طرح لے جائیں؟

جواب: اگر بچہ شیر خوار ہو یا اس سے زیادہ عمر کا جب تک کہ اچھا بڑا نہ ہو۔ اس کو ہاتھوں پر لے

لے یا دھنتی سر سے ہوتی ہوئی چہرہ پر مثل نقاب کے ڈال جائے گی (مراقی القلاج) بلکہ لیکن اس چلنے کی حد یہ ہے کہ

میت کو چار پائی پر حرکت نہ ہو۔ (عالمگیری)

جائیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ ورنہ چھوٹے کھٹولے یا چار پائی پر لے جائیں۔ (در مختار، عالمگیری)
 سوال: ہر جو لوگ جنازہ کے ہمراہ ہوں گے اگر وہ جنازہ کے آگے یا دائیں بائیں چلیں تو کیسا؟
 جواب: ہر تمام آدمیوں کا آگے جنازہ سے چلنا مکروہ ہے ہاں اگر کچھ آگے جنازہ سے دور چلیں تو جائز
 ہے مگر دائیں بائیں جنازہ کے ہمراہ نہ چلے، افضل جنازہ کے پیچھے ہی چلنا ہے۔ (عالمگیری، شامی)
 سوال: ہر رشتہ دار یا پڑوسی اور کسی صالح یا عالم مشہور کے جنازہ کے ساتھ جانا کیسا ہے؟
 جواب: ہر ثواب میں نوافل سے افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ہر اکثر لوگ بازاروں میں جنازہ کو دیکھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں یہ کیسا ہے؟
 جواب: اگر اس کے ساتھ جانے کا ارادہ ہو تو مضائقہ نہیں ورنہ مکروہ ہے (عالمگیری، طحاوی)
 سوال: ہر جو لوگ کہ جنازہ کے ہمراہ ہوں ان کو کلمہ طیبہ راستہ میں پڑھنا کیسا؟
 جواب: ہر بیکار کر پڑھنا مکروہ ہے دل میں اگر پڑھیں تو مضائقہ نہیں بہتر خاموشی ہے (عالمگیری)
 سوال: ہر گورستان میں جنازہ کو زمین پر رکھنے سے پہلے آدمیوں کو بیٹھنا کیسا؟
 جواب: ہر مکروہ ہے بعد رکھنے کے درست ہے اور افضل یہ ہے کہ جب تک مٹی اس پر نہ ڈالیں۔
 اس وقت تک نہ بیٹھیں۔ (عالمگیری)

سوال: ہر جنازہ کی نماز کیسی ہے؟
 جواب: ہر فرض کفایہ ہے اور اس میں شرط جماعت کی بھی نہیں ہے یہاں تک کہ اگر ایک آدمی بھی پڑھے
 گا تو فرضیت ساقط ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: ہر جنازہ کی نماز کس شخص کی درست ہے؟
 جواب: ہر جو مسلمان پیدا ہونے کے بعد مرے خواہ بچہ ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد آزاد ہو یا غلام نماز
 ہو یا بے نمازی سوائے ان لوگوں کے کہ جن کا ذکر اوپر ہو چکا نہلانے کے بیان میں (عالمگیری)
 سوال: ہر اگر کسی مسلمان کو بغیر نہلانے اور نماز پڑھے دفن کر دیا تو کیا کیا جائے؟
 جواب: ہر اس کی قبر پر بعد دفن کے نماز پڑھیں جب تک گلنے مرنے کا یقین نہ ہو (عالمگیری)
 سوال: ہر اگر کسی کی نماز غسل سے پہلے پڑھ لی جائے تو کیا کیا جائے؟
 جواب: ہر بعد غسل کے دوبارہ پڑھی جائے اس لیے کہ غسل میت شرط نماز میت ہے (عالمگیری)

سوال: جنازہ کی نماز کون پڑھاوے؟

جواب: اگر بادشاہ یا حاکم شہر موجود ہو تو اول وہ پھر قاضی ورنہ امام جمعہ پھر امام محلہ بشرطیکہ ولی سے افضل ہو۔ ورنہ ولی اقرب پڑھاوے اور ولی بھی لائق نہ ہو تو باجارت ولی جو چاہے۔ پڑھاوے

(تنویر، درمختار، کبیری)

سوال: اگر کوئی یہ وصیت کر جائے کہ میرے جنازہ کی نماز فلاں پڑھاوے تو یہ وصیت کیسی ہے؟

جواب: یہ وصیت باطل ہے اس کے وراثت کو اختیار ہے کہ جس سے چاہیں نماز اس کی پڑھوائیں (عالمگیری)

سوال: برماں کی ولایت بیٹے کو حاصل ہے یا باپ کو؟

جواب: بیٹے کو مگر بیٹے کو چاہیے کہ باپ کو اپنی اجازت سے مقدم کرے اسلئے کہ باپ کے ہوتے

ہوئے بیٹے کو مقدم ہونا مکروہ ہے۔ بشرطیکہ باپ لائق امامت ہو۔ (عالمگیری)

سوال: جنازہ کی نماز کا دوبارہ پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: مکروہ ہے اس لیے کہ جنازہ کی نماز کا ایک ہی دفعہ پڑھنا مشروع ہے (درمختار، عالمگیری)

سوال: ولی اگر نماز میں شریک نہ ہو اور بعد ہو چکنے نماز کے آیا تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ولی اپنے حق کے سبب اس وقت تک دوبارہ پڑھ سکتا ہے جب تک پھٹنے پھول جانے کا

یقین نہ ہو۔ بشرطیکہ نماز پڑھانے والا اس سے زیادہ ولایت کا حق نہ رکھتا ہو۔ اگرچہ استفاضة فرضیت تو پہلے

ہو چکی یہ حکم خاص ولی کے حق کے لیے ہے دوسرے کو بعد نماز ہو جانے کے درست نہیں۔ (درمختار)

سوال: جنازہ کی نماز کا وقت کیا ہے؟

جواب: جب جنازہ حاضر ہو جاوے۔ (طحاوی)

سوال: جنازہ کی نماز کی کیا شرطیں ہیں؟

جواب: اول تو وہی شرطیں ہیں جو اور نمازوں میں ہیں یعنی مسلمان ہونا حقیقی حکمی نجاست سے پاک

ہونا ستر عورت، استقبال کعبہ، تہیت، لیکن خاص شرطیں جو اسی نماز سے مخصوص ہیں وہ یہ ہیں بیت کا

سامنے موجود ہونا۔ میت کا زمین پر ہونا اگر جنازہ غائب ہو یا سواری پر یا ہاتھوں پر ہو یا پیچھے ہو تو

نماز درست نہیں۔ (درمختار، عالمگیری)

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی اصمہ کی نماز غائب پڑھائی اور آپ منع کرتے ہیں یہ کیونکر؟

جواب: یہ نماز حضور کے خواص میں سے شمار کی گئی ہے دوسروں کو ناجائز ہے۔ (درمختار، شامی)

سوال: جنازہ کی نماز میں کیا کیا رکن ہیں؟

جواب: دو رکن ہیں ایک تو چار تکبیر جو قائم مقام چار رکعتوں کے ہیں، دوسرے کھڑا ہونا۔ اگر کوئی بلا عذر

بیٹھ کر جنازہ کی نماز پڑھتے تو درست نہیں۔ (درمختار، تنویر)

سوال: جنازہ کی نماز میں واجب کیا ہے؟

جواب: دعا کرنا میت کے لیے واجب ہے۔ (درمختار)

سوال: جنازہ کی نماز میں سنت کیا کیا ہیں؟

جواب: شمار اور درود پڑھنا۔ (درمختار، شامی)

سوال: مفسدات جنازہ کیا کیا ہیں؟

جواب: جو مفسدات اور نمازوں کے ہیں وہی اس کے ہیں سوائے عورت کی برابری کے کہ اس میں

عورت کی برابری درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: جنازہ کی نماز کس طرح ادا کرے مفصل بیان کیجئے؟

جواب: امام سینۃ میت کے مقابلہ میں کھڑا ہو کر پہلے نیت کرے کہ میں اللہ کی عبادت کے لیے

اس فرض کی ادا کرنے کی نیت کرتا ہوں اور کعبہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اگر مقتدی ہے تو اقتدار کی نیت

کے پھر امام تکبیر تحریم یعنی اللہ اکبر بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ کہے پھر پڑھے۔ بِسْمِكَ اللَّهُ

وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ پھر اللہ اکبر

بدوں رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانے کے کہے اور پھر پڑھے وہ درود جو کہ فرض نماز کے بعد اخیرہ میں پڑھا

جاتا ہے۔ پھر اسی طرح تکبیر کہہ کر یہ دعا پڑھے اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا

وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكِّرْنَا اللَّهُمَّ مِنْ أَحَبِّتِهِ مِثَاقًا حَبِيبَةً عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ

تَوَقَّيْتَهُ مِثَاقَتَوْهُ عَلَى الْإِيمَانِ پھر چوتھی بار تکبیر کہہ کر سلام پھیرے اس طرح کہ اول سلام سے دوسرا سلام

آہستہ ہو اور امام اور قوم سب اسی طرح نماز پڑھیں۔ امام تکبیریں بلند آواز سے کہے گا باقی آہستہ (عالمگیری)

سوال: اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تو کیا پڑھے؟

جواب: یہ پڑھے۔ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيْنَا وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اگے بھی یاد نہ ہو

تو جو چاہے دعا پڑھے۔ (عالمگیری)

سوال: کیا عورتوں کی نماز بھی اسی طرح پڑھی جائے گی؟

جواب: ہاں اسی طرح پڑھی جائے گی۔ (در مختار)

سوال: کیا بچوں کی نماز بھی اسی طرح پڑھے؟

جواب: ہاں اسی طرح پڑھی جائے گی۔ صرف دعا اور پڑھی جائے گی۔

سوال: وہ دعا کیا ہے؟

جواب: تیسری تکبیر کے بعد اگر لڑکانا بالغ ہے تو یہ پڑھے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهُ لَنَا آجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَمُسْتَفْعًا

اور اگر لڑکی نابالغ ہے تو صرف ضمیر تذکیر کو تائید سے بدل دے یعنی یوں کہے اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْهَا

لَنَا آجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَمُسْتَفْعَةً۔ (ہدایہ)

سوال: ایک شخص سے خانے کی تکبیر جاتی رہی اس وقت امام ایک تکبیر کہہ چکا تھا تو اب یہ کس طرح نماز پڑھے؟

جواب: یہ شخص پہلے سے تحریمہ کے وقت موجود تھا اور پھر کسی وجہ سے تکبیر تحریمہ میں شریک نہ ہوا

تب تو بلا انتظار تکبیر ثانیہ کی منت میں مل جائے اور اگر بعد میں آیا تو اب اس کو دوسری تکبیر کے کہنے تک امام کا

انتظار کرنا چاہیے۔ جب امام دوسری تکبیر کہے تو اس وقت تکبیر کہہ کر مل جائے اور جب امام نماز سے فارغ

ہو اس وقت تکبیر کہے۔ جیسے مسبوق اپنی یقینہ رکعت کو بعد فراغ نماز پڑھتا ہے یہی حکم دوسری تکبیر

کے بعد بھی ملنے کا ہے۔ (کبیری، عالمگیری)

سوال: اگر کوئی چوتھی تکبیر کے بعد حاضر ہوا تو کیا کرے؟

جواب: اگر امام نے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے تو فوراً مل جائے اور جب تک جنازہ کو ہاتھوں پر اٹھائیں

پے درپے تکبیریں ادا کر لے دعائیں چھوڑ دے نماز ہو جائے گی۔ (عالمگیری)

سوال: اگر امام دوسری یا تیسری تکبیر کے بعد بھول کر سلام پھیر دے تو کیا کرے؟

جواب: کچھ بھی نہ کہئے۔ اسی طرح پڑھتا رہے۔ یہ سلام ایسا ہے جیسے کوئی نماز کے قعدہ درمیانی

میں سہواً سلام پھیر دے۔ (عالمگیری)

سوال: اکثر لوگ جنازہ کی نماز میں جوتی نہیں اتارتے یہ کیسا ہے؟

جواب: اگر ان لوگوں کو اپنی جوتیوں کی طہارت کا یقین ہے تو مضائقہ نہیں اور اتار کر پڑھنا چاہیے؟

سوال: اگر بہت سے جنازے حاضر ہوں تو ایک ایک جنازہ کی علیحدہ علیحدہ نماز پڑھے یا سب کی ایک ہی تہیت سے ادا کرے؟

جواب: اس کو اختیار ہے خواہ ایک ایک کی علیحدہ پڑھے خواہ سب کی نیت سے ایک ہی نماز ادا کرے (عالمگیری)

سوال: اگر بہت سے جنازے آجائیں تو ان کے رکھنے کی کیا ترکیب ہے؟

جواب: خواہ طول میں صف کے طور پر یعنی ایک جنازہ کے پیروں میں دوسرا جنازہ رکھیں۔ خواہ یکے بعد

دیگرے قبلہ کی طرف رکھیں مگر امام کے رو برو مرد کا جنازہ ہوگا۔ اگرچہ عورتیں اور لڑکے بھی شامل ہوں۔ اور

اگر مرد ہی ہوں تو جو سب میں افضل اور عمر میں سب سے زیادہ ہوگا وہ امام کے پاس رکھا جائیگا (عالمگیری)

سوال: اگر جنازوں میں مرد عورت اور لڑکے سب ہوویں تو کس طرح جنازوں کو رکھیں؟

جواب: پہلے امام کے سامنے مرد آزاد کا جنازہ اس کے بعد لڑکوں کا جنازہ پھر عورتوں کا جنازہ

رکھیں۔ اور یہ قبلہ کی طرف کو رکھے جائیں گے۔ برخلاف زندوں کی ترتیب صفوں کے (عالمگیری)

سوال: جنازے کی نماز میں بھی خلیفہ کو نادرست ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں درست ہے۔ (عالمگیری)

سوال: مسجدوں میں نماز جنازہ پڑھنی کیسی ہے؟

جواب: مطلقاً مکروہ ہے۔ مگر بعد از بارش مکروہ نہیں اور شارع عام اور دوسرے کی زمین پر بھی مکروہ

ہے۔ (شامی۔ کبیری)

سوال: ہمراہیان جنازہ کو کب تک گھر کو واپس نہ آنا چاہیئے؟

جواب: جب تک نماز نہ ہو لے اور بعد نماز کے دفن سے پہلے بغیر اجازت ولی کے نہ لوٹے اور

بعد دفن کے بغیر اذن بھی لوٹ آنا جائز ہے۔ (عالمگیری)

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ مردہ کی قبر کس طرح کھودیں؟

جواب: قبر طول میں آدمی کے قد کے برابر کھودی جائے اور چوڑائی میں بقدر نصف قد آدمی کے اور

گہرائی میں آدمی کے سینے کے برابر اور قبر میں لحد کھودنا سنت ہے نہ شق (عالمگیری)

سوال: لحد کس کو کہتے ہیں اور شق کس کو؟

جواب: لحد اس کو کہتے ہیں کہ جو قبر پوری کھودنے کے بعد اس کے اندر قبلہ کی طرف گڑھا کھودا جائے ٹپے

لہ اگر گہرائی بھی پورے قد کے برابر ہو تو احسن ہے۔ (شامی)

ہو۔ نہ مکان کی صورت اور شق اس کو کہتے ہیں کہ جو مثل نہر کے ایک گڑھا قبر کے بیچ میں کھودا جائے اور اس کے دونوں طرف کچی اینٹیں یا اور کچھ لگادیں۔ (عالمگیری)

سوال: لحد تو وہاں ہو سکتی ہے جہاں زمین سخت ہو اور جہاں زمین نرم ہو وہاں کیا کرے؟
جواب: وہاں شق ہی کھودنا چاہیے۔ (در مختار)

سوال: قبر میں مردہ کے نیچے چٹائی یا گدے وغیرہ پکھانا جائز ہے یا ناجائز؟
جواب: ناجائز ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال: لکڑی یا لوہے کے صندوق میں میت کا رکھنا کیسا؟

جواب: بلا ضرورت مکروہ ہے اور اگر ضرورت ہو تو اس میں بھی مردہ کے نیچے مٹی پکھادیں اور گداگر کچی اینٹیں لگادیں۔ اور صندوق کی چھت میں بھی مٹی لیس دیں تاکہ لحد کی صورت ہو جائے۔ پکی اینٹیں لحد میں لگانا اس صورت سے کہ مردہ کے متصل ہوں۔ مکروہ ہے۔ (در مختار، شامی، عالمگیری)

سوال: گھروں میں مردہ دفن کرنا کیسا ہے؟

جواب: نہیں چاہیے کہ یہ طریقہ انبیاء علیہم السلام کے لیے خاص ہے۔ (در مختار)

سوال: مردہ کو قبر میں کس طرح اتاریں؟

جواب: قبلہ کی طرف سے اتاریں اور اتارنے والے قوی اور صالح ہوں۔ عورت کے اتارنے والے اسکے رشتہ دار محرم ہوں اور اگر وہ نہ ہوں تو رشتہ دار غیر محرم اتاریں اور اگر وہ بھی نہ ہوں تو اجنبی لوگ اس کو قبر میں اتاریں۔ مگر پردہ اوروں سے کر لینا چاہیے عورت کوئی قبر میں داخل نہ ہو واسطے اتارنے کے (عالمگیری)

سوال: اتارنے والے اس وقت کیا پڑھیں؟

جواب: یہ پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ دِیَا اللّٰهِ وَغَلٰی مِلَّتِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (تہذیب البصائر)

سوال: مردہ کو لحد میں کس طرح رکھیں؟

جواب: دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف لٹاویں اور اس وقت تینوں گہ کھول دی جائیں۔ اس لیے کہ اب خطرہ کفن کے کھل جانے کا نہیں رہا اور کچی اینٹیں لحد کے منہ پر رکھی جائیں اور ڈھیلوں یا ترکل یا گارہ سے ان کی درزوں کو بند کر دیا پھر مٹی ڈالی جائے اسی قدر جس قدر کہ قبر میں سے نکلے۔ اس سے زیادہ ڈالنا مکروہ ہے۔ اس لیے کہ وہ بجائے عمارت کے ہے۔ (تہذیب البصائر، در مختار)

سوال: مٹی کس طرف سے ڈالنا مستحب ہے؟

جواب: سر کی طرف سے مٹی ڈالنا مستحب ہے۔ (در مختار)
سوال: مٹی کس طرح ڈالیں؟

جواب: اول دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کہے مِمَّا خَلَقْنَاكَ اور اس کو قبر پر ڈال دے۔ دوسری مرتبہ مٹی ہاتھوں میں لے کر کہے وَفِيهَا نُعِيدُكَ اور مٹی ڈال دے اور تیسری مرتبہ میں وَفِيهَا نُخْرِجُكَ تَارَةً أُخْرَى پڑھ کر مٹی ڈال دے پھر اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ قبر پر بچاؤڑوں سے مٹی ڈالی جائے یا ہاتھوں سے مگر قبر کو ہان شتر کی صورت ایک بالشت اونچی بنائی جائے اور چورس تہ بنائی جائے اس پر پانی چھڑک دینے کا کوئی مضائقہ نہیں (عالمگیری)

سوال: اگر کوئی شخص زندگی میں اپنے لیے قبر کھودے تو جائز ہے یا نہیں؟
جواب: جائز ہے بلکہ اجر پاوے گا۔ (عالمگیری)

سوال: ایک قبر میں کئی مردوں کا دفن کرنا کیسا؟

جواب: ایک وقت میں بلا ضرورت ناجائز ہے اور ضرورت کے وقت جائز ہے۔ ان میں اگر مرد بھی ہوں۔ اور عورتیں بھی تو قبلہ کے رخ مرد کو رکھیں اور اس کے پیچھے عورت کو اور اگر مرد ہی مرد ہوں تو افضلیت کا لحاظ تقدیم و تاخیر میں کیا جائے گا۔ (عالمگیری)

سوال: اولیاء اللہ کے مزارات کے قریب میت کو دفن کرنا کیسا ہے؟
جواب: افضل ہے۔ (عالمگیری)

سوال: ایک شہر سے دوسرے شہر میں مردہ لے جانا کیسا؟

جواب: جائز ہے مگر مستحب یہی ہے کہ اسی شہر کے گورستان میں دفن کریں بعد دفن کے نکال کر لے جانا جائز نہیں۔ لیکن اس صورت میں بعد دفن کے نکالنا اور دوسری جگہ لے جانا بھی درست ہے جبکہ زمین عصب کی ہو یا کوئی بطور شفیعہ کے اس کو لے لے۔ (عالمگیری)

سوال: دفن کرتے وقت قبر میں اتارنے والے کا کچھ مال رہ جائے اور مٹی وغیرہ ڈالنے کے بعد یاد آئے تو کیا کرے؟

جواب: قبر کھول کر مال نکال لیوے خواہ ایک ہی درہم ہو۔ (عالمگیری)

سوال: قبرستان کی لکڑی اور گھاس کاٹنا کیسا؟

جواب: خشک کا مضائقہ نہیں مگر تر کا کاٹنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

سوال: قبرستان میں جو تیاں پہنے جانا مکروہ ہے یا نہیں؟

جواب: ہمارے یہاں مکروہ نہیں مگر اتار دینا بہتر ہے۔ (عالمگیری)

سوال: قبر کے پاس قرآن خوانوں کو بٹھا کر قرآن پڑھوانا واسطے ایصالِ ثوابِ مردہ کے کیسا ہے؟

جواب: درست ہے۔ (در مختار، رد المحتار)

سوال: قبروں کی زیارت کرنا کیسا؟ جواب: مستحب ہے۔ (شامی)

سوال: کون سا دن زیارت کے واسطے افضل ہے؟ جواب: جمعہ کا یا اس سے ایک دن پہلے یا

پچھلے کا یعنی پنجشنبہ یا شنبہ کا اور دشنبہ کا دن بھی زیارت کے لیے موجب برکات ہے۔ (شامی)

سوال: عورتوں کو بھی واسطے زیارت قبروں پر جانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: بوڑھی عورتوں کو درست ہے اور جوان عورتوں کو مکروہ ہے۔ (در مختار، شامی)

سوال: جب زیارت کے لیے جاوے تو ایصالِ ثواب کس طرح کرے؟

جواب: زیارت قبور اور ایصالِ ثواب کا طریقہ مسنون ہے کہ اول قبرستان میں پہنچ کر یہ دعا پڑھے

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُورِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُؤْمِنِينَ أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ سَلَفٌ

وَإِنَّا إِنشَاءُ اللَّهِ بِكُمْ لِأَحْقَرُونَ بِرَحْمَتِ اللَّهِ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُتَأَخِّرِينَ أَسْأَلُ اللَّهَ لَنَا

وَلَكُمْ الْعَافِيَةَ يَحْفَظُ اللَّهُ لَنَا وَلكُمْ دَرَحْمًا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ وَأُرَاكُمْ قَدْرِيَادَةً هُوَ تَوْبِيرُ طَرَفِ

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنشَاءُ اللَّهِ بِكُمْ لِأَحْقَرُونَ پھر قبیلہ کی طرف پشت کر کے

اور قبر کی طرف منہ کر کے جو کچھ قرآن شریف سے یاد ہو پڑھ کر ثواب بخشے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو

کوئی گیارہ مرتبہ قتل ہوا پڑھ کر مردوں کو بخشے تو مواتی شمار مردوں کے اس کو ثواب عطا کیا جاتا ہے دوسری

حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی الحمد اور قل ہوا اللہ اور سورۃ تکاثر پڑھ کر مردوں کو ثواب بخشے مردے اس کیلئے

شیفیع ہونگے اگر سورۃ یسین پڑھ کر بخشے تو مردوں کے لیے موجب تخفیف عذاب ہے اور اس کے حق میں

ثواب بعدد شمار مردوں کے اور سورۃ تبارک الذی واسطے رفع عذاب قبر کے مخصوص ہے (در مختار وغیرہ)

سوال: قبرستان میں اور کیا کیا باتیں ممنوع ہیں؟

جواب: جو باتیں غفلت کی ہیں۔ وہ سب ممنوع ہیں۔ جیسے پکار کر ہنسنا۔ کلام دنیاوی بے قائدہ کرنا۔

کھانا پینا۔ سونا وغیرہ۔

لے جبکہ صالحین کے مزارات پر برکت حاصل کرنے کے لیے جاویں۔ (جاویں)

سوال: میت کے ساتھ توشہ کی روٹیاں لے جانا کیسا ہے؟
 جواب: بہ نیتِ فاسدہ لے جانا جائز ہے۔ مستحقوں کو گھر پر اللہ کے واسطے دینا اور ثواب مرد
 کو بخشا ہر طرح سے درست ہے خواہ اسی دن ہو یا دوسرے دن یا تیسرے دن یا دنوں یا بیسیوں یا چالیسیوں
 دن خواہ روٹی پر ہو یا کلو پر غرض جب توفیق ہو اسی وقت ایصالِ ثواب عالی اور بدنی سب طرح سے
 کرے اور اپنی میت کو بخشے یہ فعل باعثِ مزید حسنات و برکات ہے۔ (تفسیر عزیزی)
 سوال: میت والے کے یہاں اس کے بچہ کے رشتہ دار یا احباب کھانا پکا کر بھیجیں یہ کیسا ہے؟
 جواب: مستحب ہے (عالمگیری)

سوال: مصیبت والوں کا سوگ کرنا کیسا ہے؟
 جواب: تین دن تک جائز ہے۔ اس سے زیادہ کسی کو درست نہیں سوا عورت کے کہ وہ اپنے خاوند
 کے لیے چار ماہ دس دن سوگ کرے۔

سوال: ماتم پرسی کیسی ہے؟
 جواب: ایک بار مستحب ہے اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبر دلایا اپنے
 بھائی کو کسی میت میں اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کرامت کا لباس پہناوے گا۔ (شامی)
 سوال: تعزیت یعنی ماتم پرسی کس جگہ مکروہ ہے؟
 جواب: مسجد میں قبر کے پاس۔ دروازہ مکان اہل میت کے پاس ان مقاموں پر تعزیت کرنا مکروہ ہے۔
 سوال: تعزیت کس طرح کرے؟
 (در مختار رد المحتار)

جواب: تعزیت ان کلموں سے کرے اعظم الله اجرک و احسن عذابک و غفر لعمیتک
 یعنی اللہ تعالیٰ تیرا ثواب زیادہ کرے۔ اور تیرا عذاب چھاکرے اور تیری میت کو بخشے۔ (شامی)

باب شہید کے بیان میں

سوال: شہید کو کس لیے شہید کہتے ہیں؟
 جواب: اس لیے کہ اس کے واسطے جنت کی شہادت دی گئی ہے۔ (مراقی الفلاح)
 سوال: شہید کے قسم کا ہوتا ہے؟ جواب: دو قسم کا ایک کامل دوسرا ناقص۔

لے لیکن آہن ہے اور رخصت بھی ہے تو صرف جلوس کی نہ کہ سیاہ کپڑے پہننے اور گریبان چاک کرنے کی (عالمگیری)

سوال: شہید کامل کی کیا تعریف ہے؟

جواب: جو بحالت بلوغ و عقل و طہارت و اسلام فعل دشمن یا کافر یا رافضی و غیرہ سے براہ ظلم بصورت مقابلہ یا غیر مقابلہ آکر جارجہ سے قتل کیا جائے یا کسی طرح ان کی طرف سے مارا جائے۔ خواہ اس پر دیوار گرائی جائے یا ڈبویا جائے۔ وغیرہ وغیرہ (عالمگیری)

سوال: اگر مسلمان جو باغی نہ ہو کسی مسلمان کو براہ ظلم مار ڈالے تب بھی یہی حکم ہے یا کیا؟

جواب: یہی حکم ہے بشرطیکہ آکر جارجہ یعنی تلوار چھری وغیرہ سے مارا ہو برخلاف کافر حربی و قطاع الطریق کے کہ وہ جس طرح مارے گا۔ شہید ہوگا۔ ایسے کہ اس میں اصل شہدائے احد کی نظیر ہے وہ جنگ میں ہر طرح سے مارے گئے تھے۔ اور پھر سب شہید کامل شمار کئے گئے۔ اور جو قتل کہ موجب قصاص ہوگا۔ وہ مقتول کے لیے ہر طرح کمال شہادت ہے۔ (شرح وقایہ در مختار)

سوال: باپ اپنے بیٹے کو قتل کر ڈالے۔ اس پر قصاص نہیں آتا۔ آیا یہ بیٹا مقتول شہید ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں ہے۔ (شرح وقایہ)

سوال: اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ اصل میں اس جگہ بھی قصاص ہی واجب تھا۔ مگر بوجہ تعظیم باپ ہونے کے قصاص ساقط ہوا نہ شہادت (در مختار، شامی)

سوال: ایسے شہید کا حکم بیان فرمائیے؟

جواب: دنیا میں ایسے شہید کے لیے یہ حکم ہے کہ اس کو غسل و کفن کچھ نہ دیا جائے بلکہ اسی صورت سے معنوں اور انہی کپڑوں کے نماز پڑھا کر دفن کر دیا جائے اور آخرت میں اس کو حیات ابدی مخصوص اور رزق ابدی مخصوص عطا کیا جاتا ہے۔ اور نیز دیگر ثوابات کی خصوصیت بھی دوسرے مردوں سے ہوگی۔

سوال: اگر اس کے کپڑوں میں نجاست غلیظہ لگی ہوئی ہو تو اس کو بھی دھو دے یا نہیں؟

جواب: ہاں اس کو دھو دے (عالمگیری)

سوال: اس شہید کے بدن پر ہتھیار ہوں مثل تلوار وغیرہ کے وہ بھی اتار لیں یا کیا؟

جواب: ہاں اتار لیں اور جو چیزیں جنس کفن سے نہ ہوں جیسے پوتین زدہ، ٹوپی، موزے وغیرہ بھی

نکال لیے جاویں۔ (عالمگیری)

سوال: اگر کفن مستون سے اس کے پاس کپڑا کم ہو تو زیادہ کرے یا نہیں؟

جواب: وہاں زیادہ کرے۔ اسی طرح اگر زیادہ ہو تو کم (عالمگیری)
سوال: مرثت کس کو کہتے ہیں؟

جواب: مرثت وہ شخص ہے جو کچھ زندہ رہنے کی وجہ سے شہید کے حکم سے جدا ہو کر غسل و کفن دیا جائے
مثلاً بعد زخمی ہونے کے کچھ کھایا یا پیایا سو یا یادوا کی ہو یا معرکہ سے اس کو زندہ اٹھالائے (یہ اٹھالانا اگر
گھوڑوں کے روندنے کے خیال سے ہو گا تو مرثت نہ ہو گا) یا ہوش و حواس کے ساتھ اتنی دیر زندہ رہے
کہ ایک وقت نماز کا گزر جائے یا خرید و فروخت کی (ذیما کی باتیں بہت کیں، اسی میں وہیت دنیاوی بھی داخل
ہے بشرطیکہ سب باتیں بعد لڑائی کے ہوں اگر درمیان لڑائی کے پانی جاوے گی تو مرثت نہ ہو گا۔ (در مختار، تنویس)
سوال: شہید ناقص کیا تعریف ہے۔ اور اس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: جس کی موت کا سبب علاوہ ان اسباب کے جو اوپر بیان ہوئے دوسرے سبب ہوں اور حکم اس
شہید کے ہے کہ دنیا میں غسل و کفن دیا جائے اور نماز پڑھائی جائے اور آخر میں مثل کامل کے ثواب پائے گا (در مختار)
سوال: شہید ناقص کی تعداد بھی بیان فرمائیے کہ وہ کون کون ہیں؟

جواب: ۱۔ تو وہ ہے جو لڑائی میں دشمن کا قصد کرتا تھا اور خطا اپنے ہی کو مار کر گیا ۲۔ پانی میں ڈوب کر
مرنے والا ۳۔ مکان وغیرہ سے دب کر مرنے والا ۴۔ جل کر مرنے والا ۵۔ سفر میں مرنے والا ۶۔ دستوں یا استسقاء
سے مرنے والا ۷۔ دبائے طاعون یا پھیضہ سے مرنے والا ۸۔ پسلی کے درد سے مرنے والا ۹۔ سہل کی بیماری
سے مرنے والا ۱۰۔ مرگی کی بیماری سے مرنے والا ۱۱۔ تپ سے مرنے والا ۱۲۔ اپنے مال کی حفاظت میں مرنے والا۔
۱۳۔ جان بچانے کے اندر مرنے والا ۱۴۔ ظلم ظالم سے مرنے والا ۱۵۔ عشق میں بشرط پارسانی یا پوشیدگی مرنے والا۔
۱۶۔ پانی پینے کے پھندے سے مرنے والا ۱۷۔ علم شرعی کی طلب میں مرنے والا ۱۸۔ بطلب ثواب اذان دینے والا۔
۱۹۔ سانپ کچھو وغیرہ کے کاٹنے سے مرنے والا ۲۰۔ سوداگر سبج بولنے والا ۲۱۔ جہاز میں متلی اورتے سے مرنے والا۔
۲۲۔ اپنے زن و فرزند کو حلال کمانی کھلانے والا اور اللہ تعالیٰ کا حکم ان پر جاری کرنے والا ۲۳۔ ہر روز پچیس
مرتبہ یہ دعا پڑھنے والا اللہم باریک لی فی الموت و فی بعد الموت ۲۴۔ چالیس مرتبہ مرض موت میں لا الہ الا
انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھنے والا ۲۵۔ سو مرتبہ ہر روز درود شریف پڑھنے والا ۲۶۔ ہر رات میں سورۃ السین
پڑھنے والا ۲۷۔ ہر صبح تین بار اعوذ باللہ السميع العليم من الشيطان الرجيم۔ پڑھنے والا ۲۸۔ اور

لہ اسی طرح ایام و بائیں جو شخص اپنے شہر میں ہرگز کے بنیت حصول ثواب پڑھا رہے وہ اگر اس عمر میں کسی اور مرض سے بھی مرے تو
بھی شہید ہو گا (در مختار) لہ علم شرعی کا نام ہے عولہ تالیف کرتا ہو یا پڑھتا ہو یا سنتا ہو۔ (عالمگیری)

تین بار سورہ حشر کی آخر آیتیں پڑھنے والا ۲۹۔ جمعہ کی رات یادوں میں مرنے والا ۳۰۔ رات کو باظہار سونے والا
 ۳۱۔ زندگی میں تواضع اور مدارات لوگوں سے کرنے والا ۳۲۔ سواری کے جانور پر سے گر کر مرنے والا ۳۳۔ سچے دل
 سے شہادت کی دعا مانگنے والا ۳۴۔ حاجت کے وقت مسلمانوں کے ایک شہر سے کسی دوسرے شہر میں غلبہ لیا گیا والا ۳۵۔ نیت
 کے فساد کی حالت میں سنت نبوی پر قائم رہنے والا ۳۶۔ زہر سے مرنے والا ۳۷۔ وہ شخص جو بادشاہ کے خوف سے چھپتا
 پھرتا ہو اور مر جائے یا ظالم بادشاہ نے قید کیا ہو اور بحالت قید مر جائے یا بادشاہ نے ظلماً پٹوایا اور مر جائے
 ۳۸۔ عورت عزت پر صبر کر کے مرنے والا ۳۹۔ عورت جنت کے وقت نفاس کی مدت کے اندر مرنے والا یہ سب شہید
 آخرت میں۔ (شامی) **اللَّهُمَّ ارْحَمْنَا شَهَادَةً كَامِلَةً مُوصِلَةً إِلَى الرِّضْوَانِ**

باب ہر قسم کی دعاؤں کے بیان میں

سوال: یہ بھی بتلا دیجئے کہ بعد بیچ وقتہ نماز کے مختصر وظائف کیا کیا اور کیا کریں۔ جو موجب فلاح دارین ہوں؟
 جواب: بعد نماز فجر کے سات مرتبہ **اللَّهُمَّ اجْرِنَا مِنَ النَّارِ** پھر سو مرتبہ **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ السَّلَامُ**
الْحَقُّ الْمُبِينُ۔ اور کم از کم تین سو مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے۔ بعد نماز ظہر ۵۰ مرتبہ
حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ۔ اول اور آخر سو مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھ لی جائے
 بعد نماز عصر ختم خواجگان کہ جس کی ترکیب یہ ہے۔ اول سات مرتبہ الحمد شریف پھر ایک سو ایک مرتبہ
 درود شریف پھر ۹۷ مرتبہ الم نشرح پھر ایک ہزار ایک بار قل ہو اللہ پھر سات مرتبہ الحمد شریف پھر ۱۰۱ مرتبہ
 درود شریف پھر ایک سو مرتبہ **يَا قَاضِيَ الْحَاجَاتِ** پھر ایک سو بار **يَا كَافِيَ الدُّعَاءَاتِ** پھر ایک سو
 ایک مرتبہ **يَا مُجِيبَ الدَّعَوَاتِ** پھر ۱۰۱ بار **يَا حَلَّ الْمُتَسَلِّمَاتِ** پھر اسی قدر **يَا دَافِعَ الْبَلِيَّاتِ**
 پھر اسی قدر **يَا شَافِيَ الْأَمْرَاضِ** پھر اسی قدر **يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ** پھر اسی قدر **يَا رَحْمَ الرَّاحِمِينَ**
 پھر لکھ کر سلطان العارفين حضرت ہارون بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ اور
 حضرت خواجہ عبدالحق عمردانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ ابویوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ عارف
 ریوگری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ علی عزیزاں رامیننی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ سماسی رحمۃ اللہ علیہ اور
 خواجہ سید امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت خواجہ خواجگان پیر پیران خواجہ بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ
 اور حضرت خواجہ ابو منصور باتریدی رحمۃ اللہ علیہ کی ارواح پاک کو بخشدے تو اب اس کا پھر دعائے مانگے یہ ختم
 جمیع حاجات دینی اور دنیاوی کے لیے اکیر اعظم ہے اگر روزمرہ نہ ہو سکے تو جب کوئی مشکل آئے اس وقت

ضرور پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ تین دن کے بعد حاجات رفع یا نیکاً بعد مغرب کے مرتبہ اَللّٰهُمَّ اجِرْنَا
مِنَ النَّارِ پڑھے پھر بعد عشاء کے استغفار اور درود شریف اور سورۃ تبارک الٰذی پڑھ کر سوئے یہ مختصر
سے وظائف میں ان کو ضرور ادا کرے۔

سوال: درود شریف اور استغفار بھی تبتلا دیجئے کہ کوئی پڑھی جائے؟

جواب: درود شریف یہ ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
استغفار یہ ہے اَسْتَغْفِرُ اللهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَ
التَّوْبُ إِلَيْهِ۔

سوال: کوئی اور چیز مختصر سی پنجوقتہ وظائف کے لیے تبتلا دیجئے؟

جواب: اس دعا کو مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ لیا کریں۔ اَللّٰهُمَّ احْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ
كُنْ لَنَا رَاحَةً مِنْ حَزَنِ الدُّنْيَا وَعَذَابٍ الْاٰخِرَةِ۔ اور ایک اس
دعا کو بھی مرتبہ پڑھ لیا کرو اَللّٰهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرْلِي وَلَا تَكْلِفْنِي اِلَىٰ اَخِيْتِي اِدَىٰ اِنْ دَعَاوُنِ
كَ يَطْرُقُنِي وَاللّٰهُ كَاكُوْنِي كَامِ غَرَابٍ تَهْوُوْكَ اَوْ تَمِيْنُ مَرْتَبَةً صَبْحٍ وَشَاْمٍ رَضِيْتُ بِاَيْدِيهِ رَبَّا وَاِيْلَاسْلَامِ
دِيْنًا وَاِيْلَ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ دُوْنِ مِيْنِ سُوْمَرْتَبَةً كَلِمَةً تَجْمِيْدُ سُبْحَانَ
اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَابْدَلْهُمُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ
الْعَلِيِّ الْعَلِيْمِ بھی پڑھتے رہو۔

سوال: ظفر یا بی دشمن کے لیے اور ہر بلا سے بچنے کے لیے کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: بعد نماز فجر و عشاء ۱۱ مرتبہ یا غَزِيْرٌ اَوْ ۲۱ مرتبہ یا بَدُوْحٌ اَوْ لِاَيْلِفِ شَرِيْفِ كَا اِيْلِكُ سُوْبَارِ پڑھنا
بھی اس کام کے لیے مجربات سے ہے۔

سوال: تنگی معاش سے نجات حاصل کے لیے کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: ایک ہزار مرتبہ استغفار دوسرے بعد نماز ظہر سورۃ اَرَايْتِ الَّذِي ۴۱ بار تمیرے حَسْبِيَ اللهُ
وَنِعْمَ الرَّكِيْلُ ۵۰ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ ضرور اللہ تعالیٰ اس کی روزی فراخ کرے گا۔

سوال: اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: استغفار کی کثرت کرے انشاء اللہ ضرور اس کے اولاد ہوگی۔

سوال: اخلاص حاصل کرنے کے لیے کیا پڑھے؟

جواب: سورہٴ اعلان ۳۱۳ مرتبہ پڑھے۔ اول آخر درود گیارہ مرتبہ جو کوئی اس کو پڑھتا رہے گا۔ جمع مخلوق اس سے محبت رکھے گی اور خالق مخلوق کا بھی منظور ہوگا۔

سوال: ہر جب بازار میں جاوے تو کیا پڑھے؟

جواب: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ خَیْرَ هَدٰی السُّرُوْقِ وَخَیْرَ مَا فِیْهَا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِیْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُصِیْبَ فِیْهَا یَمِیْنًا فَاِخْرَئًا وَصَفَقَةً خَاسِرَةً لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحِیُّ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (ترجمہ)

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بازار کی بھلائی اور جو بھلائی اس کے اندر ہے اور پناہ مانگتا ہوں اسکی بدی سے اور جو بدی اس کے اندر ہے اے اللہ تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ اس میں جھوٹی قسم کو پہنچوں اور بیع نقصان والی کو نہیں کوئی معبود سوا اللہ کے کہ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کا مالک ہے اور اسی کے لیے سب تعریف ہے چلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے اسکے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور اگر یہ دعایا ونہ ہو تو صرف جو تھا کلمہ ہی پڑھ لے یعنی یہ کلمہ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحِیُّ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ بِیَدِ الْخَیْرِ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

ترندی شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ لکھے گا اس کیلئے دس لاکھ نیکیاں اور مٹائے گا دس لاکھ برائیاں اور بتدکے سے گا دس لاکھ درجے۔

سوال: کھانا کھانے کے وقت اور بعد کھانے کے کیا دعا پڑھے؟

جواب: بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ پڑھ کر کھاوے اگر اس کھانے میں زہر بھی ہو گا تو انشاء اللہ اثر نہیں کرے گا۔ اور بعد فارغ ہونے کے یہ پڑھے الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور اگر دوسرے کے یہاں کھانا کھایا ہے تو یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ فَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ (حصن حصین)

سوال: سیدہ ہوی سے صحبت کرتے ہوئے کیا پڑھے؟

جواب: اول بسم اللہ پڑھ کر قل ہو اللہ پڑھے پھر اللہ اکبر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پڑھ کر یہ پڑھے۔

پھر یہ دعا پڑھے **اللَّهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا دَرَسْنَا** حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو کوئی یہ پڑھے کہ صحبت کر لیا اس کی اولاد شیطان سے محفوظ پیدا ہوگی اور قریب انزال دل میں یہ پڑھے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا وَجَعَلَهُ نَسَبًا وَصِهْرًا** (احیاء العلوم)

سوال: ہر آئینہ دیکھتے وقت کوئی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: ہر یہ دعا پڑھی جاتی ہے **الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي سَوَّى خَلْقِي وَأَحْسَنَ صُورَتِي وَذَانَ مَتْنِي مَا شَاءَ مِنْ عِبْرَةٍ (غنیۃ الطالبین)**

سوال: اگر کوئی بیمار پرسی کو جائے تو کیا پڑھے؟

جواب: بیمار کا ہاتھ پکڑ کر یہ دعا پڑھے **لَا بَأْسَ طَهُورًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى** (بخاری شریف)

سوال: جب خود بیمار ہو یا کوئی عزیز اور دوست کی بیماری کی خبر سنے تو کیا پڑھے؟

جواب: ہر پڑھے **رَبُّنَا اللَّهُ الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَقَدَّسَ اسْمُكَ أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَمَا رَحَّمْتَكَ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِعْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَخَطَايَا نَارِبِ الطَّيِّبِينَ أَنْزِلْ رَحْمَةً مِنْ رَحْمَتِكَ وَشِفَاءً مِنْ شِفَاءِكَ عَلَى الرَّجْعِ الَّذِي بِهِ ... انشاء اللہ تعالیٰ فوراً آرام ہوگا (غنیۃ الطالبین)**

سوال: مشرکوں اور کفار کے گروہوں اور ان کے معبود کو دیکھ کر یا ان کے منکھوں کی آواز سن کر مسلمانوں کو کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ الْهَادِ إِحْدًا لَا تَعْبُدُ إِلَّايَا** حدیث شریف میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ بعد ان کافروں کے اس کی بخشش کرتا ہے۔

(غنیۃ الطالبین)

سوال: ہر عدلیٰ کرک کے وقت کیا پڑھنا چاہیے؟

جواب: ہر پڑھے **اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بَعْدَ إِبْرِكَ وَغَا فِنَا قَبْلَ ذَالِكَ** (ترمذی شریف)

سوال: ہر آمدی کے وقت کی بھی دعا بتلا دیجئے؟

جواب: **اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَ**

أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ۔ (ترمذی شریف حصن حصین)

سوال: ہر چاند دیکھنے کے وقت کیا پڑھا جاتا ہے؟

وَارْتُقِنِي بَعْدَ الدَّيْنِ ۝ پھر صبح کے وقت اس نے مسجد میں ایک لاکھ درہم قسم قسم کے دیکھے اور ہیبانی کے منبر پر لکھا تھا اگر تو اس سے زیادہ مال لگتا تو ہم تجھے دیتے تو نے جنت کیوں نہیں مانگی پھر وہ حسن کے اس آیا۔ حسن اس کے ساتھ گئے اور درہموں کو دیکھا اس شخص نے کہا کہ میں شرمندہ ہوں اس لیے کہ میں نے بنت کیوں مانگی۔ حسن نے کہا میں نے تجھ کو یہ اسم کئی بھلائیوں کیلئے سکھا ہے تو اس اسم کو چھپا اس کو حجاج نہ سُننے ورنہ اس سے کوئی خلاصی نہ پائے گا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کچھ قرض کیلئے ہی نہیں بلکہ جس مقصود اور مراد کے لیے اس کو پڑھے گا۔ وہ پوری ہوگی۔ (غنیۃ الطالبین)

سوال: وہ دعا کونسی ہے جس کو امام اعظم نے بعد زیارت ننانوے بار اللہ پاک سے مغفرت مسلمانوں کے لیے دریافت کیا اور آپ کو بارگاہ رب العزت سے تلقین فرمائی اور حکم ہوا کہ جو کوئی صبح و شام اس دعا کو پڑھتا رہے گا۔ ہمارے عذاب سے قیامت کے دن محفوظ رہے گا۔

جواب: وہ یہ دعا ہے سُبْحَانَ الْاَبَدِيِّ الْاَبَدِ سُبْحَانَ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ سُبْحَانَ الْفَرْدِ الْقَمَدِ سُبْحَانَ رَافِعِ السَّمَاءِ بِغَيْرِ عَمَلٍ سُبْحَانَ مَنْ بَسَطَ الْاَرْضَ عَلٰى مَا يَرٰ جَمَدٍ سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْخَلْقَ فَاَحْصَاهُمْ عَدَدًا سُبْحَانَ مَنْ قَسَمَ الرِّثْقَ وَلَوْ يَلْسَنُ اَحَدًا سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا سُبْحَانَ الَّذِي لَمْ يُولَدْ وَّلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدًا۔

سوال: جب کھیت بووے تو کیا پڑھے؟

جواب: پہلے بونے سے دو رکعت نفل کھیت پر پڑھے کہ اس دعا کو قبلہ رخ بیٹھ کر پڑھے۔
اللّٰهُمَّ اِنِّى عَبْدٌ ضَعِيفٌ سَلَمْتُ هَذَا اِلَيْكَ فَسَلِّمْ لِي بَارِكْ لِي فِيْهِ۔

سوال: اس تیار ہونے کے وقت کونسی دعا پڑھی جاتی ہے؟

جواب: وہ یہ ہے اور اس کو بعد دو رکعت نفل کے پڑھے يَا رَبِّى الْقِيَّتُ بَدْرًا قَلِيْلًا وَاَعْطَيْتَنِي شَيْبًا كَثِيْرًا فَاَجْعَلْهَا قُوْتًا طَاعَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا قُوْتًا مَعْصِيَةً وَاَجْعَلْنِي مِنَ الشَّاكِرِيْنَ۔ جو کوئی اس دعا کو پڑھے کہ اس اناج کو اپنے گھر لائے گا۔ جب تک وہ اناج رہے گا اللہ کے ذکر اور فکر میں مصروف رہے گا۔ اور اناج میں برکت حاصل ہوگی۔

سوال: جب کوئی جانور خریدے یا خادم لائے تو کیا پڑھے؟

جواب: اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْئَلُكَ خَيْرًا وَّخَيْرِمَا

جَبَلٌ عَلَيْهِ وَاعْوُذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَهِيَ مَثَرٌ مَا جَبَلٌ عَلَيْهِ - اس کے پڑھنے سے
انشاء اللہ جانور آدمی کے شر سے محفوظ رہے گا۔ (احیاء العلوم)

سوال: شجرہ شریف خاندان نقشبندیہ قادریہ چشتیہ کا بھی بیان فرمادیتے؟

جواب: وہ یہ ہیں۔

شجرہ خاندان عالی شان نقشبندیہ مجددیہ ہامیریہ

حضرت صدیق اکبر با خدا کے واسطے!!
رحم فرما بایزید رہنما کے واسطے!!
بوشلی و خواجہ یوسف مقتدا کے واسطے
خواجہ محمود حبیب کبریا کے واسطے
بابا سماسی کلان مقتدا کے واسطے
خواجہ یعقوب امام الاولیاء کے واسطے
خواجہ زاہد پیر برحق پارسا کے واسطے
رحم فرما باقی باللہ با خدا کے واسطے
حازن الرحمت سعید با صفا کے واسطے
شہ حنیف رازداں راز خدا کے واسطے
شہ محمد پیر برحق با صفا کے واسطے
خواجہ حاجی حسین دل ربا کے واسطے
فضل کر مسعود شاہ اولیاء کے واسطے
رکن الدین پیر برحق پارسا کے واسطے

بخشدے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
خواجہ سلمان خواجہ قاسم خواجہ جعفر کے طفیل
ازپٹے محبوب سبحان شاہ خرقاں بوا حسن
پیر برحق عبد خالق خواجہ عارف کے طفیل
قدوہ اہل صفا خواجہ علی راستنی
فخر جمد خواجگان خواجہ بہاؤ الدین شاہ
حاجی دین متین خواجہ عبید اللہ شاہ
خواجہ درویش خواجہ امکنگی کے صدقہ میں الہ
ابیر رحمت خواجہ سر سندا حمد کے طفیل
خواجہ معصوم اور عبدالاحد محبوب برحق
ازپٹے خواجہ محمد رازداں پیر ہڈے
از برائے شہ زباں و حاجی احمد متقی
از برائے حضرت سید امام با علی!
وے مجھے سوز محبت تاملے میری خودی

باشین رکن دین ہیں حضرت محمود شاہ

ان کو قائم رکھ ہر اک دل کی جلا کے واسطے

ملہ مرتبہ مولوی ارشاد علی مرحوم الوری (سذکرہ مظهر مسعود)

عہ اس شعر کا اضافہ کیا گیا ہے۔

شجرہ خاندان عالیہ قادریہ

حضرت مولانا علی مشکوکشا کے واسطے
 سید الشہداء حسین دربار کے واسطے
 جعفر و کاظم علی موسیٰ رضا کے واسطے
 اور جنید و خواجہ شبلی رہنما کے واسطے
 رحم فرما پوسیدہ با صفا کے واسطے
 عبدالرزاق ضمیر اولیاء کے واسطے
 شہ بہاؤ الدین عقیل مقتدا کے واسطے
 حضرت احمد مجدد بان خدا کے واسطے
 شمس الدین ثانی گدار حمن علا کے واسطے
 اور اسماعیل مذبح خدایا کے واسطے
 عبدباتی اور عطا معصوم علا کے واسطے
 رکن دین منظور احمد پارسا کے واسطے

نخشدے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
 قافلہ سالار اور سبط نبی حضرت حسن
 داروئے امراض زین العابدین باقر امام
 خواجہ معروف کرخی اور سیدی اسقطنی کے طفیل
 عبد واحد اور یوسف اور قرشی بوالحسن
 حضرت محبوب سبحان عبدالقادر شاہ دین
 شاہ شرف الدین و حضرت سید عید وہاب
 شمس الدین و شہ گدار حمن اول کے طفیل
 شہ فضل و شاہ کمال و شہ سکندر کے طفیل
 خواجہ معصوم خواجہ صبغۃ اللہ بکمال
 شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی
 قطب وقت خواجہ معصوم ضیاء نور حق!

چنانچہ رکن دین ہیں حضرت محمد ہود شاہ
 ان کو قائم رکھ ہر اک دل کی جلا کے واسطے

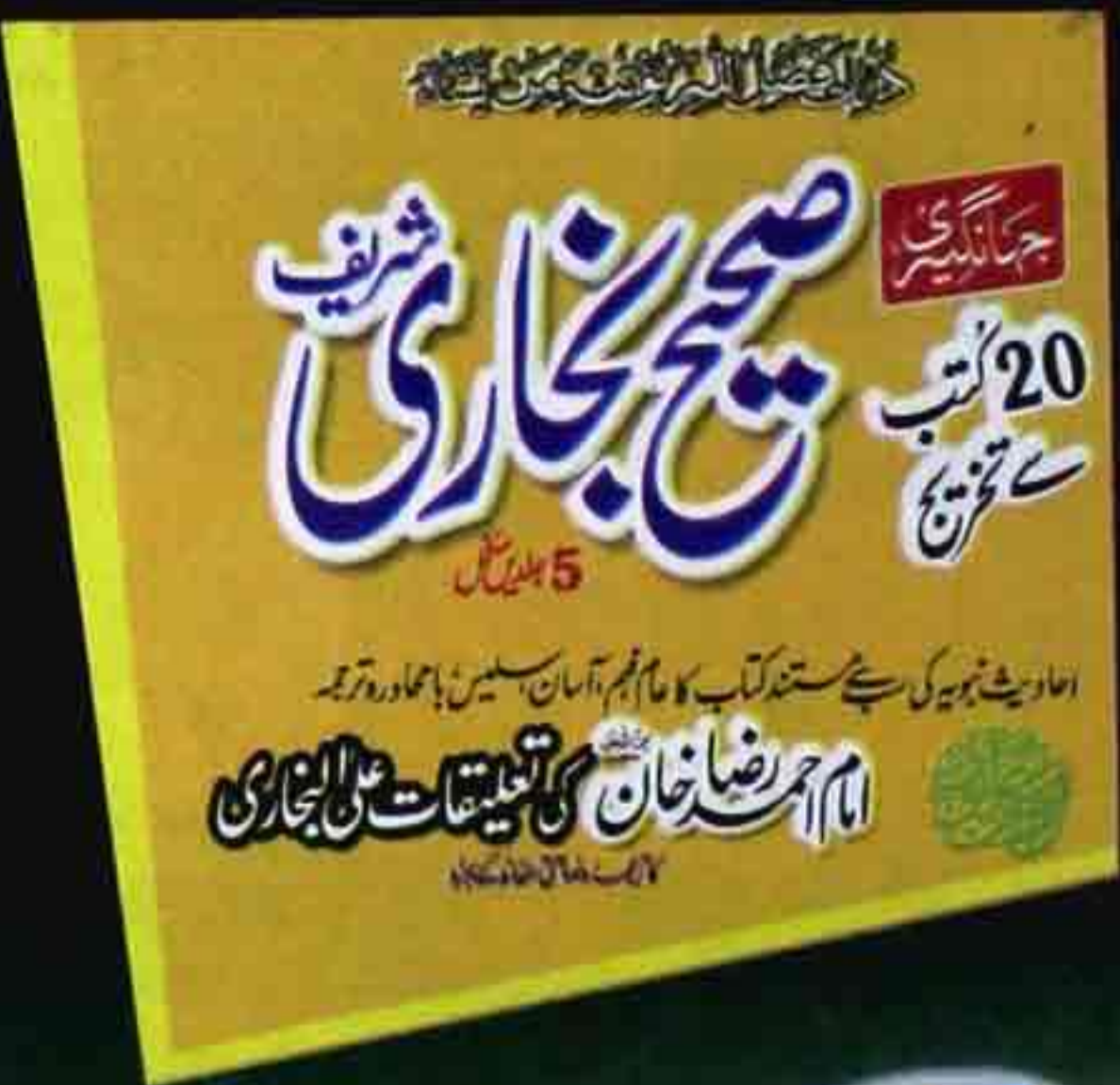
شجرہ خاندان عالیہ چشتیہ

حضرت مولانا علی مشککشا کے واسطے!
 حضرت خواجہ فضل یار سا کے واسطے
 شہ امین الدین اور سیرہ باصفا کے واسطے
 اور ابوالاحمد شاہ دین خدا کے واسطے!
 قطب دین مودود چشتی بان خدا کے واسطے!
 شہ معین الدین امام الاولیاء کے واسطے
 خواجہ شمس الدین شاہ القیاد کے واسطے
 حضرت شیخ محمد مقتدار کے واسطے
 خواجہ عبدالاحد نور ہڈے کے واسطے
 خواجہ معصوم پیر رہنما کے واسطے
 خواجہ اسماعیل شاہ اصفیاء کے واسطے
 عبد باقی اور عطا معصوم علا کے واسطے
 رکن دین منظور احمد پارسا کے واسطے

بخشدے یارب محمد مصطفیٰ کے واسطے
 حضرت خواجہ حسن اور عبدالاحد شاہ دین
 خواجہ ابراہیم اور حضرت خذیفہ کے طفیل
 صدقہ ابراہیم دینوری و ابواسحاق کا
 بو محمد اور شاہ ناصر دین بسین!
 صدقہ حاجی شریف و خواجہ عثمان کے طفیل
 قطب دین و شہ فرید و حضرت مخدوم علی!
 شہ جلال الدین و عبدالحق و عارف پرنسیا
 عبد قدوس اور حضرت رکن دین محبوب حق
 حضرت احمد مجدد الف ثانی کے طفیل
 از پنے خواجہ محمد صبغتہ اللہ شاہ دین
 شہ غلام حضرت معصوم اور حاجی صفی
 حضرت خواجہ ضیاء معصوم محبوب خدا

جانشین رکن دین ہیں حضرت محمود شاہ
 ان کو قائم رکھ ہر اک دل کی جلا کے واسطے

ابوالعلاء محمد بن محمد الدین بہا نگیری تصانیف ترجمہ شرح و تخریج کی ہوئی کتب



جما گتی
وقت برپا رہی تو سچی بنی
جمال السنہ

جما گتی
صحیح مسلم شریف

جما گتی
انتخاب لدین
تفسیر جلالین

جما گتی
سنن دارمی
محدث نام دارمی

جما گتی
معارف درود و سلام
ابن ابوزینبہ

جما گتی
خونمیں

وقت بہا نگیری سنواری

جما گتی
الزین نودی

جما گتی
انتخاب احادیث
مکمل انجم

جما گتی
مختصر باقیہ
الروضہ

جما گتی
الموطا

جما گتی
مشکوٰۃ المصابیح
انتخاب

جما گتی
ریاض الصائین

جما گتی
شرح القدوری
اسماں محمد بن محمد بن عبد اللہ

زبیدہ سنٹر، ۳، اربو بازار لاہور
فون: 042 7246006

شبیر برادرز